

Gardish e zulam novel by Ayesha Ahad

Posted on Kitab Nagri



www.kitabnagri.com

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

گردشِ ظلم

از عائشہ احد



گھائل پرندہ

جو قید میں ہے

ایک زنگ آلود

قفس لکے پنجرے میں

محتاج ہے وہ تمہارا

اپنی تسکین آنا کی خاطر

ہاں۔۔۔! لیکن نفس کی خاطر

قید کرتے ہو اسے

پھر گھائل کرتے ہو اسے

کیونکہ ---- تمہارے

اچھائی کی بھیڑیے پر

غالب آچکا ہے

برائی کا بھیڑیا ----

(ہدیٰ سعید)

سورج کی سنہری کرنیں دھاگوں کی مانند زمیں پر پڑیں اور کونے کونے کو روشن کرنے میں لگن ہو گئیں۔ یہ کرن اس پر بھی پڑی مگر اس کے کونے سیاہ چہرہ بغیر جنبش کے بے سود پڑا رہا۔ سورج نے بھی ہار نہ مانی اور کافی کرنیں اس سیاہ چہرے پر ڈالنے لگا تو گھنی پلکوں میں جنبش ہوئی، سیاہ ہاتھ اٹھا اور بے اختیار آنکھوں کے سامنے چھبانا گیا۔ آنکھوں کی باڑ کھولی تو دور دور تک چلتے ہوئے پیر نظر آئے۔ کوئی دائیں جاتا تو کوئی بائیں جاتا ہوا پیر۔ کچھ ٹائر بھی نظر آئے اسے۔۔۔ پتھر کی طرح جڑے بالوں کو دونوں ہاتھوں سے کھرچتے ہوئے وہ اٹھ بیٹھی۔ فٹ پاتھ سے لوگ اس کے پاس سے گزرتے ہوئے اسے کراہیت سے دیکھتے تو کوئی تاسف سے سر ہلاتے نکل جاتے۔ اس کی آنکھوں کا سفید رنگ اس کے سیاہ چہرے کو مزید خوفناک بناتا تھا۔ کپڑوں کا یہ کال کہ

Posted on Kitab Nagri

معلوم نہیں وہ کپڑے تھے یا کچھ اور۔۔۔ وہ اٹھی اور چلنے لگی پاؤں کی طرف دیکھو تو جوتے ندارد۔ دائیں پاؤں میں انگوٹھے کے علاوہ کوئی انگلی موجود نہیں۔ وہ لوگوں کو انجان نظروں سے دیکھتے آگے بڑھنے لگی۔ سڑک سے ہوتی گلیوں میں آگئی جب اسے اپنے عقب سے آواز سنائی دی۔

"رکو۔۔۔ یہ لو"

ایک دودھ دہی کی دکان کے کونٹر پر بیٹھا آدمی اس کی طرف ایک شاپر بڑھا رہا تھا۔ دو قدم مڑ کر اس نے شاپر پکڑا۔ پہلے خالی خالی نظروں سے اسے دیکھتی رہی پھر ایک کونے سے سوراخ کر کے اسے منہ سے لگا لیا وہ دہی تھا۔ شاپر منہ سے لگائے وہ وہیں ایک گھر کی سیڑھی پر بیٹھ گئی۔

"اے لڑکی۔۔۔ تیرا گھر نہیں کیا، کیوں پھرتی رہتی ہے پورا دن ایسے؟"

اس نے شاید سنا نہیں تھا۔ اس کے پوز میں تبدیلی نہیں آئی۔ آدمی سر جھٹک کر گاہک دیکھنے لگا۔ شاپر خالی ہونے پر وہ اٹھی اور آگے بڑھنے لگی۔ شاپر ابھی بھی اس کے ہاتھ میں تھا۔۔۔ گلیوں سے ہوتی جانے کہاں نکل گئی۔۔۔ شاید وہ تھکتی نہیں تھی، کہیں بیٹھتی، دور خلا میں دیکھنے لگتی، خارش کرتی، اٹھتی اور پھر سے چلنے لگتی۔ یہ اس کا روز کا معمول تھا۔۔۔ کیسا سفر تھا یہ کی ختم ہونے کو نہیں آتا تھا۔ کوئی کھانے کو دیتا تو کھا لیتی، نہ دیتا تو پورا دن بو نہی چلتی رہتی۔

سورج روز کی طرح آج بھی تھک ہار کر ڈوبنے کو تھا، پروہ نہیں تھکی تھی۔ ابھی بھی چل رہی تھی، پھر آخر کار وہ ایک پارک کے جنگلے کے ساتھ لیٹ گئی، دور جنگلے کے پار لوگ بیٹھے تھے، بچے ادھر ادھر گھوم رہے

Posted on Kitab Nagri

تھے۔ ان بچوں کو دیکھتے دیکھتے اس کی آنکھیں بھاری ہونے لگیں۔۔۔ اندھیرا چھانے کے ساتھ اس کے حواس بھی اندھیرے ہو گئے۔

آج کراچی کا موسم اچھا تھا، ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ کراچی کا موسم اللہ اللہ کر کے ہی اچھا ہوتا تھا۔ ستارہ، نعمان کے سہارے سے وہیل چیئر سے اٹھ کر گاڑی میں بیٹھی۔ وہ دروازہ بند کر کے ڈرائیونگ سیٹ پر آگیا پورچ سے گاڑی روڈ پر لے آیا

"ستارہ پلیز مت جاؤ" وہ اسے باہر لایا ہی اس لیے تھا کی سمجھا سکے

"آپ سمجھنے کی کوشش کریں۔ میں اگر نہ گئی تو ڈپریشن سے مر جاؤں گی، مجھ سے اب اور برداشت نہیں ہوتا"

اس نے سٹیرنگ گھماتے التجائیہ نظروں سے اسے دیکھا

"ستارہ تمہیں یہاں کیا کمی ہے، مجھے بتاؤ پلیز۔۔۔ میں ہر حد پار کر کے اسے پورا کروں گا۔۔۔ بٹ آئی ایم

www.kitabnagri.com

ریکویسٹنگ یو۔۔۔ مت جاؤ"

وہ اسے سمجھانے کی کوشش میں تھا جب اسے نے بولا

"گاڑی سائیڈ پر روکیں۔ اس فقیر کو کچھ پیسے دے آئیں، کتنی بری حالت ہے بیچاری کی"

نعمان نے ایک نظر بس سٹینڈ کی زمین پر بیٹھی لڑکی کو دیکھا جو ہاتھ میں نان کا ایک ٹکڑا لئے کھا رہی تھی، سر اثبات میں ہلا کر اس نے سڑک کے کنارے گاڑی روکی اور جیب میں ہاتھ ڈالتا اس تک پہنچا۔ سوکانوٹ نکال کر

Posted on Kitab Nagri

اس کے آگے بڑھایا۔ وہ منہ کھول کر سوکھے نان کو منہ میں ڈالنے والی تھی۔۔۔ بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھ کر آنکھیں اٹھائیں۔ ایک ہاتھ سے نوٹ کو پکڑ کر بے تاثر نگاہوں سے نوٹ دیکھتی رہی۔ پھر پاس زمین پر رکھ کر اپنے پہلے مشغلے میں مصروف ہو گئی۔۔۔ یہ وہ لمحہ تھا جس نے نعمان کو آسمان سے سمندر کی اتھاہرائیوں میں لا پھینکا تھا۔ اس کا سانس حلق میں اٹک گیا۔۔۔

یہ آنکھیں؟ یہ پتھر جیسی آنکھیں وہ کیسے بھول سکتا تھا۔ نوٹ ہوا کے باعث اڑ کر دور جا چکا تھا مگر شاید لڑکی کو پرواہ نہیں تھی۔۔۔ نہیں۔۔۔ نعمان کو لگا اسے غلط فہمی ہوئی ہے۔ اتنے میں وہ سیاہ، مٹی سے اٹی لڑکی اٹھی اور آگے بڑھنے لگی۔ نعمان کی نظر اس کے پاؤں پر گئی۔۔۔ چار انگلیاں غائب تھیں۔۔۔ اب تو اسے یقین ہو چلا تھا۔۔۔ وہ وہی تھی۔

"ماہ۔۔۔ ماہ جبین" اسے اپنی آواز دور کسی گھرے اندھیرے کنویں سے آتی محسوس ہوئی۔۔۔ وہ ایسی تو نہیں تھی جب اس نے پانچ سال پہلے دیکھا تھا۔۔۔ پہلی بار۔

"بھائی۔۔۔ آجائیں" ستارہ کی آواز پر اسے نہیں معلوم وہ کب مڑا، کار میں بیٹھا۔ اس کے دماغ میں وہ ہڈیوں پر موجود ماس والی سیاہ لڑکی تھی جو اس کی روح قبض کر رہی تھی۔

تم نے دیکھا ہے روح کو جسم سے جدا ہوتے؟

نہیں نا۔۔۔

میں نے دیکھا ہے۔۔۔

یہ لگتی ہے اس سیاہ رات میں قبر کی مانند
جو نوچ ڈالتی ہے ہر اک بال جسم کا،
پھر کہتی ہے "شب بخیر"۔

نواب حویلی اس وقت آسمان پر چمکتے چاند کی مانند جگمگا رہی تھی۔ برقی قمقموں سے اس حویلی کا ایک ایک کونہ
سجایا گیا تھا۔ ہر سو خوشیوں کا سما تھا۔ اور ہوتا بھی کیوں نہ۔۔۔ "نواب ارسلان جاوید خان" کے منجھلے بیٹے کی
شادی جو تھی۔ رات کا پہر تھا اور کل ارمان خان کی مہندی کی رسم تھی مگر نازک لڑکیوں کی سریلی آوازیں،
قلقاریاں اور ڈھولک کی تھاپ ابھی سے نواب حویلی میں گونج رہی تھی۔ پورے گاؤں کو مدعو کیا گیا تھا۔
گلابوں کی بھینی بھینی خوشبو نے ماحول کو معطر کر رکھا تھا۔ بیسیوں ملازمائیں ادھر سے ادھر بھاگم دوڑ کر رہی
تھیں۔

www.kitabnagri.com

دیسوں دارا جامیرے بابل داپیارا

امری دے دل داسہارا

نیویر میرا کوڑی چڑیا

Posted on Kitab Nagri

ایک سریلی سی آواز جب نواب حویلی میں ڈیرا بجا رہی تھی تب حویلی کے آنگن میں نواب صاحب کی زوجہ "فضیلہ بیگم" داخل ہوئیں

"میری راج دلاری تیرا ویرا بھی گھوڑی نہیں چڑھا۔ یہ گانا سنبھال کر رکھ"

فضیلہ بیگم کی شرارت سے بھرپور آواز سے وہ سریلی آواز تھمی اور پھر ایک گردن مڑی۔ سانولارنگ، سیاہ بال چوٹی میں بندھے، آنکھوں میں ڈھیر سارا کاجل، کانوں میں جھمکے۔

"اماں بیگم! تو پھر آپ ہی بتادیں اس موقع پر کیا گانا چاہیے"

وہ بھی اسی شرارت سے بولی۔

"مگر سن لیجیے۔۔۔ ایک شرط بھی ہو گی ساتھ۔۔۔۔۔ خود گا کر سنانا ہو گا۔۔۔ منظور"

اس بات پر فضیلہ بیگم جھینپ کر پیچھے کھڑی ملازماؤں کو اشارہ کرتی آگے بڑھ گئیں تو کئی قہقہے گونجے۔

"ستارہ۔۔۔ تمہارے وہ شہری بابو نہیں آئے۔۔۔ ہم تو انہیں دیکھنے کو اب تک بیٹھے ہیں"

www.kitabnagri.com

آنگن میں بیٹھی ستارہ کی ایک سہیلی بولی تو باقی سب نے ہنس کر تائید کی

"ارے نعمان بھیا۔۔۔ آج شام تک آنے کا بولا تھا انہوں نے تو، معلوم نہیں کیوں نہیں آئے"

"لڑکیو آواز کیوں بند ہو گئی، آج کی رات حویلی خاموش نہ ہو"

Posted on Kitab Nagri

یہ نواب صاحب کے بڑے بیٹے شمعان کی زوجہ "عارفہ" تھی جس نے اوپر کمرے کی کھڑکی سے جھانکتے ہوئے ہانک لگائی۔

"بھابی بیگم اب تو آپ ہی گائیں"

ستارہ کی ایک سہیلی کے کہنے پر عارفہ نے ہنستے ہوئے وہیں سے گانا شروع کیا۔

کالا ڈور یا کنڈے نال اڑیا ای اوئے

کہ چھوٹا دیو را بھابی نال لڑیا ای اوئے

لڑکیوں نے ڈھولک بجانا شروع کیا

چھوٹے دیو را تیری دودھ پلائی وے

نہ لڑ سو ہنیا تیری اک پر جانی وے

بھابی بیگم کیا چن کر گانا ڈھونڈا ہے واہ واہ مزا آگیا۔ جس پر نواب حویلی میں پھر سے قہقہے گونجنے لگے۔ ہر طرف خوشیاں تھیں مگر نواب حویلی کہ خوشیاں تب دو گنی ہوئیں جب "نواب نعمان" کی آواز حویلی کی دیواروں سے ٹکراتی۔

Posted on Kitab Nagri

نواب ارسلان خان کو گاؤں کا سر بیچ مانا جاتا تھا۔ ہر مسئلے میں ان کو آگاہ کیا جاتا، ہر مشورہ ان سے لیا جاتا، گاؤں میں کوئی خوشی آتی تو انہیں اس خوشی میں شامل کیا جاتا، اور وہ جاتے بھی تھے۔ ان کی فطرت میں کسی قسم کا غرور نہیں تھا۔ پورا گاؤں ان سے خوش تھا اسی لیے نواب صاحب کے بیٹے کی شادی کی خوشی پر پورا گاؤں پھولے نہیں سمارتا تھا۔

نواب صاحب کے تین بیٹے تھے۔ سب سے بڑا ارشمان خان، ارمان خان، نعمان خان اور ایک سب سے چھوٹی بیٹی ستارہ جو سب کی جان تھی مگر نعمان خان کی تو دنیا تھی، اس کی سانس تھی۔

"آپ اتم سو رہی ہو۔۔۔ امتحان نہیں دینا؟"

آواز تھی یانا سور۔۔۔ رضائی میں گویا بم پھٹا تھا کوئی اچھل کر باہر نکلا

www.kitabnagri.com

"ہائے اللہ جی۔۔۔ کیا وقت ہوا؟"

اس کے اس طرح اچھلنے پر پاس کھڑی دس سالہ ماہوش اپنی دو چٹیوں کو ہلاتی کھکھلا کر ہنس دی۔

"آپا شکر کرو میں نے جگادیا، ورنہ تمہارا آخری پرچہ تو گیا تھا"

"ہائے میری پیاری چھٹکی۔۔۔ بہت شکریہ، اسی بات پر میں آتے ہوئے تمہارے لیے چاکلیٹ لاؤں گی"

گھڑی دیکھنے پر ماہ جبین کا سانس بہال ہوا۔ اٹھی اور بکھری کتابیں بیگ میں ڈالنے لگی

"ارے بینہ۔۔۔ آجانا شتہ کر لے"

وہ اپنے کام چھوڑ کر دروازے تک آئی۔ سامنے زمین پر بیٹھی اماں کو دیکھا جو چائے پیالی میں ڈال رہی تھی

"اماں تمہیں کتنی بار کہا ہے بینہ مت کہا کرو۔۔۔ میرا نام ماہ جمین ہے ماہ جمین"

کہہ کر کمر سے نیچے آتے بکھرے بالوں کا جوڑا بناتی اماں کے پاس آن بیٹھی

"میری پیاری اماں۔۔۔ اگر تمہیں مجھے بینہ ہی کہنا تھا تو نام ہی یہی رکھ لیتی"

اماں کو کام کرتا چھوڑ کر اٹھی اور غسل خانے میں گھس گئی۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد کندھے پر بیگ لٹکائے ماں باپ سے دعائیں لے رہی تھی۔

"اماں ڈھیر ساری دعا کرنا اپنی بینہ کے لئے" اس کے شرارتی لہجے کے باعث چارپائی پر بیٹھے اس کے باپ کے چہرے پر مسکراہٹ در آئی۔ کمال سے بھی دعا لے کر وہ اور ماہوش باہر نکل آئے۔ اس کی یہی روٹین تھی سکول جانے سے پہلے وہ ماہوش کو سکول چھوڑتی۔ کبھی کبھار اس کی استانی سے بھی مل لیتی وہ چاہتی تھی کہ اس کی بہن دل لگا کر پڑھے اور اپنا نام پیدا کرے سو وہ خود اس پر توجہ دیا کرتی۔ اپنا کام کرنے سے پہلے اس کا ہوم ورک کراتی۔ اس کے ساتھ ہی وہ ماں باپ کا ہاتھ بٹانے کو کچھ اور بچوں کو بھی پڑھایا کرتی تھی جس سے اس کے سکول اور کتابوں کے اخراجات وغیرہ مکمل ہوتے تھے

سکول پہنچ کر اس نے اپنا ڈوپیٹا ٹھیک کیا اور روز کارٹا ہوا جملہ بولا جو وہ روز بولا کرتی تھی۔

"چھٹکی۔۔۔ دل لگا کر پڑھنا اور یہ یاد رکھنا تمہیں سب کو پیچھے چھوڑنا ہے"

Posted on Kitab Nagri

ماہوش نے بھی روز کے معمول کی طرح سر ہلایا وہ جانے لگی جب اس نے پیچھے سے ہانک لگائی
"آپامیری چاکلیٹ یاد رکھنا"

جس پر وہ مسکرا دی۔ کافی دور جا کر اس نے یونیفارم کی پاکٹ سے پیسے نکالے تو سوچ میں پڑ گئی، یا تو سنٹر جاسکتی
تھی یا پھر ماہوش کیلئے چاکلیٹ خرید سکتی تھی۔ کلائی میں بندھی گھڑی دیکھی ابھی امتحان شروع ہونے میں کافی
وقت تھا سو اس نے پیدل جانے کا سوچا اور چل پڑی۔ پیسے اس نے واپس پاکٹ میں رکھ لیے۔

فضیلہ بیگم نوکرانی کی معیت میں کمرے میں آئی تو نعمان بیڈ پر آڑھتا ترچھا سو رہا تھا۔ ملازمہ ٹرے رکھ کر چلی گئی
تو وہ اپنے لاڈلے بیٹے کے پاس بیٹھیں اور اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگیں۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھا۔ پہلے جگہ
دیکھی، پھر یاد کیا وہ کہاں ہے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"گڈ مارنگ اماں بیگم"

وہ خوش باش لہجے میں بولا

"شہر میں پڑھنے کیا بھیج دیا۔۔۔ ہر چیز وہیں رکھ آئے ہو کیا؟"

ماں کی بات کا مطلب سمجھ کر وہ مسکرایا اور بال صحیح کرتا اٹھ بیٹھا

"اسلام علیکم اماں بیگم، صبح بخیر۔۔۔ امید ہے رات میں میٹھی نیند آئی ہو گی"

Posted on Kitab Nagri

فضیلہ بیگم نے اپنے خوبرو اور وجیہہ بیٹے کو دیکھا اور پھر مسکرا دیں

"کہیں میرے بیٹے کو نظر ہی نہ لگ جائے۔۔۔" اور ساتھ ہی پلو سے بندھے پیسے نکال کر اس پر سے وارے۔

"اچھا یہ بتاؤ رات میں اتنی دیر سے کیوں آئے؟ کوئی بھی ٹھیک طرح سے مل نہیں پایا"

"یونیورسٹی میں ایک دو کام تھے، انہیں نمٹا کر فارغ ہوا تو یہاں کا رخ کیا۔ اور پھر رات کا اندھیرا تھا تو گاڑی ہلکی سپیڈ سے چلائی اسی لیے تاخیر ہو گئی بس"

"چلو ٹھیک ہے تم نہادھو لو تو نیچے آ جانا، مہندی کے انتظامات بھی دیکھ لو تالاہ ارمان کی ناراضی بھی تھوڑی کم ہو"

وہ گہرا سانس لے کر اٹھیں

"مجھے کہہ رہا تھا کہ سگے بھائی کی شادی پر نواب صاحب مہمانوں کی طرح ایک رات پہلے شرکت کر رہے ہیں"

"جی ضرور اماں بیگم۔۔۔ اب آگیا ہوں تو منا بھی لوں گا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جمائی روکتا غسل خانے میں گھس گیا۔

"شکر ہے کہ نواب صاحب نے آج کی تاریخ رکھی، ورنہ انہوں نے ایک دن بھی پیچھے رکھا ہوتا تو میں شریک ہی نہ ہو پاتی"

Posted on Kitab Nagri

وہ اگر جان پاتی کہ اس کی قسمت میں کیا ہے تو وہ یہ بات سوچتی بھی نہ، کہنا تو کوسوں دور کی بات۔

ماہ جبین اس چھوٹے سے کمرے میں کھڑی تھی جو ان دونوں بہنوں کا مشترکہ کمرہ تھا۔ دیوار پر لگے آئینے کے سامنے کھڑی وہ بالوں کی چٹیا میں پیلا پراندہ گوندھ رہی تھی

"آپا ایک بات بتاؤ"

"ہوں پوچھو"

"تم نے کہا تھا جب تمہارا نتیجہ آجائے گا تو تم شہر چلی جاؤ گی" وہ چونکی، پھر مڑ کر ماہوش تک گئی

"چھٹکی تو افسردہ کیوں ہوتی ہے، ہفتے میں ایک بار یہاں کا چکر لگایا کروں گی۔۔۔ اور تیرے لئے وہاں سے ڈھیر سارے تحفے بھی تولایا کروں گی ناں"

"تم مجھے لالچ مت دو آپا۔" ماہ جبین نے اس کی چھوٹی سے ناک دبائی

"اوہو۔۔۔ تو ہماری چھٹکی سمجھدار ہو گئی ہے"

www.kitabnagri.com

ستارہ کمرے میں سنگھار میز پر بیٹھی کان میں جھمکا پہن رہی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی اور مکمل تیار ہوا
نغمان اندر داخل ہوا۔

"اللہ۔۔۔۔۔ بھیا" وہ خوشگوار حیرت لئے اس تک پہنچی

"کتنے ہینڈ سم ہیں آپ۔۔۔ اور اس جوڑے میں تو۔۔۔ اللہ نظر بد سے بچائے میرے بھیا کو دوو" ساتھ ہی بالائیں
بھی لے ڈالیں اس دوران نغمان فقط مسکرا رہا تھا۔۔

Posted on Kitab Nagri

"اوہ مجھے یاد آیا، میں تو آپ سے خفا تھی"

"ارے۔۔۔ میرے گڑیا کیوں خفا ہے مجھ سے؟"

وہ اتراتے ہوئے واپس سنگھار میز پر جا چکی تھی۔ شیشے میں اس کا عکس دیکھتے ہوئے بولی

"آپ اتنی دیر سے کیوں آئے۔۔۔ اور صبح سے میں ڈھونڈ رہی تھی ہر جگہ۔۔۔ چھپ کر کیوں بیٹھے تھے" وہ اس کے ایسے انداز پر مسکرایا۔۔۔

اسی لیے تو چھپ کر بیٹھا تھا میری چھوٹی سی گڈی۔۔۔ تاکہ تمہارے چہرے کی یہ خوشی دیکھ سکوں" اس نے کمرے میں ارد گرد نظر دوڑائی۔

"ویسے میں تو شہر سے اپنی گڑیا کیلئے سونے کی چوڑیاں لایا تھا۔۔۔ اب گڑیا تو ناراض ہے، سوچ رہا ہوں کسی اور کو ہی دے دوں۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس کی بات سننے کی دیر تھی وہ نغمان کے سامنے آئی

"اب اتنی بھی ناراض نہیں" نغمان کا قہقہہ بے اختیار تھا۔

"تحفے کے نام پر تو رال ٹپکنے لگتی ہے تمہاری" کہہ کر اس نے جیب سے چوڑیاں نکال کر اس کو پکڑائیں۔

"صرف۔۔۔ آپ"۔۔۔ کے "پھر ان کو پہن کر بولی

"بہت پیاری ہیں بھیا۔۔۔ تھینک یو سو سو سو"

Posted on Kitab Nagri

"اچھا چلو اب اس سے پہلے کہ اماں بیگم کی آوازیں شروع ہو جائیں" اس نے ستارہ کے سر پر بوسہ دیا۔ ستارہ نے آخری نگاہ خود پر ڈالی اور وہ دونوں باہر نکل گئے

رسم شروع ہونے والی تھی، چونکہ پورا گاؤں شریک تھا تو حویلی کے پاس موجود خالی احاطے میں سب انتظامات کیے گئے تھے۔

نعمان کے کچھ دوست بھی کراچی سے گاؤں آئے تھے، وہ انہیں ایک ٹیبل پر بٹھا کر خود ملازم کے ساتھ احاطے کے شروع والے حصے میں چلا آیا تاکہ ہو چیز پر نظر رکھی جاسکے کہیں کوئی کمی نہ رہ گئی ہو۔

اسی وقت ایک لڑکی مہندی کی مناسبت سے پیلے جوڑے میں ملبوس احاطے میں داخل ہوئی۔ دودھ ملائی سا گورا رنگ، سیاہ آنکھیں، بے داغ نازک سا چہرہ۔

www.kitabnagri.com

"یہ کون ہے؟"

اس نے بے اختیاری میں پوچھا تو پاس کھڑے ملازم نے نظروں کے تعاقب میں دیکھا پھر گہرا سانس لے کر مسکرایا

"یہ اس گاؤں کی سب سے خوبصورت اور ذہین لڑکی ہے چھوٹے نواب، ماہ جبین نام ہے اس کا

"ہوں۔۔۔ ان پڑھ لگتی بھی نہیں" اس نے تبصرہ کیا

Posted on Kitab Nagri

"آج ہی اس کا میٹرک کا آخری پرچہ تھا۔ کہتی ہے شہر جا کر انٹر کرے گی اور پھر آرٹس کالج میں ایڈمیشن لے گی
پھر ایک دن مشہور مصور بنے گی"

"مصورہ؟" نعمان کی نظریں بولتے ساتھ ہی اسکی مخروطی انگلیوں کی جانب گئیں

"جی چھوٹے نواب۔۔۔۔ کہتی ہے اس دنیا کی خوبصورتی کو اپنے ہاتھوں سے کاغذ پر نقش کرے گی" ملازم نے
ہنستے ہوئے بتایا تھا یا اس کا مزاق بنایا۔

"اور کانفیڈینٹ، ہونہہ"

"کیا جی چھوٹے نواب؟" اسے انگریزی سمجھ نہیں آئی۔

"کچھ نہیں، چلو" کہہ کر وہ سر جھٹکتا آگے بڑھ گیا البتہ زیر لب اس کا نام ضرور دہرایا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ارمان خان کی مہندی پر تپاک انداز میں ہوئی۔ اسی طرح بارات اور ولیمہ بھی۔ ہر بار کی طرح خوبصورتی کا
ٹائٹل "نعمان خان" کے نام ہی رہا اور محفل کی جان بھی۔ گو کہ ماہ جبین بھی بہت خوبصورت تھی مگر اس کی
غربت نے اس کو کہیں ظاہر نہیں ہونے دیا۔ نعمان کی نظر زیادہ بار نہ سہی مگر ایک بار تو تینوں دن اس پر اٹھی
تھی۔

Posted on Kitab Nagri

شادی کے بعد پوری گاؤں کے کام معمول پر آ گئے۔ نعمان کے دوستوں نے اجازت لے کر جانا چاہا تو نعمان نے بھی ساتھ ہی تیاری باندھ لی۔ مگر نواب ارسلان اور باقی گھر والوں نے سے جانے نہ دیا طے یہ ہوا کہ کم از کم ایک ہفتہ وہ یہیں رکے گا۔ اس کے دوست جاچکے تھے سواب وہ یہاں اکیلا تھا وہ کتنے ہی سالوں سے شہر میں رہتا تھا اس نے میٹرک وہاں سے کیا پھر انٹر بھی اور اب بزنس میں ماسٹرز بھی وہیں سے کر رہا تھا۔ اسی لیے گاؤں میں اس کا دل نہیں لگتا تھا۔ مگر فیملی تو فیملی تھی ان کی بات تو رد نہیں کی جاسکتی تھی۔

شہر میں رہن سہن کے مطابق وہ روز واک پر جایا کرتا تھا سو آج بھی وہ اٹھا اور گاؤں کی مناسبت سے سفید شلوار سوٹ پہنا، بالوں میں برش کر کے پرفیوم چھڑکا اور چادر کندھوں پر ڈال کر فریش سبابا ہر نکل آیا۔ وہ پورچ میں پہنچا جب ایک ملازم فٹ سے لینڈ کروزر کے پاس آن دھمکا۔

"چابی۔۔۔" اس نے ہاتھ آگے بڑھایا۔

"چھوٹے نواب میں لئے چلتا ہوں آپ کو" اس نے گہرا سانس لیا

"تمہیں معلوم ہے ناں شکور مجھے گاڑی خود چلانے کی عادت ہے، کراچی سے یہاں تک خود ڈرائیو کر کے پہنچا ہوں۔۔۔ چلو دو اب"

شکور صبح صبح ڈانٹ کھانے کے موڈ میں ہر گز نہیں تھا سو جلدی سے سر ہلا کر چابی اس کے حوالے کر دی۔

حویلی میں اس وقت سب ہی سو رہے تھے، ہر طرف ہو کا علم تھا۔ وہ گاڑی لے کر اپنے وسیع رقبوں پر پھیلے کھیتوں میں نکل آیا۔ پرسکون اور طمانت کی سانس کھینچتا پیدل چلنے لگا۔ عموماً کھیتوں میں فجر کے بعد ہی کام شروع ہو جایا کرتا ہے سو وہاں پر بھی لوگ معمول کے مطابق کام کرنے میں مشغول تھے

Posted on Kitab Nagri

"سلام چھوٹے نواب" ایک آدمی اسے دیکھ کر بھاگتا ہوا اس تک پہنچا۔

"ہوں" اس نے مصروف سے انداز میں سر ہلاتے ادھر ادھر دیکھا اور آگے چل دیا

"ناشتہ کریں گے چھوٹے نواب؟"

نغمان کو الجھن ہوئی

"ایک مہربانی کرو گے مجھ پر؟"

"جی جی چھوٹے نواب آپ حکم کریں"

"مجھے۔۔۔ اکیلا چھوڑ دو" ملازم اس کے جواب پر گڑبڑا گیا اور حکم کی تعمیل میں فوراً غائب ہو گیا۔ اس کے گاؤں نہ آنے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی۔ اسے ایسے پروٹوکول سے سخت چڑ تھی، اسے اکیلے رہنا پسند تھا۔ اسی لیے شہر والے گھر میں بھی بس دو تین ہی ملازم تھے جو زیادہ تو غائب ہی رہتے تھے۔ یونہی اپنی سوچوں میں گم وہ بہت دور نکل آیا جب اسے دور سے ماہ جبین آتی دکھائی دی، وہ اکیلی نہیں تھی ساتھ ایک آدمی بھی تھا۔ وہ شاید اپنے والد کا ہاتھ بٹانے آئی تھی۔ چند لمحے وہ دور کھڑا آنکھیں سیڑھے اسے دیکھتا رہا وہ اس آدمی سے دور ہونے لگی اور رفتہ رفتہ نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ وہ چلتا ہوا اس آدمی تک پہنچا جو فصل میں کھا دڑالنے کی تیاری میں تھا اسے دیکھ کر رک گیا

"السلام علیکم چھوٹے نواب، کیسے ہیں آپ؟"

"ہوں، ٹھیک ہوں" پھر دائیں بائیں دیکھتے پوچھا "یہ کھیت کس کا ہے؟"

وہ آدمی پہلے تو حیران ہوا پھر مسکرا کر بولا

"آپ لوگوں کے ہی ہیں جی"

اسے معلوم تو تھا کہ اس کے ابا کے پاس بے حد جائیداد ہے مگر اتنی زیادہ ہے بالکل بھی معلوم نہیں تھا۔ پہلے جب وہ بچپن میں یہاں رہا کرتا تھا تب ان کے پاس اتنی جاگیر نہیں تھی۔ وہ متاثر ہوئے بنانہ رہ سکا

"اور وہ گلابوں کا باغ؟" دور سے نظر آتے گلابوں کے باغ کی طرف اشارہ کیا جس کے گرد سنبل کے پیڑوں کی باڑ لگی تھی جو الگ ہی کمرے کا سا نقشہ نمایاں کر رہی تھی

سینے سے شرابور آدمی نے پھر مسکراتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا تو وہ بھی آگے چل دیا

وہ باغ میں پہنچا تو گلابوں کی بھینی سی خوشبو نے اس کے حواس معطر کر دیے اس کے چہرے پر مسکراہٹ در آئی۔ وہ آگے چلنے لگا جب ایک جگہ سے اسے کھٹ پٹ کی آواز آئی اس کا رخ اسی طرف تھا۔۔۔

سامنے دیکھ کر تو وہ ایک بار مبہوت ہی رہ گیا۔ ماہ جبین اپنے کمر سے نیچے آتے بال کھولے اس میں گلاب لگانے کوشش میں تھی۔ وہ اس کے بالکل پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا اور دھیمے سے لہجے میں بولا

"ایک نہیں، تین گلاب لگاؤ" ماہ جبین تو اچھل ہی پڑی۔ پیچھے مڑی تو اوپر کا سانس اوپر اور نیچا کا نیچے رہ گیا

Posted on Kitab Nagri

"چھ۔۔ چھوٹے، چھوٹے نواب۔۔۔ آپ "نغمان کا چہرہ بے تاثر تھا مگر اندر ہی اندر وہ اس کے اڑے ہوئے رنگ سے خاصا محظوظ ہو رہا تھا

"رک کیوں گئی۔۔ لگاؤ"

"ک۔۔ کیا؟"

"تین گلاب"

وہ اس وقت ماہ جبین کے حسن کا تابع ہو رہا تھا۔ پارلر اور بیوٹی ٹپس کی مرحون منت مصنوعی خوبصورتی وہ شہر میں ایک سے بڑھ کر ایک دیکھ چکا تھا۔ پر قدرتی حسن کسے کہا جاتا ہے وہ آج دیکھ رہا تھا۔ دوسری طرف ماہ جبین کا تو سانس رکا ہوا تھا۔ اس نے آنکھیں میچ کر گہرا سانس بھرا، ہمت مجتمع کی اور پھر آؤ دیکھانہ تاؤ سرپٹ وہاں سے دوڑ لگا دی۔ بالوں میں اٹکا گلاب وہیں نغمان کے پاؤں میں گر گیا۔ وہ متحیر سا گلاب دیکھنے لگا "اسے کیا ہوا؟"

پھر خود ہی کندھے اچکا کر آگے بڑھ گیا۔ اسنے ستارہ کیلئے بکے بنانے کا سوچا اور کھلے کھلے گلاب توڑنے لگا

www.kitabnagri.com

وہ بیگ میں اپنے کپڑے رکھ رہا تھا اور فضیلہ بیگم اس کے سر پر کھڑی تھیں۔

"پلیز اماں بیگم چھٹیوں کے فوراً بعد میرے پیپر ز ہیں، ساری چھٹیاں یہیں گزار دوں گا تو تیاری کیسے کروں گا"

"تو یہیں تیاری کر لو ناں"

Posted on Kitab Nagri

اس نے شرٹ بیگ میں رکھی "یہاں کیسے کرلوں اپنی کتابیں ساتھ نہیں لایا میں۔۔۔ اور ویسے بھی آپ لوگوں کو تو میں نے کتنی بار کہا ہے کہ چھوڑیں یہ گاؤں، شہر آجائیں"

"اب کیا سب کچھ ملازموں پر چھوڑ کر شہر چلے جائیں؟"

فضیلہ بیگم خفاسی ہونے لگیں تو اس نے آگے بڑھ کر پیشانی چومی

"ٹرسٹ می اماں بیگم، ایک بار پیپر ز ختم ہونا نہیں پھر لگاؤں گاناں چکر"

"ہر بار یہی لارے ہوتے ہیں تمہارے" ان کی خفگی ابھی بھی برقرار تھی۔

"اوہ۔۔۔ تو یعنی لارا ایکسپائر ہو گیا، نیا سوچنا پڑے گا" وہ کہاں باز آنے والا تھا۔ فضیلہ بیگم ہنس پڑیں

"میری تو خیر ہے ستارہ سے جو کہنا ہے سوچ لو"

"یہ کیا بات ہوئی اماں بیگم۔۔۔ یعنی کہ پہلے خود کلاس لے لی اور اب اس سے پٹوانے کا پروگرام ہے" وہ منہ بنا

کر بولا تو فضیلہ بیگم ہنستی ہوئی باہر چل دیں

www.kitabnagri.com

کراچی جا کر وہ بہت مصروف ہو گیا۔ اس کا زیادہ تر وقت لائبریری میں گزرتا یا پھر اس کے دوست اس کے گھر آ جاتے تو وہ ہلکی پھلکی گپ شپ کے ساتھ پڑھتے رہتے۔

Posted on Kitab Nagri

اس کے سپہر ز کافی اچھے ہوئے تھے۔ دوسری طرف ماہ جبین بس اپنے میٹرک کے رزلٹ کا انتظار کر رہی تھی۔ صبح وہ اپنے والد کے ساتھ کھیتوں میں کام کرتی۔ واپس آکر گھر کا کام کرتی۔ پھر بہن کے ساتھ بچوں کو پڑھاتی۔۔۔ رات کے وقت یا پھر جب بھی فارغ وقت ملتا، رنگوں سے کھیلتی۔

وقت پر لگا کر اڑ رہا تھا اور پھر وہ وقت بھی آگیا جب اس رزلٹ آیا۔ وہ فرسٹ ڈویژن سے پاس ہوئی تو کمال نے اس کے کالج کیلئے کوشش شروع کر دی۔ نواب ارسلان تک یہ خبر پہنچی تو ماہ جبین کو باقاعدہ حویلی بلایا گیا، اسے مبارک باد کے ساتھ کئی تحائف دیے گئے۔ ماہ جبین کا اڈمیشن تو نواب ارسلان نے کراچی ہی میں کروا دیا۔ مگر باقی کے اخراجات تو کمال کے ہی سر تھے۔ اس نے کافی بڑی رقم نواب ارسلان سے اور باقی چھوٹی موٹی رقم دوسرے لوگوں سے ادھار لے لی اور اسے شہر بھیج دیا مگر جانے سے پہلے اسے نصیحت کی۔ اسے یاد کروایا کہ اس کی خاطر کمال لوگوں کا قرضدار ہوا ہے تو وہ اس بات کو ذہن میں رکھ کر صرف پرہائی پر دھیان دے اور دل لگا کر پڑھے۔

ماہ جبین نے بھی اس بات کو پلو سے باندھ لیا۔ کالج میں وہ خود کو سمیٹے بس پڑھائی میں مگن رہتی، کالج سے ہاسٹل اور ہاسٹل سے کالج، اس کے علاوہ کوئی کام نہیں تھا اس کا۔ اس کا دل تو کرتا تھا گھومے پھرے، کراچی کی سڑکوں کی رنگینیاں دیکھے، رات میں بازاروں کی رونق دیکھے مگر ہر بار دل کو یہ کہہ کر بہلا لیتی کہ ایک بار وہ کچھ بن جائے تو پوری دنیا گھومے گی۔ اور دل بھی بچہ تھا ہر بار بہل بھی جاتا۔

Posted on Kitab Nagri

دوپہر کا وقت تھا۔ کراچی کی گرمی عروج پر تھی وہ کار میں بیٹھا گرمی میں بھی دسمبر کے مزے لوٹ رہا تھا جب روڈ کسی وجہ سے بلاک ہو گیا۔

"واٹ دا ہیل۔۔۔"

وہ بیزار سا آنکھیں موند کر سیٹ سے ٹیک لگا گیا۔ کافی وقت بعد بھی جب راستہ صاف نہ ہوا تو آنکھیں کھول کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اسے ایک شناسا چہرے کا گمان ہوا۔ اسی وقت ٹریفک کھلنا شروع ہوئی تو وہ چل دیا "کون تھی وہ...؟" گر لڑکا لچ سے باہر نکلتی وہ لڑکی جس نے خود کو بڑی سی چادر میں لپیٹ رکھا تھا۔ جہاں تک اسے یاد پڑتا تھا اسکی کوئی جان پہچن والی ایسی نہیں تھی جو اس طرح خود کو چھپائے۔

گھر پہنچ کر وہ تھک گیا۔ ملازمہ سے کھانا لگانے کا کہہ کر وہ شاور لینے چلا گیا۔ واپسی پر وہ کافی فریش تھا کھانا کھا کر وہ لان میں نکل آیا۔ ستارہ سے بات کرنا اس کے معمولات میں سے ایک تھا۔ اس سے بات کرتے وہ لان میں لگے پودوں کو چھو رہا تھا، ان کی کانٹ چھانٹ پر بھی غور کر رہا تھا جب اچانک گلاب کے ایک پودے کو چھوتے ہوئے اسے کانٹا چبھ گیا۔ اس کے دماغ میں ایک جھماکا سا ہوا کوئی گلابوں کے باغ میں اڑے ہوئے رنگ کے ساتھ دکھائی دیا تھا

"ماہ جبین" بے اختیار ہی اس کے لبوں سے ادا ہوا

"جی بھیا۔۔۔ کیا بولا"

"آ۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ ایسا ہے ستارہ کہ میں بعد میں بات کرتا ہوں"

Posted on Kitab Nagri

"ہاں وہ ماہ جبین ہی تھی" نغمان کی انگلی سے نکلتے خون کی بوند کو دیکھتے زیر لب بڑبڑایا۔

دو دن بعد جب وہ فارغ ہوا تو گرلز کالج کے باہر پہنچ گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ اسے نظر آگئی، خود کو بڑی سی چادر میں لپیٹے بس سٹینڈ پر جا کر بیٹھ گئی اور ہاتھ میں پکڑے نوٹس سے ہوا لینے لگی

"تم یہاں ---؟"

"چھوٹے نواب --- اسلام علیکم"

"ہوں --- اس کالج میں پڑھتی ہو؟" اس نے مڑ کر گیٹ کو دیکھا

"جی"

"اور رہتی کہاں ہو؟" وہ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے نارمل انداز میں پوچھ رہا تھا

"ہوسٹل میں" اس نے بھی سی انداز میں جواب دیا۔ نغمان کو سمجھ نہیں آیا جب وہ تقریباً سال پہلے اسے گلابوں کے کھیت میں ملا تھا تب اسے کیا ہوا تھا۔ خیر۔ اس نے گہرا سانس لیتے بات جاری رکھی

"دیر از ٹوہاٹ --- آؤ میں تمہیں چھوڑ دوں" وہ گڑبڑا گئی

"آ --- نہیں چھوٹے نواب میں چلی جاؤں گی"

Posted on Kitab Nagri

"او کے ایز یوش مگر تم میرے گاؤں کی عزت ہو اور میں وہاں کا نواب۔۔۔ مجھے گوارا نہیں تمہیں یہاں چھوڑ جاؤں"

"میں روز ایسے ہی جاتی ہوں چھوٹے نواب"

"ہاں جاتی ہو گی مگر روز میرے سامنے تو نہیں جاتی ناں۔۔۔ لیٹس گو"

وہ چند لمحے لب کاٹتے سوچتی رہی پھر گہرا سانس لیے چل دی۔ راستے میں زیادہ بات چیت نہیں ہوئی۔ وہ ہر بات کے جواب میں "ہاں" "نہیں" بول دیتی۔ نعمان بے زار سا ہونے لگا تو خود ہی خاموشی اختیار کر لی۔ ہو سٹل پہنچ کر وہ شکریہ کہتی کار سے اترنے لگی جب نعمان بولا

"یہ میرا نمبر ہے، کبھی ضرورت پڑے تو بلا لینا۔۔۔ اور کالج میں کوئی بھی مسئلہ ہو تو بتانا۔ اس کاوائس پر نسیل میرا جاننے والا ہے"

ماہ جبین نے چٹ پکڑی اور کھل کر مسکرا دی، وہ اللہ حافظ کہتی باہر نکل گئی۔

نعمان چند لمحے آنکھیں سکیڑے اسے دیکھتا رہا۔ پھر سر اثبات میں ہلاتے کارسٹارٹ کی۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا اور اگلی بار جب وہ اس سے ملے گا تو ضرور بات کرے گا۔

Posted on Kitab Nagri

چند دن بعد وہ کالج میں اپنی سہیلی سنیعہ کے ساتھ کھڑی تھی۔ گیٹ پر بچوں کا جم غفیر تھا اور ماہ جمین نے ایسی صورت حال کا کبھی سامنا نہیں کیا تھا۔ کالج سٹوڈنٹس نے سٹرائیک کی تھی اور کالج کا گیٹ بھی بند کر رکھا تھا

"اب کیا ہو گا سنیعہ"

"ہونا کیا ہے۔۔۔ اتنی پتی گرمی میں سٹرائیک میں شریک ہونا پڑے گا اور کیا"

"شریک۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔ میں نہیں ہو سکتی۔"

"اچھا۔۔۔ گیٹ تو بند ہے، کیسے جاؤ گی باہر"

سنیعہ نے اس کی عقل پر ماتم کیا وہ سوچ میں پڑ گئی

"چھوٹے نواب کو کال کروں؟"

جس پتی سنیعہ نے کندھے اچکائے تو ماہ جمین نے چھوٹا سا بٹنوں والا موبائل بیگ سے نکالا اور نعمان کو کال ملائی

"ہیلو۔۔۔ نعمان سپیکنگ"

www.kitabnagri.com

"ہیلو۔۔۔ میں۔۔۔ ماہ جمین بول رہی ہوں"

"ہوں بولو۔۔۔ کوئی کام تھا؟" اس کی نیند سے بوجھل آواز ابھری

"وہ۔۔۔ یہاں کالج میں سٹرائیک چل رہی ہے"

"تو۔۔۔" ماہ جمین کو احساس ہوا کال نہیں کرنی چاہیے تھی

Posted on Kitab Nagri

"توسٹوڈینٹ۔۔۔ باہر نہیں جانے دے رہے۔۔۔ مجھے ہاسٹل جانا تھا"

چند لمحے خاموشی رہی۔

"میں نے سوچا۔۔۔ آپ۔۔۔ شاید کچھ کر سکیں" اس نے بے وجہ وضاحت دی۔

"اچھا دیکھتا ہوں کچھ۔۔۔"

وہ کال کاٹ کر تقریباً اچھی

"ہئے ہئے، ریلیکس" سنیعہ کہے بنانہ رہ سکی

"نعمان صاحب کہہ رہے تھے کہ کچھ کرتے ہیں"

"چلو لیٹ سی"

وہ خوش تھی مگر نہیں جانتی تھی کہ اس کی زندگی کا سب سے غلط فیصلہ اس نے آج کیا تھا، چند لمحے پہلے نعمان کو

فون کر کے۔ اس کی خوشیوں کو نظر کب لگی تھی؟ جب وہ شادی پر گئی تھی؟ یا پھر جب شہر آئی تھی؟

تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ کالج کا گیٹ کھلوا چکا تھا اس نے ماہ جبین کو کال کی اس وقت وہ سنیعہ کے ساتھ کینیٹین میں تھی۔

"میں گیٹ کے باہر کھڑا ہوں جہاں بھی ہو آ جاؤ"

وہ شکر کا سانس لیتی کھڑی ہو گئی۔

Posted on Kitab Nagri

"تمہیں بھی چھوڑ دوں تمہارے گھر؟"

"دیکھ لو، کہیں تمہارے نواب صاحب کو برانہ لگ جائے"

"وہ ایسے نہیں ہیں" ماہ جبین نے ہنستے ہوئے کہا اور دونوں گیٹ ہر آ گئیں۔

وہ کھڑا سن گلاسز لگائے موبائل چلا رہا تھا۔ اسے دیکھ کر بولا "چلیں؟"

"وہ۔۔۔ میرے ساتھ میری ایک دوست بھی ہے اسے بھی گھر چھوڑنا ہے"

نعمان نے لب بھنجے

"میں یہاں اپنی نیند خراب کر کے تمہارے لیے آیا ہوں، لوگوں کا ڈرائیور بننے نہیں" وہ جی بھر کر شر مندہ ہوئی

"سوری" اتنی دیر میں سنیعہ بھی ان تک پہنچی تو وہ کار کی طرف چل دیا

"ارے واہ۔۔۔ تمہارے نواب صاحب تو ویری ہینڈ سم ہاں۔۔۔"

اس نے اپنا کندھا ماہ جبین کے کندھے سے مس کیا تو وہ آنکھیں دکھاتی آگے بڑھ گئی

سنیعہ کو گھر چھوڑ کر گاڑی روڈ پر ڈال دی

"تمہارے چکروں میں ناشتہ بھی نہیں کیا" اس نے موٹر کاٹ کر بیک ویو مرر میں اسے دیکھا وہ سر جھکا گئی

"سوری"

وہ خاموشی سے ڈرائیو کرنے لگا۔ وہ چونکی تب جب گاڑی ایک ریسٹورینٹ کے سامنے رکی

Posted on Kitab Nagri

"آ جاؤ۔۔ ناشتے کے بعد چھوڑ دوں گا"

اس نے چپ چاپ باہر نکلنے میں ہی عافیت جانی۔

"کیا کھاؤ گی؟"

"میں ناشتہ کر کے آئی تھی۔۔۔ کالج"

وہ سحر انگیز انداز میں ریسٹورینٹ کو چاروں طرف سے دیکھ رہی تھی۔ اس نے اپنے لیے ناشتہ آرڈر کیا اور ماہ جبین کیلئے جو س۔

ناشتے کے بعد وہ ایک بار پھر کار میں بیٹھ گئے۔ ماہ جبین نے آنکھیں موند لیں۔۔۔ کافی دیر بعد جب گاڑی مختلف راستوں سے ہوتی رکی۔ اس نے دیکھا تو ششدر رہ گئی۔۔۔ گاڑی کسی بنگلے کے پورچ میں کھڑی تھی۔

"یہ آپ مجھے کہاں لے آئے ہیں چھوٹے نواب؟"

"میرا گھر ہے یہ۔۔۔ کچھ بات کرنے ہے مجھے تم سے، اندر آؤ"

www.kitabnagri.com

ماہ جبین کا ماتھا ٹھنکا، نعمان کی نظریں وہ نہیں تھی جو پہلے ہوا کرتی تھیں۔ بھلے سے وہ گاؤں کے معتبر ترین گھرانے سے تھا مگر تھا تو ایک مرد ہی ناں۔۔۔

"نہیں۔۔۔ آپ کو جو بات کرنی ہے یہیں کر لیں۔ میں اندر نہیں جاؤں گی"

"کیا ہو گیا ہے۔۔۔ ٹیک اٹ ایزی" ساتھ ہی اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے جانے لگا جب اس نے ایک جھٹکے سے

اپنا ہاتھ چھڑایا۔ اس کا دل حلق میں آ گیا تھا۔۔۔ نعمان پہلے حیران ہوا اور پھر سمجھ کر بولا

Posted on Kitab Nagri

"ایسا کچھ نہیں جیسا تم سمجھ رہی ہو ماہ جبین" اور پھر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا "تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ اچھی لگتی ہو تم مجھے" بات کرتے وہ بے خود سادو قدم آگے آیا اور اس کا چہرہ تھام لیا۔ اسے ہوش تب آیا جب ماہ جبین نے پوری قوت اسے اسے پیچھے دھکیلا

"میں نے آپ کو ایسا نہیں سمجھا تھا نواب صاحب۔ ایک دوبار آپ سے مدد کیا لے لی، آپ تو کچھ اور ہی سمجھ بیٹھے" اس کی آواز سے دو چوکیدار اور اندر کے ملازم تماشا دیکھنے پہنچ چکے تھے

"اپنی بکو اس بند کرو۔۔۔ جو تماشا کرنا ہے اندر چل کر کرو" وہ کم از کم اپنے ملازموں کے سامنے اپنی بے عزتی برداشت نہیں کر سکتا تھا

"مجھ پر رعب مت جھاڑیں، نہ تو یہ آپ کا گاؤں ہے نہ ہی میں آپ کی زر خرید کہ آپ کے ایک حکم پر اپنا سر پاؤں میں دے کر چل پڑوں آپ کے حکم کی تعمیل میں۔۔۔ آپ سے امید نہیں تھی، تھوہے آپ پر۔۔۔"

اس کا سانس پھول گیا۔ زمین سے اپنا بیگ اٹھا کر لمبے لمبے ڈگ بھرتی وہاں سے نکل گئی۔

اتنی بے عزتی تو پوری زندگی میں نہیں ہوئی تھی۔ ضبط سے اس کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔ ملازم منہ کھولے اسے دیکھ رہے تھے۔ اس کی ایک نظر نے ہی تمام ملازموں کو منتشر کر دیا۔ وہ دانت پیستا اندر چلا گیا۔

Posted on Kitab Nagri

صبح سے شام ہو چکی تھی، مگر نغمان کا غصہ کم ہونے کے بجائے بڑھ رہا تھا، لمحہ بہ لمحہ۔۔۔ وہ اس وقت لان میں بیٹھا تھا۔ آنکھیں سرخ متورم ہو رہی تھیں جو اس کے ضبط کا منہ بولتا ثبوت تھا۔

وہ بال دور پھینکتا تو اس کا پالتو کتا بھاگ کر وہ بال واپس لاتا اور اس کے پیروں سے لپٹ جاتا، اس کے پیر چاٹتا، پھر وہ دوبارہ یہی عمل دوہراتا۔

"تم۔۔۔۔ تمہیں ایسا سبق سکھاؤں گا، پوری زندگی بھی اپنے وجود کو ڈھونڈو گی تو نہیں ملے گا، جانتی نہیں کہ تم نے کچھار میں رہتے شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالا ہے" اپنا عمل دہراتے وہ زیر لب بڑبڑایا۔ اس کی آواز سرگوشی سے زیادہ نہ تھی۔ دانت پیستے ہوئے اس نے بال اپنی پوری قوت کے ساتھ دور پھینکا اور اٹھ کر اندر چلا گیا۔

اسے اب کیا کرنا تھا وہ سوچ چکا تھا۔ بغیر سوچے سمجھے انسان واقعی میں غلط فیصلے کرتا ہے، اور کچھ ایسے فیصلے جو بعد میں پچھتاوے کی صورت زندگی کے ساتھ سانس کی طرح چپک جاتے ہیں۔ جب تک سانس رہتی ہے، پچھتاوا رہتا ہے۔ پر مستقبل کون جانے....

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ماہ جبین کے فرسٹ ایئر کے ایگزامز ختم ہوئے تو اس نے گاؤں جانے کا سوچا۔ ویسے بھی امتحانوں کی ٹینشن میں وہ گھربات بھی نہیں کر سکی، گھر والوں کو سر پر اندر دینے کے لیے اس نے کسی کو واپسی کا بھی نہیں بتایا۔ کالج پڑھنے کے ساتھ ساتھ وہ ایک ہوم ٹیوشن میں چھوٹے بچوں کو بھی پڑھاتی تھی۔ ویسے تو شہر میں صرف میٹرک پاس کو نوکری بہت مشکل سے ملتی ہے مگر چونکہ گاؤں کے بچوں کو بھی پڑھا چکی تھی اور پھر سنیعہ کی امی کی مدد

Posted on Kitab Nagri

"صبح بخیر۔۔۔" ان کے لاس آکر بیٹھ گئی

"اماں مجھے بھی جلدی سے ناشتہ دے دو۔۔۔ میں بھی ابا کے ساتھ جاؤں گی۔"

"تو کیوں جائے گی؟"

"ابا کیا ہو گیا ہے۔ جب یہاں ہوتی تھی تب بھی تو جایا کرتی تھی ناں"

"پر بیٹا تب تو تو یہاں ہوتی تھی، اور اب تو تیری پڑھائی بھی مشکل ہو گئی ہے۔۔۔ بس تو دل لگا کر پڑھ"

ماہ جبین نے چائے کی پیالی انقہ کے ہاتھ سے پکڑی اور پراٹھے کا نوالہ منہ میں ڈالے کچھ دیر چبایا

"ابا میری چھٹیاں ہیں۔ گیارہویں جماعت ختم ہو گئی ہے۔ اب نئی جماعت اور نئی کتابیں جانے کے بعد ہی

پڑھوں گی ناں۔ ابھی میرے پاس کرنے کو کچھ نہیں۔۔۔ اماں تم سمجھاؤ ناں ابا کو" اس نے پہلے اپنے بھولے

سے ابا کو سمجھایا اور پھر اماں کی طرف مڑی

"ٹھیک تو کہہ رہی ہے بچی، فارغ بیٹھی دماغ کو زنگ لگا لے گی۔ ساتھ لے جائیں تازہ ہوا میں گھوم پھر بھی لے گی

اور کام میں آپ کا ہاتھ بھی بٹا دے گی۔ آخر کو آپ اتنی محنت کر بھی تو اسی کیلئے رہے ہیں"

ماہ جبین کو اپنی ماں کی آخری بات بری نہیں لگی مگر اچھی بھی نہیں لگی۔ اس کے برعکس اپنا موڈ خوشگوار کرتے

باپ کے بازو پر ہاتھ رکھا

"بس ایک بار میں کچھ بن جاؤں پھر ردیکھیے گا آپ دونوں۔ میں اٹھ کر آپ کو پانی پینے کی نوبت بھی نہیں آنے

دوں گی۔ ملازم رکھوں گی جو صرف آپ کی خدمت کریں گے"

Posted on Kitab Nagri

"ہمیں ملازموں کی ضرورت نہیں، بس اپنی بیٹی رانی کا نام اس دنیا میں روشن ہونا چاہیے۔"

کمال نے مسکرا کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا تو وہ کھل اٹھی۔ ناشتے کے بعد وہ لوگ کھیتوں میں چلے گئے۔ اس نے بالکل ویسے ہی کام کیا جیسے سال پہلے کیا کرتی تھی، وہ شہر جا کر بدلی نہیں اسکی پھرتی، مزاحیہ عادت تتلیوں کی طرح ادھر ادھر پھرنا، کچھ بھی تو نہیں بدلا

دوپہر کا وقت ہو چلا تھا جب چھٹکی کھانا لیے چمکتی ہوئی ان تک پہنچی۔ کھانے کے بعد ماہوش نے ضد پکڑ لی کہ ماہ جبین کے ساتھ کھیتوں میں گھومے گی۔ سو وہ اسے لے کر چل نکلی۔ بہت جگہوں پر گھومنے کے بعد اور اپنی سہیلیوں سے ملنے کے بعد وہ لوگ تھک ہار کر ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر انگوروں کا گچھ پکڑے کھانے لگیں، کھاتے کھاتے ماہوش اس کو اپنی سہیلیوں کی کوئی بات بتا رہی تھی جب سامنے سڑک سے ایک سیاہ رنگ کی لینڈ کروزر دھول اڑاتی گزر گئی۔ ماہ جبین کو ایک پل کیلئے آنکھوں پر یقین نہیں آیا۔

"چھٹکی ایک بات تو بتا"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہوں پوچھو" اس نے مصروف سا جواب دیا

"چھوٹے نواب کیا۔۔ کیا گاؤں آئے ہیں؟" اس کی سوچ بھری نظریں ابھی بھی سڑک کی جانب تھیں

"جی۔۔ انہیں تو ایک ہفتہ ہو گیا آئے ہوئے"

ماہوش کی بات سن کر اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا اپنے کپڑے جھاڑتی اٹھی اور ماہوش کو چلنے کا کہا

Posted on Kitab Nagri

"آپا۔۔ ابھی تو شام کو نے والی ہے، ڈوبتے سورج کا منظر دیکھ کر جائیں گے، تمہیں بہت پسند ہے ناں ایک کام کرنا جو نظارہ دیکھو گی اسے گھر جا کر کاغذ پر بنانا پچھلی بار۔۔۔"

ماہوش جس کی زبان بنار کے چل رہی تھی اس کے ایک جھٹکے سے اٹھانے پر رک گئی

"نہیں دیکھنا مجھے ڈوبتا سورج۔۔ چلو گھر اور صبح سے تم باہر نکلی ہو سکول کا کام بھی نہیں کیا" وہ اسے لیے چلنے لگی "میں یہاں نہیں ہوتی تو روز ہی ایسا کرتی ہو گی۔ صبح تمہارے ساتھ سکول جاؤں گی اور پوچھوں گی تمہاری ٹیچر سے کونسے چھکے چوکے مار رہی ہو تم۔۔ لازم ہے کہ تم۔۔۔۔۔۔۔۔"

آوازیں دور جا رہی تھیں،، مدھم ہو رہی تھیں اور پھر درخت کے دور دور تک سناٹا چھا گیا۔ خاموشی ہولے سے وہاں آکر بیٹھ گئی۔

Kitab Nagri

وقت کا ایک اصول ہے، اچھا ہو یا برا بس گزر جاتا ہے ماہ جبین کی پھٹیاں بھی ختم ہو گئیں مگر وہ دیکھ رہی تھی کچھ دنوں سے اماں، ابا کا رویہ کچھ عجیب سا تھا۔ وہ جب بھی ان سے بات کرنے کی کوشش کرتی وہ نظریں چرا کر یہاں وہاں ہو جاتے۔ یہ بہت حیران کن تھا اس کا سامان پیک تھا اسے صبح شہر کیلئے نکلتا تھا اس نے ایک نظریہ تیار پر ڈالی کچھ رہ نہ گیا ہو پھر مطمئن ہو کر سونے کیلئے لیٹ گئی اور ماں باپ کے رویے کو سوچنے لگی۔ سوچتے ہوئے ناجانے کب نیند مہربان ہوئی۔

Posted on Kitab Nagri

اس نے دیکھا وہ کسی اندھیرے کمرے میں ہے اسے کسی کے چیخنے کی آواز آرہی تھی پھر یہ آواز اس کے باپ کی آواز میں بدل گئی وہ ہونکے کے ساتھ اٹھی کمرے میں چھت والا پنکھا آواز کے ساتھ گھوم رہا تھا۔ ماہ جبین نے اپنا سر گھمایا بائیں طرف اس کی ماں بیٹھی تھی اور ساتھ ہی باپ۔

"اماں، ابا۔۔ کیا ہوا ہے، آپ لوگ سوئے نہیں اس وقت یہاں کیا کر رہے ہیں؟"

"ماہ جبین اٹھ جاؤ تمہیں شہر جانا ہے" وہ ٹھٹکی، اسکی ماں اس کا پورا نام کبھی نہیں لیتی تھی۔

"کیا ہوا ہے اماں ابھی تو آ۔۔ آدھی رات ہے ناں"

اس کا دل بری طرح سے دھڑک رہا تھا اماں کے انداز پر، اس کے لہجے پر اور ابا کی جھکی گردن پر

"ابا۔۔ خاموشی"

"مجھے کچھ بتائیں گے آپ لوگ؟"

"ہم پریشان تھے ماہ جبین کہ تم۔۔۔ تم شہر میں اکیلی تھیں"

www.kitabnagri.com

"تو۔۔ اسکا ماتھا ٹھنکا۔"

بہت دیر خاموشی کے بعد انیقہ دوبارہ بولی

"تم آج کے بعد شہر میں چھوٹے نواب کے گھر رہو گی" اس کی دھڑکن تھی

"میں بھلا۔۔ چھوٹے نواب کے گھر کیوں رہوں گی"

Posted on Kitab Nagri

"تم ان کے گھر محفوظ رہو گی، کام وغیرہ کرو گی تو ہم بھی پریشان نہیں ہونگے"

"تو یہ کہیں ناں ان کی ملازمہ بنا کر بھیج رہے ہیں" اس نے استہزائیہ کہا

"تم چلو۔۔۔ سامان گاڑی میں رکھ دیا ہے" اس پر تو آسمان ہی گرا تھا، بے یقینی سے اٹھی اور کسی ٹرانس میں سر پر ڈوپٹا لے کر باہر نکل آئی۔ ایک نظر، بس ایک شکوہ کناں نظر باپ کے بے تاثر چہرے پر ڈال کر کار میں بیٹھ گئی۔ کار رات کے اندھیرے میں چپکے سے اس گاؤں سے نکل گئی۔ گاؤں کے سناٹے نے اسے خیر باد کہا تو خوشیوں نے بھی اس سے اپنا منہ موڑ لیا۔

کمال چارپائی پر بیٹھا دل کے مقام کو مسل رہا تھا۔ انیقہ نے گھڑے سے پانی کا گلاس بھرا اور اس کے پاس آئی

"انیقہ۔۔۔ مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا۔۔۔ اس کی آخری نگاہ، انیقہ اسکی آخری نگاہ نے میرا دل، میری ہمت نکال لی ہے"

www.kitabnagri.com

"ہمت مت ہار۔۔۔ کچھ نہیں ہوتا، ملازمت ہی کرنے گئی ہے اور جذبات میں آکر کسی کو کچھ بتا مت دینا۔۔۔ بس بولنا شہر گئی ہے پڑھنے، بھولے سے بھی چھوٹے نواب کا نام مت لینا، کیا کہا تھا انہوں نے یاد ہے ناں؟"

Posted on Kitab Nagri

کمال پانی پی کر چار پائی پر لیٹ گیا، انیقہ گہرا سانس لیتی اٹھی۔ وہ تو یہی سوچ کر شکر ادا کر رہی تھی اس کے دن بدل گئے

ادھر گاڑی میں بیٹھی ماہ جبین کے دل میں برے دوسو سے آرہے تھے

"تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں، اچھی لگتی ہو تم مجھے"

اس کی آواز کہیں گونجی اور پھر وہ سرخ آنکھیں۔۔۔ ماہ جبین نے سر جھٹکا۔ او نہوں۔۔۔۔ اس بات کو تو بہت مہینے کزر گئے ہیں اور اس کے بعد تو میرا کبھی ان سے آمنہ سامنا بھی نہیں ہوا

مگر اسے دکھ ہو رہا تھا اب سمجھ آیا اس کے ماں باپ اس سے کھنچے کھنچے کیوں رہتے تھے۔ اس نے آنکھیں موند لیں شاید اپنے آنسو چھپانا چاہتی تھی۔

کاررکنے پر اس نے آنکھیں کھولیں دن کی ہلکی ہلکی رمتق آسمان پر چھانے لگی تھیں۔ نیم اندھیرے میں اس نے وہ بنگلہ دیکھا جس کے پورچ میں آخری بار نغمان سے ملی تھی، وہ پھر اسی جگہ کھڑی تھی۔

www.kitabnagri.com

"اندر جاؤ۔۔۔"

عقب سے بھاری آواز آنے پر وہ چونکی۔ وہ اسے اسکا بیگ پکڑا رہا تھا۔ بیگ تھامتی اسے وہ اندر بڑھ گئی، یہ بنگلے کا پچلا حصہ تھا جہاں سرونٹ کو اڑتے تھے اسے ایک کمرے میں بھیج دیا گیا۔ جس کی حالت اس کے اپنے گاؤں والے گھر سے بھی بدتر تھی۔

"میرے ساتھ ہو کیا رہا ہے؟"

زمین پر بچھی چٹائی پر بیٹھے سردیوار سے لگائے وہ زیر لب بڑبڑائی۔

وہ پورا دن ہو نہی کوارٹر میں بیٹھی رہی، جب بھی باہر نکلنے لگتی بول دیا جاتا جب "سر" اجازت دیں گے تب ہی وہ باہر نکل سکتی ہے سو اندر جا کر سکون سے بیٹھے۔ معلوم نہیں کس عذاب میں پھنس گئی تھی اسے قید کر دیا گیا تھا، رات کا وقت تھا جب دروازہ ناک ہوا۔ دروازہ کھولنے پر اطلاع ملی "نعمان سر" نے اندر (گھر میں) بلایا ہے۔ وہ دھڑکتے دل سے دعاؤں کا ورد کرتی آگے بڑھنے لگی۔ کب جانتی تھی کہ جو مصیبت قسمت میں لکھی ہو اسے کوئی نہیں ٹال سکتا۔

دروازہ بجا کر اندر داخل ہوئی، ہال نما کمرہ۔ درمیان میں جہازی سائیز بیڈ، دیوار پر بڑی سی نعمان کی مسکراتی ہوئی تصویر۔ اس نے اپنے دائیں جانب دیکھا وہ اسے صوفے پر نیم دراز نظر آیا۔ ماہ جبین کو اس کی نظروں سے خوف محسوس ہوا۔ ایک عجیب سی فتح کی چمک تھی اور چہرہ بلا کا سنجیدہ اسے اپنا حلق خشک ہوتا محسوس ہوا۔

وہ کھڑا ہوا اور ماہ جبین کے سامنے آیا، دونوں ہاتھ جیبوں میں تھے۔

Posted on Kitab Nagri

"کیا کہا تھا تم نے، ہاں؟" پھر خود ہی ٹھوری کھجاتے سوچنے کے انداز میں ٹھہرنے لگا۔ جیسے یاد کرنے کی کوشش کر رہا ہو، گویا واقعی بھول گیا ہو۔ پھر رک کر ایک جھٹکے سے آگے ہوا، ماہ جبین ڈر کر پیچھے ہوئے، سانس دھونکنی کی مانند چل رہا تھا

"ہاں، تو تم نے کہا تھا" تم میری زر خرید۔ ہیں ہو کہ میرے ایک حکم پر اپنا سراپاؤں میں دے کر چل پڑو میرے حکم کی تعمیل میں۔۔۔"

ماہ جبین کی گردن جھکی تھی اور چہرے پر کرب واضح

"تو لو۔۔۔ خرید لیا میں نے تمہیں۔۔۔ پانچ لاکھ دینا میرے لیے بالکل بھی مشکل نہیں تھا"

اس نے نارمل انداز میں بول کر ماہ جبین کے سر پر بم پھوڑ دیا تھا۔۔۔ پوری دنیا کے پہاڑ ایک ساتھ اس کے سر پر گرادیے تھے۔ ایک موتی اس کے گال پر لڑھکا۔ اسے لگا وہ کبھی ہل نہیں پائے گی۔ بے یقینی سی یقینی تھی۔ اس کے اپنے، سگے ماں باپ نے اس کے وجود کو پیسے کے عوض۔۔۔ بیچ ڈالا؟۔۔۔ مگر دوسری جانب وہ بول رہا تھا

"میں بھی تو دیکھوں میرے زر خرید میرے پاؤں میں گریں تو کیسا لگتا ہے"

خوشگوار سے موڈ میں وہ واپس اسی صوفے پر بیٹھ گیا۔

"چلو بیٹھو میرے قدموں میں"

Posted on Kitab Nagri

اب کی بار اس نے پتھر بنی ماہ جبین کو دیکھتے ہوئے پھنکارا تو جیسے وہ کانچ کی طرح ٹوٹی۔ وہ تو کبھی اپنے ماں باپ کے قدموں میں نہیں بیٹھی۔۔۔ ہاں بھول گئی تھی کہ جب وجود کی اہمیت کسی چیز سے زیادہ نہ رہے تو کسے فرق پڑتا ہے چیز اٹھا کر اونچی جگہ پر رکھ دو یا پاؤں کی دھول بنا دو۔

اس کے پیروں میں جان نہیں تھی، وہ جہاں تھی وہیں گر گئی۔ وہ جگہ صوفے سے زیادہ دور نہیں تھی۔ نغمان نے آگے جھک کر اس کی چٹیا پکڑی اور سر اوپر کیا

"عزت تم جیسی لڑکیوں کو اس نہیں آتی، بالکل ایسے ہی جیسے کتے کو کھیر ہضم نہیں ہوتی"۔۔۔ اتنی تذلیل؟

نغمان نے اسے چھوڑا تو وہ زمین پر نیم دراز ہو گئی پھر اٹھ کر سیدھی ہوئی

"اب سے تم میرے تمام کام کرو گی، بلاچوں چراں کیے۔۔۔ کیونکہ تم میری زر خرید جو ہو"

آخری جملہ اس نے یاد دہانی کے انداز میں بولا۔ پر ماہ جبین اس جملے کو اپنی پوری زندگی میں نہیں سنا چاہتی تھی

"اب دفع ہو جاؤ، اور میرے لیے کافی بنا کر لاؤ"

"م۔۔۔ م۔۔۔ مجھے نہیں آتی۔۔۔ کافی بنانا" وہ ہچکیوں کے درمیان بولی "کچن میں مرو جا کر۔۔۔" وہ بیزار سا بولا

"ماسی ہے سکھا دے گی تمہیں"

وہ اٹھ کر جانے لگی جب اس نے دوبارہ بولا

"اور ہاں۔۔۔ دو دن ہیں تمہارے پاس۔ اس کے بعد میں تمہاری آواز بالکل نہ سنو کہ تمہیں یہ نہیں آتا وہ نہیں

آتا"

وہ خاموشی سے آنسو صاف کرتی باہر نکل گئی

کچن میں ایک بوڑھی سی، جھریوں سے بھرے چہرے والی عورت آنکھوں پر چشمہ لگائے کاؤنٹر پر بیٹھی چائے پی رہی تھی۔۔۔ ماہ جبین کے اندر جانے پر ٹھٹکی۔۔۔

"وہ نعمان سرنے۔۔۔ کافی۔۔۔ مانگی ہے"

بوڑھی عورت نے چشمے کے پیچھے سے اس کا بغور مشاہدہ کیا اور اٹھ کر کافی کیلئے سامان نکالنے لگی تو ماہ جبین ان کے ساتھ کھڑی ہو گئی "نئی ملازمہ ہو؟"

"جی۔۔۔" اسے اپنی آواز کسی کھائی سے آتی محسوس ہوئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اتنی چھوٹی۔۔۔ مشکل سے سترہ کی لگتی ہو"

"انیس کی ہوں"

"گھر پر کون کون ہے؟"

بوڑھی عورت نے آنکھیں سکیڑیں

"کوئی نہیں ہے۔۔۔ اکیلی ہوں" بے تاثر چہرہ

Posted on Kitab Nagri

"خیر میرا نام قدسیہ ہے، فل ٹائم رہتی کوں، تم کتنے گھنٹے کیلئے رہو گی؟"

اس نے کافی مگ میں ڈالتے پوچھا وہ جواب میں کچھ بولنے کے بجائے ٹرے اٹھا کر باہر نکل گئی

"عجیب لڑکی ہے" قدسیہ نے آنکھیں گھما کر بڑبڑایا پھر کپ اٹھا کر سنک کی طرف بڑھ گئی۔

ادھر وہ کپ لے کر کمرے میں داخل ہوئی وہ کسی پر فون سے بات کر رہا تھا وہ کافی رکھ کر اپنے کو اڑ میں چلی گئی۔

کو اڑ میں پہنچتے اس کا ضبط ٹوٹ گیا جو اتنے وقت سے آنکھوں کے آگے باڑ تھی وہ ٹوٹ گئی اور وہ پھٹ پھوٹ کر رودی۔ کو اڑ کی چار دیواری سے اس کی آواز ٹکرا کر دب جاتی،

اسے اب تک یقین ہی نہیں آ رہا تھا، وہ اسکے محبت کرنے والے ماں باپ، وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں اسے یاد آیا جب ایک بار سبزی کاٹتے وقت اس کی انگلی پر چھری لگ گئی۔ ماہ جبین نے انگلی اپنی نگاہوں کے سامنے کی، اسکی ماں انقہ کارنگ فق ہو گیا تھا خون دیکھ کر۔۔۔ کس شفقت سے ماں نے پٹی کی تھی اور پھر، اور پھر اسکے بعد پورا ایک مہینہ اسے چھری نہیں پکڑنے دی تھی۔۔۔ اسکا باپ۔۔۔ اسے یاد تھا کمال کو جب تنخواہ ملا کرتی تھی وہ اسکے لئے کوئی پسندیدہ چیز ضرور لاتا اور چپکے سے انقہ سے نظر بچا کر اسے تھوڑی رقم بھی دے دیا کرتا اسکے اور اسکی چھوٹی بہن کیلئے۔

"کیوں کیا اماں، ابا کیوں۔۔۔ کیا میں کوئی چیز تھی آپ کے نزدیک، جسے ضرورت پڑنے پر پیسے کے عوض بیچ دیا؟"

Posted on Kitab Nagri

"کیوں یقین نہیں آرہا۔۔۔ کیوں اللہ میاں؟"

اسی لیے تو کہتے ہیں ہمیشہ تول کے بولنا چاہیے۔ دانش مند کہتے ہیں آپ کے الفاظ آپکے غلام ہوتے ہیں بولنے سے پہلے،

پر جب ایک بار آپ الفاظ زبان سے نکال دیں تو آپ خود ان کے غلام ہو جاتے ہیں۔ ماہ جبین نے بھی بغیر سوچے سمجھے بولا تھا اسے یہ بات اب سمجھ آرہی تھی کہ عقل مند لوگ سوال کیے جانے کے بعد کچھ لمحے سوچ کر کیوں جواب دیتے ہیں۔۔۔ بے شک پھر آپ ان سے ان کا نام یا کام ہی کیوں نہ پوچھ لیں۔

غصہ ایک الگ عنصر ہے جو انسان سے غلط فیصلے کرواتا ہے پھر چاہے وہ زبانی کلامی ہوں یا عملی۔۔۔ یہاں پہلا غلط فیصلہ ماہ جبین سے ہوا تھا غصے میں۔۔۔ اور دوسرا نغمان سے۔

وہ پوری رات روتی رہی معلوم نہیں کب مسجد میں اذان شروع ہوئی۔ آنسو تھے کہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے، نماز کے دوران بھی اس کی ہچکیاں اور آنسو نہ تھے۔۔۔ غم، دکھ، تکلیف، رنج بھی تو زیادہ تھا اور اس کی ذمہ دار وہ خود۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

نغمان اسے ٹارچر کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا تھا۔۔۔ کبھی ہاتھ سے، کبھی زبان سے، اس دن وہ زمین پر بیٹھی نغمان کے پاؤں دبار ہی تھی، وہ کرسی پر نیم دراز آنکھیں موندے سگریٹ کے کش لگا رہا تھا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

پھر کچھ سوچ کر آنکھیں کھولیں ماہ جبین اپنے دھیان میں پاؤں دبانے میں مصروف تھی، چند سیکنڈ دیکھنے کے بعد

بولا

"کتنا بے داغ چہرہ ہے تمہارا ناں"

ماہ جبین نے چونک کر دیکھا، بولی کچھ نہیں۔۔۔ بولتی بھی کیا؟

"نظر لگ جاتی ہو گی بہت جلدی ناں، چلو ایک کام کرتے ہیں"

اور بولتے ساتھ ہی ایک ہاتھ سے ماہ جبین کا جڑا گس کے پکڑا

"مذاہمت مت کرنا ورنہ پورا چہرہ خراب ہو جائے گا"

پھر ماہ جبین کو اپنے دائیں گال پر بالکل درمیان میں کچھ جلتا ہوا محسوس ہوا۔ وہ جلتی ہوئی سگریٹ جو اس کے گال

پر رکھ چکا تھا، ماہ جبین درد سے کراہنے لگی، آنکھوں سے پانی بہنے لگا، اسے اپنے پورے جسم میں سوئیاں چبھتی

محسوس ہوئیں، وہ بنا پانی کے مچھلی کی طرح مچلنے لگی اور نغمان؟۔۔۔ نغمان محظوظ ہو رہا تھا، کیسا ظالم انسان تھا وہ جو

اس کی حالت پر ہنس رہا تھا۔ ماہ جبین نے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں

"اتنا ظلم۔۔۔ نہ کریں۔۔۔ ک۔۔۔ کہ الٹا آپ۔۔۔ پر۔۔۔ پڑ جائے"

"شش۔۔۔ یہ ہلا تو چہرہ خراب ہو جائے گا"

Posted on Kitab Nagri

وہ ایسے بولا جیسے بہت پتے کی بات ہو، نعمان کے ناخن اس کے جبرے کی جلد میں دھنس گئے مگر اس کی تکلیف جلنے سے کم تھی۔ جب تک سگریٹ ٹھنڈا نہیں ہوا اس نے نہیں چھوڑا۔ اور جب چھوڑا تو ماہ جبین کا ہاتھ بے اختیار ہی گال کی طرف اٹھا

درد کے باعث اس کا پورا وجود کانپ رہا تھا

"دکھاؤ ذرا۔۔۔" اس کا ہاتھ پرے کر کے دیکھا

"پتچ پتچ چلو کوئی بات نہیں۔ بس پانی مت لگانا ہاں"

وہ کانپتی ہوئی ہچکیاں لیتی اٹھی اور باہر چلی گئی، پیچھے سے نعمان کے فلک شگاف قمقمے نے پیچھا کیا تھا۔
کو ارٹریں جا کر وہ دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی

"میری غلطی اتنی بڑی تھی کیا؟۔۔۔ ساری زندگی بھر پائی کرتے گزرے گی؟"

ایک موتی اسکے گال پر لڑھکا، بے اختیار اس کی سسکی نکلی، آنسو زخم پر لگنے کے باعث جلن ہوئی تھی۔ وہ اپنے ڈوپٹے کے پلو سے زخم صاف کرتی کھڑی ہوئی۔ دیوار پر چھوٹے سے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھا تو ایک سیکنڈ کو اس کا سانس حلق میں اٹک گیا

"تمہارا چہرہ تو آپا سورت جیسا روشن ہے۔ جانتی ہو اس گاؤں کی ہر ایک لڑکی تمہارے حسن کی خاطر ترستی ہیں۔ ابھی کل وہ آمنہ خالہ کی بڑی والی بیٹی کہہ رہی تھی 'ماہ جبین کا چہرہ گورا ایسا کہ ہاتھ لگاؤ تو میلا ہو جائے اور دانے وغیرہ کا تو چھوٹا سداغ بھی نہیں'"

اسے ماہ و ش کی بات یاد آئی تو پھوٹ پھوٹ کر رو دی

"لو چھٹکی آج میرا چہرہ بھی بے داغ نہیں رہا"

صبح وہ کچن میں کام کر رہی تھی جب قدسیہ جمائیاں روکتی اندر داخل ہوئیں ان دنوں میں اس کی قدسیہ سے بہت بن گئی تھی۔ ماہ جبین ہنستی نہیں تھی وہ الگ بات مگر بات اچھے سے کر لیا کرتی تھی

"ارے ماہ جبین یہ تیرے چہرے کو کیا ہوا؟"

اس کا دکھ پھر تازہ ہو گیا۔ سوئیاں ایک بار پھر پورے وجود میں چبھی تھیں۔

"جل گیا خالہ" بھگے لہجے میں برتن دھونے میں مصروف ہو گئی

"ایسے کیسے جل گیا۔۔۔ رات جب یہاں سے گئی تھی تو ٹھیک تھا"

www.kitabnagri.com

وہ خاموش رہی۔ خالہ دو سیکنڈ دیکھتی رہی پھر بازو سے پکڑ کر کرسی پر بٹھایا اور خود مقابل بیٹھ گئیں

"نعمان صاحب نے کیا ہے ناں یہ۔۔۔ اور یہ ناخن"

نعمان کا ظلم کوئی ڈھکا چھپا نہیں تھا وہ کوئی ایسا موقع نہیں جانے دیتا تھا جہاں دو لوگ کھڑے ہوں اور وہ ماہ جبین

کو ذلیل کرے۔ اس کی زبانی خالہ کو یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ وہ یہاں کیوں لائی گئی ہے کیونکہ وہ اسے پہلے بھی

Posted on Kitab Nagri

دیکھ چکی تھی جب کالج یونیفارم میں نعمان اسے گھرا لیا تھا۔ خالہ کے بولتے ہی اس کا ضبط پھر ٹوٹ گیا۔۔۔ اس نین کٹورے پھر سے بھگنے لگے۔ اسنے سارا واقعہ بتا دیا۔

"خالہ وہ مجھے دکھ دے کر خوش ہوتے ہیں۔۔۔ انہیں۔۔۔ انہیں سکون ملتا ہے ایسا کرنے سے، اپنے سکون کیلئے۔۔۔"

وہ یہ بھی بھول جاتے ہیں کہ میں انسان ہوں، ویسی ہی جیسی آپ ہیں۔ وہ خود ہیں۔۔۔ اور مجھے یہ بتائیں خالہ کہ میں۔۔۔۔۔"

نعمان کی آواز سے اس کی بات درمیان میں ہی رہ گئی۔۔۔ وہ قدم قدم ٹیبل تک پہنچا

"بہت لمبی زبان ہے تمہاری"

اسکو بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا

"اپنی مظلومیت کا رونا رو کر کیا سمجھتی ہو بچ جاؤ گی؟"

وہ دھاڑا۔۔۔ خالہ لب بھنچے ایک طرف ہو گئی۔۔۔ کر بھی کیا سکتی تھی، ملازمہ تھی

"جو میری تذلیل کی تھی اتم نے 'وہ' اس نے ماہ جبین کو جھنجھوڑا

"تو کیا ایک بار کی گئی تذلیل کا بدلہ یوں لیں گے مجھ سے؟" اس نے اپنے چہرے کی جانب اشارہ کیا

"بکو اس بند کرو اپنی (گالی)" دھاڑتے ہوئے اس نے ایک زناٹے دار مارا تو وہ دور جا کر گری

Posted on Kitab Nagri

"مجھ سے آج تک۔۔۔ آج تک میرے ماں باپ نے اُس طرح بات نہیں کی تھی۔۔۔ تم نے مجھ پر تھو کا یہ میں کیسے بھول جاؤں، ہاں" وہ بے قابو ہوا شیر لگ رہا تھا، آنکھیں سرخ انگارا اور گردن کی نیسں ابھر آئیں۔ ماہ جبین کے سر کو ٹھو کر لگی وہ وہیں سر پکڑے بیٹھ گئی جب نغمان آگے بڑھا اور ایک جھٹکے سے اس کی گردن دبوچ لی۔ اس کا دم گھٹنے لگا

"آئندہ کے بعد۔۔۔ مجھے۔۔۔ تمہاری آواز اس گھر کے کسی کونے سے نہ آئے۔۔۔ گو نگی ہو جاؤ۔"

وہ چپا چپا کر بولا۔۔۔ ماہ جبین کو لگا وہ اگلا سانس نہیں لے سکے گی۔ اس کی گرفت مضبوط ہوتی جا رہی تھی

"اور اگر۔۔۔ تمہاری آواز مجھ تک پہنچی۔۔۔ تو قسم کھاتا ہوں زبان کاٹ دوں گا"

ماہ جبین کی آنکھیں ابھر آئیں، زبان باہر نکل آئی، قریب تھا کہ مر جاتی۔ اسنے جھٹکے سے گردن چھوڑی تو وہ کھانسنے لگی، وہ آنکھیں پھاڑے ایک طرف کو تھوکتا ہوا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکل گیا۔۔۔

قدسیہ نے اس کے جاتے ہی پانی کا گلاس بھرا اور اس کے منہ کو لگایا۔ جب وہ کچھ سنبھلی تو سہارا دے کر اسے کرسی پر بٹھایا

www.kitabnagri.com

قدسیہ کا تودل خود بند ہونے کو تھا اسکی حالت دیکھ کر تو جس پر گزری تھی۔۔۔؟ قدسیہ نے جھر جھری لی اور ماہ جبین کو اپنے ساتھ لگا لیا جو ہچکیاں لے رہی تھی۔

"سرا تنے ظالم تو ہر گز نہیں تھے" دروازے کو دیکھتے اس نے سوچا۔۔۔

اور پھر ویسا ہی ہوا، ہوتا بھی کیسے نہ۔۔۔ وہ نواب نعمان کا گھر تھا، وہاں اس کی مرضی چلتی تھی، ماہ جمین نے اپنی زبان کو تالہ لگا لیا تھا، پہلے پہل تو پھر بھی قدسیہ سے بول چال کر لیتی تھی، نعمان کی غیر موجودگی میں۔۔۔ پھر اس کا دورانیہ کم کرنے لگا۔۔۔ جیسے جیسے دن گزرتے گئے وہ تو جیسے واقعی گونگی ہو گئی تھی۔

نعمان اسے جو کام کہتا وہ خاموشی سے کر دیتی۔ اتنا ہی نہیں وہ اسے ذلیل کرتا، اونچا بولتا، اسے ایک آدھ بار تھپڑ بھی مار دیا مگر وہ تو کسی روبرو کی طرح سن کر آگے چلی جاتی، اس کے ساتھ ایک واضح تبدیلی یہ بھی آئی تھی کہ اس نے رونا بند کر دیا تھا، اس کی آنکھیں بے تاثر ہونے لگی تھیں۔ پتھر۔۔۔ قدسیہ اسے دیکھ کر بہت کڑھتی تھی، اگر وہ کچھ کرتی تو اس کی اپنی نوکری چلی جاتی، یہ بات نعمان بہت پہلے اس پر واضح کر چکا تھا۔

اس دن ماہ جمین بخار میں تپ رہی تھی، مگر پھر بھی کچن میں کھڑی فریج صاف کرنے میں لگی تھی۔ نعمان کونا جانے کہاں سے علم کو گیا اس کے بیمار ہونے کا چہرے پر شیطانیت در آئی اور حکم صادر کر دیا کہ پورا گھرا کیلے صاف کرو۔ پھر اس کے پاس آکر بولا

"بھئی ذر خرید ہو۔۔۔ جو بولا جائے وہ حرفِ آخر ہو گا" خود وہ یونیورسٹی چلا گیا۔

"بیٹا! سر تو چلے گئے ہیں۔ انہیں کیا پتا چلے گا، تم آرام کرو میں کر لوں گی یہ سب"

دھیرے سے نفی میں سر ہلاتی وہ باہر چلی گئی اور کام کرنے لگی۔ اس کا پورا وجود درد سے کانپ رہا تھا

Posted on Kitab Nagri

"آخر کب زندگی کی سانس آخری ہوگی؟" ریلنگ صاف کرتے اس نے سوچا۔۔۔ جو صرف اب سوچ ہی سکتی تھی۔۔۔ وہ مردہ ہو رہی تھی۔۔۔ یا کر دی جا رہی تھی؟

"کمال تم سو جاؤ اللہ کے بندے۔۔۔ کیوں اپنی زندگی کو خود پر بوجھ بنا رہے ہو؟"

"تم ماں ہو انیقہ۔۔۔ پھر تمہیں درد محسوس کیوں نہیں ہوتا، تمہارے دل میں مامتا نہیں ہے" وہ کھانسا "بیٹے کی خواہش نے تمہارے دل میں بیٹیوں کی محبت بھی نہیں آنے دی۔ کس قدر سنگدل ہو تم؟" اس کا سانس پھولا تو وہ خاموش ہو گیا کچھ پل تو وہ بول ہی نہ پائی۔ بولتی بھی کیا؟ جو سچ تھا کمال نے وہی بولا تھا۔۔۔ آئینہ دیکھنا برا لگتا ہے، اور کبھی کبھار وہ آئینہ ضمیر بھی دیکھ لیا کرتا ہے، پھر انسان ایسے ہی چپ ہو جایا کرتا ہے۔

وہ دونوں اس وقت صحن میں پڑی اپنی اپنی چارپائی پر لیٹے تھے۔ صحن میں سے آتی دواؤں کی بوسو نکھتے وہ سوچنے لگی۔ ایک مہینہ پہلے کا منظر۔ نغمان سے منتیں کر کے وہ دونوں شہر گئے ماہ جبین سے ملنے۔ یہ کمال کی ضد تھی اسے اپنی بیٹی سے ملنا ہے۔۔۔ انیقہ کے سامنے پھر سے وہ رنگ ابھرنے لگے جو پچھلے ایک مہینے سے ابھر رہے تھے۔

وہ دونوں۔۔۔۔۔ نواب نغمان کے بنگلے کے پورچ میں کھڑے تھے جب ان کے بلاے پر ماہ جبین باہر

آئی۔

Posted on Kitab Nagri

اسے دیکھ کر اصغر کا دل کئی ٹکروں میں بٹا تھا۔

"یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تو نے میری بیٹی۔۔۔ اور۔۔۔ اور یہ تیرے چہرے پر داغ؟"

کمال نے تڑپ کر بیٹی کا چہرہ اٹھا مناجا ہا جب ماہ جبین دو قدم پیچھے ہٹی۔ کمال کا ہاتھ ہوا ہی میں معلق رہ گیا
"کیا پیسے کم پڑ گئے تھے؟"

اسکی بات غیر متوقع تھی۔ دونوں نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا

"نہیں بیٹا۔۔۔ ہم، ہمیں بہت افس۔۔۔ افسوس ہے"

"ہوں، افسوس ہے کہ بیٹی کو سستے میں بیچ دیا، مہنگا بیچنا چاہیے تھا، ہے نا۔۔۔" لہجہ پتھر، چہرہ بے تاثر۔

کمال نے ہاتھ جوڑ دیے اور اونچا اونچا رونے لگا۔ انیقہ البتہ افسردہ چہرہ لیے اسے دیکھ رہی تھی

"یہاں سے چلے جائیں کیونکہ کبھی ہوئی چیزوں پر کوئی حق باقی نہیں رہتا"

اپنے باپ کے جڑے ہاتھوں کو خاطر میں لائے بغیر وہ جیسے آئی تھی ویسے ہی چلی گئی۔ انیقہ نے البتہ دو تین

آوازیں دیں پر وہاں تھا ہی کون جو سنتا۔

اور یہ وہی دن تھا جب ماہ جبین نے رونا بند کر دیا، بولنا مکمل بند کر دیا اور اسی دن سے واپس آ کر کمال کی
حالت خراب ہونے لگی تھی۔ وقت بے وقت قے آنے لگتی تو کبھی بخار میں پھنکنے لگتا۔ اور حالت ایسی ہو گئی تھی

Posted on Kitab Nagri

کہ کھیتوں میں بھی جانا محال۔ اس کی جگہ انیقہ جانے لگی تھی اسے مشکل ہوتی تھی مگر اس کے ساتھ ماہوش ہوا کرتی۔

ماہوش کی بھی الگ ہی کہانی تھی، اسے اطلاع نہیں تھی کہ اس کی آپا پر کیا بیت رہی ہے۔ وہ بات بے بات گھر میں گھومتی اور کہتی آپا آئے گی اس بار تو یہ کروں گی، آپا کے ساتھ یہاں جاؤں گی، اسکو اس بابولوں کی کہ میرے لئے کوئی تصویر بنائے۔ تو یوں وہ انجانے میں اپنے باپ کے جلے دل کو اور ہوا دیتی۔۔۔ سونے پہ سہاگا اسے کوئی روک بھی نہیں سکتا تھا۔ کوئی روکتا تو وہ وجہ پوچھتی۔۔۔ کیا بتاتے؟

یہ تو روز کی روٹین تھی مگر جب ماہ جبین کارزلٹ آیا تو وہ اچھلتی کودتی ماں باپ کے پاس آئی اور چلاتے ہوئے بولی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اماں۔۔۔ ابا، آپا پاس ہو گئی 'اے گریڈ' سے"

اور یہ وہ وقت تھا جب کمال کی برداشت ختم ہو گئی اور وہ جہاں تھا وہیں زمین پر بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر روئے لگا، اپنا سر پیٹنے لگا

"اللہ مجھے معاف کر دے۔۔۔ یہ میں نے کیا ظلم کر دیا" اس کے چلانے پر ماہوش کے ہاتھ مارے خوف کے کانپنے لگے اور اخبار نیچے گر گیا

Posted on Kitab Nagri

"اماں۔۔۔۔۔ یہ ابا کو کیا ہوا ہے؟" وہ چھوٹی سی بچی باپ کی ایسی حالت دیکھ کر خود بھی رونے لگی۔ انیقہ بھاگ کر پانی لے آئی

"کیا ہو گیا اللہ کے بندے۔۔۔ بچی ڈر رہی ہے"

دھیرے سے اس کے کان میں کہنے کے بعد ماہوش کی جانب دیکھا

"جاماہوش۔۔۔ بھاگ کر جا اور ابا کیلئے ڈاکٹر نی سے دوائی لے کر آ"

یہ سنتے ہی ماہوش نے سرپٹ دوڑ لگا دی

"میری بیٹی کو لے آ انیقہ۔۔۔۔۔ میری ماہ جبین کو لے آ" وہ بے ربطگی کے عالم میں اس سے التجائیں کرنے لگا۔
"میں کیسے لے آؤں وہ نہیں آسکتی"



www.kitabnagri.com

ادھر ماہ جبین پودوں کو پانی دے رہی تھی جب قدسیہ اس کے پاس آئی۔

"تم نے مجھے بتایا تھا ناں کہ گیارہویں کے امتحان دیے تھے"

وہ جانتی تھیں ماہ جبین جواب نہیں دے گی

"آج تمہارا رزلٹ آنا تھا۔۔۔ دیکھو گی نہیں؟"

جواب ندارد۔۔۔۔۔

"چلو اپنا رول نمبر مجھے لکھ کر دینا میں خود دیکھ لوں گی"

آخر کار مایوس ہو کر اسے کام کرتا چھوڑ کر وہ اندر آ گئیں۔ ماہ جبین پانی دیتے خلا میں گھورنے لگی

"بس اپنی بیٹی رانی کا نام اس دنیا میں روشن ہونا چاہیے"

ابا تو بہت خوش ہوا کرتے تھے مجھے پڑھتا دیکھ کر۔۔۔ کیا صرف پیسہ دیکھ کر ابا کو میرے خواب بھول گئے؟

چہرے پر قرب اور رونے کی ناکام کوشش کے بعد پھر کام میں لگ گئی۔۔۔ روتی بھی کیسے؟ آنسو آتے ہی نہیں تھے

رونا کیا اب تو کچھ بھی محسوس نہیں ہوتا تھا، نہ خوشی، نہ دکھ، نہ درد۔ سر جھٹک کر کام کرنے لگی۔ نغمان کے باہر نکلنے سے پہلے یہ کام ختم کرنا تھا۔۔۔

دراصل وہ ڈر گئی تھی نغمان سے اور یہ ڈر اس کے دماغ پر اثر کیا تھا۔ جب ڈر دماغ پر اثر کر جائے تو ڈرانے والے کا ہر لفظ حرف آخر ہو جایا کرتا ہے۔۔۔۔ پھر چاہے وہ مر جانے کا ہی کیوں نہ ہو۔ پروہ اسے مارنا کہاں چاہتا تھا، وہ تو اسے زندہ رکھنا چاہتا تھا پل موت کو سامنے دکھا کر

"بکو اس بند کرو اپنی تم انیقہ" زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھا کمال دھاڑا

Posted on Kitab Nagri

"تمہاری وجہ سے۔۔۔ تمہاری ہی وجہ سے میری بیٹی مجھ سے دور ہو گئی اس سب کی ذمہ دار تم ہو۔۔۔ سنا تم نے"

انیقہ ایک دم سے سہم کر پیچھے ہوئی۔ کمال نے اپنی پوری زندگی میں انیقہ سے اس طرح بات نہیں کی تھی، کبھی ڈانٹا تک نہیں تھا۔۔۔ اور شاید یہی وجہ تھی کی انیقہ نے اس دن بھی کمال کی ایک نہیں چلنے دی تھی۔

زمین پر سہم کر بیٹھے اس کی آنکھوں کے سامنے وہ منظر بر اجمان ہوا جب "نواب نغمان" ان کے گھر آیا۔ اسے سر آنکھوں پر بٹھایا گیا۔

وہ چند سیکنڈ ارد گرد کے سوال کرتا رہا پھر آس پاس دیکھ کر بولا

"کتنا کام ہونے والا ہے یہاں۔۔۔۔۔ مون سون میں کافی نقصان ہو گا، ہے ناں"

نواب ارسلان خان تو بے سخی تھا، اسی وجہ سے کمال نظریں جھکا گیا

"جی چھوٹے نواب۔۔۔ سوچ رہا ہوں کہ بڑے نواب سے کچھ ادھار لے کر کام کروالوں۔۔۔ دیواریں اور

چھت وغیرہ پکی ہو جائے گی تو اچھا ہو جائے گا" www.kitabnagri.com

"ادھار...؟" اس نے آنکھیں سکیڑیں

"جہاں تک میرا خیال ہے، اپنی بڑی بیٹی کی پڑھائی کیلئے بھی آپ ادھار لے چکے ہیں۔۔۔ اور۔۔۔۔۔" کافی زیادہ، نہیں"

کمال کا سر جھک گیا۔ چند لمحے خاموشی نے ڈیرہ جمائے رکھا

Posted on Kitab Nagri

"میں مدد کر سکتا ہوں، اگر آپ کہیں تو" ٹھوری کھجاتے، آنکھیں سیڑھے اس نے ان کے تاثرات کا جائزہ لیا، دونوں نے حیرانگی سے اسے دیکھا

"آپ کا پہلے والا قرض معاف ہو سکتا ہے، اور اس کے علاوہ بھی آپ چاہیں تو"

انیقہ کی آنکھیں خوشگواریت سے پھیلیں جبکہ کمال کا ماتھا ٹھنکا

"وہ۔۔۔ کیسے؟" اس نے ڈرتے ہوئے پوچھا جس پر نعمان کے آواز دینے پر ایک ملازم اندر آیا۔ کمال اسے پہچانتا تھا وہ حویلی کا ملازم تھا اور گاؤں میں خصوصاً نعمان کیلئے مختص تھا۔

اس نے جیب سے ایک خاکی لفافہ نکالا جو کافی حد تک پھولا ہوا تھا۔ درمیان میں پڑی بوسیدہ سی لکڑی کی میز پر رکھا اور نعمان کے ہاتھ سے اشارہ کرنے پر واپس پلٹ گیا۔

"یہ پانچ لاکھ ہیں" اس نے اپنی گھڑی پر ہاتھ پھیرتے کہا۔ تعداد سن کر تو انیقہ کی باچھیں کھل گئیں، گھر کی چھت پکی کرنی تھی، باورچی خانے کا چولہا نیا کروانا تھا، گھر کی تمام چار پائیاں بوسیدہ ہو چکی تھیں وغیرہ وغیرہ۔ انیقہ کو وہ سب بھی یاد آیا تھا جو آج تک نہیں آسکا تھا۔

www.kitabnagri.com

"پا۔۔۔ پانچ لاکھ، پر چھوٹے نواب۔۔۔ اتنی۔۔۔ بڑی رقم؟"

کمال کے ماتھے پر چند بوندیں چمکیں

"گھر دیکھ کر تو لگتا ہے زیادہ لگے گی۔۔۔ خیر" اس نے سر جھٹکا

"مدعے پر آتے ہیں، دراصل بات یہ ہے کہ مجھے کراچی میں ایک ملازمہ چاہیے۔ آپکو تو معلوم ہے ناں بھروسے والے ملازم کہاں ملتے ہیں آجکل۔۔۔ چھلی بار جو ملازمہ آئی سارا پیسہ لے کر فرار ہو گئی" اس نے تاسف سے سر ہلایا

"تو آپ ہم سے کیا چاہتے ہیں چھوٹے نواب؟"

انہقہ کو تو بس پیسے دکھ رہے تھے اور ان سے پوری ہونے والی ضروریات۔۔۔۔ وہ سوچے بیٹھی تھی نغمان ماہ وش کا کہے گا، کیسی ماں تھی وہ جسے اولاد سے زیادہ دولت عزیز تھی۔ ہوتے ہیں کچھ لوگ ایسے جو احساسِ کمتری میں مبتا ہوں، جنہیں صرف اس دنیا میں جینا ہو، دولت کی بھوک کے مارے لوگ۔۔۔ ہوتے ہیں۔۔۔۔ انہقہ بھی انہی لوگوں میں سے تھی۔

"ماہ جبین-----کراچی میں ہی ہوتی ہے ناں"

کرسى سے ٹيک لگا کر ٹانگ پر ٹانگ چڑھاتے نعمان کے الفاظ تھے يا پتھر جو کمال کے سر پڑے تھے۔ وہ تو جيسے سانس لینا ہی بھول گیا تھا

"م۔۔۔ مگر۔۔۔ چھوٹے نواب۔۔۔ وہ۔۔۔ وہاں۔۔۔ وہاں کراچی میں پڑھتی ہے"

"ہاں تو پڑھ کر کیا دے دے گی ہمیں؟" انیقہ فٹ سے بولی تو کمال نے بے یقینی سے اسے دیکھا جو کنکھیوں سے لفافے کو دیکھنے میں مصروف تھی۔ اور یہی وہ لمحہ تھا جب انیقہ نے بغیر سوچے سمجھے پیسے جھپٹ لیے۔۔۔ یہ دیکھتے ہی نغمان کے چہرے پر فتح کے تاثرات نمایاں ہوئے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ کندھوں پر چادر ٹھیک کی

Posted on Kitab Nagri

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ آج رات گاڑی آئے گی اسے بھیج دیجیے گا"

"نہیں چھوٹے نواب۔۔۔ یہ میں نہیں کر سکتا" کمال بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ نغمان نے چند لمحے اسے دیکھا

"آپ کی بیوی تو کر سکتی ہے۔۔۔ دیکھیں" اس نے پیچھے اشارہ کیا اس کی طرف جو لفافہ ٹٹول کر دیکھ رہی تھی۔

"اور ہاں۔۔۔ کمال صاحب کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں۔۔۔ زبان کھلنے سے پہلے یاد رہے، آپ کا خاندان چھوٹا سا ہے" وہ مسکراتے ہوئے انہیں دھمکی دے گیا تھا

نغمان کے جاتے ہی اس نے لفافہ کھولا تو کڑکتے نوٹ دیکھ کر اس کی آنکھیں چندھیا گئیں، اتنے سارے پیسوں کو ہاتھ میں لے کر اسے عجیب تمنائے کا احساس ہوا۔۔۔

جن لوگوں کو دولت، دور آسمان پر موجود چاند کی مانند دکھائی دے، کہ وہ بس اسے دیکھ کر ہی خوش ہو سکیں، خواہش کے باوجود پانہ سکیں۔۔۔۔۔ جب پالیں تو انہیں سب بھول جاتا ہے دین، دنیا، نعمت، ان سب کو دینے والا، اوپر آسمان پر بیٹھا دیکھنے والا۔۔۔ سب کچھ ہی تو

یہی حال انیقہ کا تھا

"دیکھ کمال، ماہ جبین پڑھ بھی لیتی تو دس سالوں تک بھی اتنے پیسے نہ کما سکتی، اور وہ کام ہی تو کرے گی وہاں، پڑھ کر بھی تو اس نے نوکری ہی کرنی تھی ناں۔ کل کی کرتی سو آج کر لی۔ اور یہ بھی تو دیکھو اللہ کے بندے! چھوٹے نواب نے اس پورے گاؤں میں ہم پر۔۔۔ صرف ہم پر بھروسہ کیا ہے، ورنہ ہم جیسے غریب تو بیسیوں ہیں

Posted on Kitab Nagri

یہاں۔۔۔ اور پھر۔۔۔ بڑے نواب نے کتنے احسان کیے ہم پر۔۔۔ ان سب کا بدلہ ماہ جبین کے ہاتھوں اتر رہا ہے تو اچھا ہی ہے۔۔۔ ہائے، قرضہ بھی معاف ہو گیا اور اتنے سارے پیسے بھی مل گئے "وہ کمال کو سمجھانے کے بعد دوبارہ پیسے دیکھنے لگی۔

اسکی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا۔ کمال شکستہ خورد ہو کر بیٹھ گیا۔۔۔ اس کی دلیلوں کے جواب میں کچھ نہ بولا، کیا بولتا؟ بولنے کو بچا ہی کیا تھا؟ منع تو تب کر تا جب انقہ پیسے نہ پکڑتی۔ اور وہ دھمکی؟ کمال نے نوٹوں سے کھیلتی انقہ کو دیکھا اور پھر دیوار سے سر ٹکا دیا۔ وہ غریب تھے، لاچار، بے بس۔

انقہ اپنے شوہر کا یہ روپ دیکھ کر ڈر گئی۔ اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

"مجھے معاف کر دے کمال۔۔۔ معاف کر دے، میں پیسے دیکھ کر اندھی ہو گئی تھی۔ نہیں معلوم تھا کہ ایک ختم ہو جانے والی پونجی کے بدلے میں نے اپنی کبھی نہ ختم ہونے والی پونجی گنوا دی ہے۔۔۔ وہ ہاتھ جوڑے زمین پر بیٹھی پھوٹ پھوٹ کر رودی۔۔۔ پر اب کیا بچھتا نا، جو کسی کام نہ آنا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دن یو نہی خاموشی سے گزرتے گئے اور ماہ جبین کو سزا جھیلنے سال ہونے کو آیا۔ اس دوران نعمان جب بھی اسے تکلیف دیتا تو اسے عجیب سا سکون ملتا، کہ وہ اپنی ذلت کا بدلہ یوں لیتا ہے۔ پر اس دوران وہ کچھ اس طرح سے پتھر ہوئی کہ اب اس پر کچھ اثر نہیں کرتا تھا۔ نعمان خود بھی حیران ہوا اس وقت جب اس نے بلا وجہ باہر کا غصہ اس پر آکر اتارا اور خولتی ہوئی، آگ کی طرح گرم کافی اس کے بائیں ہاتھ کی پشت پر ڈال دی اور وہ بس کھڑی

Posted on Kitab Nagri

اپنے ہاتھ کو دیکھتی رہی۔۔۔ کسی بھی قسم کے تکلیف کے تاثرات اس کے چہرے پر واضح نہ ہوئے۔ اس بات پر وہ از حد حیران ہوا مگر پھر یہ حیرانگی تیش میں بدل گئی اور کپ دیوار پر مارنے کے بعد اس کے تشدد کا نشانہ ماہ جبین بنی۔

یہ صرف نعمان کو لگ رہا تھا کہ وہ اس کا مذاق اڑا رہی ہو جیسے۔۔۔۔ جب مار مار کر اس کے ہاتھ شل ہونے لگے تو اسے چھوڑا

حیرت کا آسمان اس کے سر پر ٹوٹا وہ تب بھی، اتنی مار کھانے کے بعد بھی۔۔۔ بے تاثر زمین سے اٹھی اور کسی روبرو کی مانند چلتی باہر نکل گئی۔۔۔ جو بھی تھا اس کا غصہ اب اتر چکا تھا۔

نعمان نے فائنل سمسٹر سے پہلے اپنے دوستوں کو پارٹی دی تھی جو اس کے گھر پر منعقد تھی، اسکے تمام دوست ایلٹ کلاس سے تعلق رکھنے والوں سے تھے۔ جیسے ہی سورج نے منہ چھپایا اور اندھیرے کا راج ہوا تب نواب نعمان کے بنگلے پر دن چڑھ آیا۔ اسکی کلاس کے تقریباً سب ہی لوگ جو اسے جانتے تھے پارٹی میں موجود تھے، کچھ لوگ سردی کے باوجود لان میں موجود تھے تو کچھ لوگ گھر کے اندر اور کچھ لوگ گھر کی بیک سائیڈ پر بنے پول کے آس پاس غرض بہت بڑی پارٹی تھی، جس کو جو جگہ بھائی ٹولوں کی صورت جا پہنچے

وہ اس وقت لاؤنج میں تھا کوٹ پیچھے کیے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ کسی دوست کی بات بہت دلچسپی سے سنتا، دلچسپی سے مسکراتا سر ہلارہا تھا جب ماہ جبین اور قدسیہ ہاتھوں میں ٹرے پکڑے ڈرنکس سرو کرنے آئیں۔ نعمان نے الگ سے بھی سرونٹس بلائے تھے جو باہر کام دیکھ رہے تھے۔ ماہ جبین جیسے ہی سرو کرنے آئی وہاں کوئی آدمی سگریٹ پی رہا تھا۔ اس کا دھواں ماہ جبین کی آنکھوں میں جلن پیدا کر گیا اس نے

Posted on Kitab Nagri

آنکھیں بند کر کے منہ دوسری طرف کیا۔۔۔ چند لمحوں کا کھیل تھا اور جو س نعمان کے ساتھ کھڑی کسی لڑکی کے کپڑوں پر جاگرا۔

"ہا۔۔۔ واٹ دا ہیل، بلڈی فول آر یو بلائینڈ؟"

وہ لڑکی ایک دم سے چیخی اور نعمان کو تو موقع چاہیے تھا بس اس کا ہاتھ اٹھا اور ماہ جبین زمین بوس ہو گئی۔ پوری کی پوری ٹرے اس کے اوپر گر گئی

"آئی ایم ریٹلی سوری عینڈی، خالہ عینڈی کو واش روم تک لے جائیں"

اور پھر ایک دم سے ماہ جبین کو کھڑا کرتا ہوا وہاں سے کھینچتا ہوا لے گیا۔ سٹور روم میں دھکا دیتے بولا

"مرو یہاں۔۔۔ تمہیں تو میں بعد میں بتاتا ہوں" اور باہر نکل گیا البتہ جانے سے پہلے اس نے ماہ جبین کی کسی چیز سے ٹھوکر لگنے کی زوردار آواز سنی جو ان سنی کر کے کوٹ کے بٹن بند کرتا، چہرے پر مسکراہٹ لیے لاؤنج میں واپس آگیا

"یونو واٹ یہ جو ملازم طبقہ ہوتا ہے ناں، انہیں جب بڑے گھر میں رہنے کو جگہ مل جائے تو اپنی اوقات بھول جاتے ہیں"

عینڈی کے کہنے پر وہ مسکرایا "یو آر رائیٹ، چلو یو دس ٹاپک۔۔۔ میوزک چلو اتا ہوں اپنا موڈ فریش کرو اب" سب کے چہروں پر مسکراہٹ تھی، مگر کچن میں کھڑی قدسیہ کا چہرہ تاریک تھا، قرب زدہ

"بھائی۔۔۔۔۔ یہ غلط ہے، غلط ہے" وہ کلس کر بولی اور نغمان کو اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا، وہ "بھیا" سے "بھائی" تک کا سفر تبھی طے کیا کرتی تھی جب ناراض ہوتی تھی۔

"کیوں غلط ہے بھئی کیا خرابی ہے؟" وہ اس وقت صوفے پر بیٹھا ناگلیں فرش پر پھیلانے ایک ہاتھ سے فون پکڑے دوسرا ہاتھ صوفے کی پشت سے ٹکائے نظریں سامنے کام کام کرتی ماہ جبین پر تھیں۔ نغمان نے اتنے عرصے میں اس کی حالت واقعی ماسیوں جیسی بنا ڈالی تھی، مگر اس کے چہرے کی معصومیت آج بھی ویسی ہی تھی۔ اس وقت وہ نغمان کے گاؤں جانے کیلئے سامان پیک کر رہی تھی، ایک کان پر پٹی لگی تھی، بے اختیار اس کو پیٹی دیکھ کر یاد آیا جب وہ پارٹی سے فارغ ہو کر سٹور روم میں گیا تو منظر کچھ یوں تھا کہ ماہ جبین کروٹ کے بل بے ہوش پڑی تھی۔ خون کی ایک لکیر اس کے کان سے نکل کر گال سے ہوتی ہوئی زمین پر نشان چھوڑ رہی تھی۔ سر سری سا جائزہ لے کر اس نے اپنے ڈرائیور کے ذریعے اسے ہاسپٹل بھیج دیا۔ اب نا جانے کیا ہوا تھا اس کے کان کو وہ خود تو بولنے سے رہی اور ویسے بھی نغمان کو کیا جو بھی ہوا ہوا اسکی بلا سے۔ سوچ کر اس نے سر جھٹکا اور ستارہ کی بات سننے میں لگن ہو گیا۔

www.kitabnagri.com

"خرابی؟۔۔۔۔۔ بڑے بھائی کو چھوڑ کر میرے پیچھے پڑ گئے، اتنی ہی بوجھ بن گئی تھی کیا ان لوگوں پر بتائیں ذرا مجھے، نہیں کیا۔۔۔۔۔ بگاڑ کیا رہی تھی میں ان کا یہاں رہ کر۔۔۔۔۔ اوہ ایک منٹ۔۔۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ بغیر سانس لیے بولے جارہی تھی اور نغمان خاموشی سے سن رہا تھا "اب سمجھ آیا مجھے، حویلی میں کمرے کم پڑ گئے ہوں گے تو ان لوگوں نے سوچا کہ ستارہ بیگم کے کمرے پر کیوں نہ قبضہ جما لیا جائے، ایسے تو دینے نہیں والی حویلی کا سب سے خوبصورت کمرہ میں ان کو"

بولتے ہوئے اسکا سانس پھولا تو وہ رکی۔ نغمان جو کب سے اپنی لاڈلی بہن کے عجیب و غریب اندازے سن رہا تھا اسکے ہانپ کر رکنے پر اس کا ضبط بھی ٹوٹ گیا اور ایک فلک شگاف قہقہہ تھا جو ستارہ نے سنا، سنا تو ماہ جبین نے بھی تھا مگر یا تو وہ جان بوجھ کر ایسے ظاہر کرتی تھی یا واقعاً ایسی ہو گئی تھی۔

"بھائی۔۔۔" اسکی بے یقین سی آواز ابھری "میں آپ سے اپنا دکھ سنیر کر رہی ہوں اور آپ۔۔۔ آپ ہنس رہے ہیں"

"یہ دکھ تھوڑا ہی ہے میری پاگل بہنا۔۔۔ خوشی ہے، اور اچھا خاصا تو ہے مصطفیٰ"

"اللہ۔۔۔۔۔ تو یعنی آپ بھی اس میں ملوث ہیں، جو میں یہ سمجھ رہی تھی کہ آپ میرے لیے کچھ کریں گے۔۔۔۔۔ ڈوبتے ہوئے وہ آخری تنکا لگ رہے تھے جو مجھے بچائیں گے۔۔۔۔۔ یہ غلط ہے ناراض ہوں میں آپ سے"

نغمان ہنستے ہنستے اٹھا اور رسٹ واپچ ڈریسنگ سے اٹھا کر ماہ جبین کو دی جو سوٹ کیس بند کر رہی تھی

"اچھا چلو میں نکل رہا ہوں گاؤں کیلئے۔۔۔ آکر منا بھی لوں گا"

"میں مانوں تب ناں" ایک ادا سے کہا گیا

Posted on Kitab Nagri

"آہ۔۔۔ تم نواب نعمان کو انڈرایسٹیمیٹ کر رہی ہو"

ماہ جبین کو سوٹ کیس پورچ میں لے جانے کا اشارہ کیا اور خود ڈریسنگ پر آکر بالوں میں انگلیاں چلانے لگا

"میں دروازہ ہی نہیں کھولوں گی"

"مجھے ایک سوا یک طریقے آتے ہیں کھلوانے کے"

"ہو نہہ۔۔ اور مجھے دو سو چار طریقے آتے ہیں خود کو چھپانے کے" اسکی بات پر نعمان نے قہقہہ لگایا اور فون بند کر دیا۔

وہ جب پورچ میں پہنچا تو ملازم بیگ گڑی میں رکھ چکا تھا، ماہ جبین اندر جا چکی تھی
"ڈاکٹر نے کیا کہا تھا؟" نا جانے گاڑی میں بیٹھتے بیٹھتے کیا سو جھی تھی اسے جو پاس کھڑے ملازم سے پوچھ بیٹھا۔
ملازم پہلے چونکا پھر سمجھ آنے پر سر ہلایا اور ہاتھ باندھ کر نرم انداز میں گویا ہوا

"بھاری چیز لگنے اور خون زیادہ بہنے کے باعث اسکا کان خراب ہو گیا ہے سر۔۔۔۔ بے بیچاری ایک کان سے
بھری ہو گئی ہے"

اسنے انتہائی تاسف زدہ لہجے میں بتایا

Posted on Kitab Nagri

"تمہیں بڑی فکر ہو رہی ہے اس "بیچاری" کی "نغمان کا لہجہ ملازم کو شرمندہ کر گیا سر جھکا کر بولا

"سر۔۔۔۔ بیٹی جیسی ہے وہ میرے لیے"

"ہونہ۔۔۔۔ بیٹی جیسی۔۔۔۔ اسکے اپنے ماں باپ نے تو اسے بیٹی سمجھا نہیں۔۔۔۔ پانچ، محض پانچ لاکھ کی خاطر اسے کسی غیر لڑکے کے ہاتھ پکڑا دیا اسکے اپنے سگے ماں باپ نے، اور دوسرے چلے ہیں اسے بیٹی بنانے"

وہ منہ سے زہر اگلتا گاڑی میں بیٹھ گیا، ملازم جہاں تھا وہیں ساکت رہ گیا، اسنے ماہ جبین پر ظلم ہوتے بہت بار دیکھا تھا مگر آج وجہ جان کر تاسف کرتا جا کر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا

"کیسا زمانہ آگیا ہے؟"

نغمان کے الفاظ ابھی بھی اسکے کانوں میں گونج رہے تھے اور وہ کانوں کو ہاتھ لگاتا کوارٹر کی جانب چلا گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

گاؤں پہنچنے پر اسکا اسی طرح والخانہ استقبال کیا گیا جیسا اپنے لاڈلے کاہر بار کیا جاتا پر اس میں ستارہ کی کمی تھی جو اسے کچھ پل اداس کر گئی، وہ اسکی ناراضگی نہیں سہہ سکتا تھا۔

وہ جو اپنے کمرے میں بیٹھی ماتھے پر بل لیے کمرے کو گھور رہی تھی۔ آوازیں سن رہی تھی کہ اس کا جان سے پیارا بھائی آچکا ہے۔ رات کا وقت ہو رہا تھا اور وہ کھانے پر بھی نہیں آئی سونے پر سہاگا کوئی اسے بلانے بھی نہیں آیا۔ مگر اب رات کے ایک بجے اس کا ضبط جواب دے گیا۔۔۔ جو بھی تھا، رشتہ طے ہو چکا تھا وہ اپنے بھائی کے

Posted on Kitab Nagri

پاس جانا چاہتی تھی اس کے گلے لگنا چاہتی تھی۔ بہت سوچ بچار کے بعد بیڈ سے ڈوپٹا اٹھاتی باہر نکلی۔ پوری حویلی میں خاموشی کا علم تھا وہ دبے پاؤں نغمان کے کمرے تک پہنچی۔۔۔ دروازہ کھلنے پر دیکھا وہ بیڈ پر نہیں تھا، صوفے پر بھی نہیں، باتھ روم چیک کیا پر یہ کیا وہ وہاں بھی نہیں تھا۔

وہ کنفیوزڈ سی واپس پلٹی تو اچھل پڑی۔ نغمان سینے پر ہاتھ باندھے بالکل اسکے سامنے کھڑا تھا، ناجانے کہاں سے نکل آیا۔

"دیکھا۔۔ ناراض نہیں رہ سکتی نہ زیادہ دیر تک"

یہ سننے کی دیر تھی ستارہ کی سیاہ آنکھیں جھلملانے لگیں اور وہ بھائی کے سینے میں چھپ گئی

"ارے رے کیا ہو امیری گڈی کو" وہ اسکا سر تھپکتا اسے بیڈ پر لے آیا

"کیا ہوا؟"

"پتہ نہیں" اسنے بھیگی آواز میں جواب دیا آجکل اسے یونہی بات بے بات رونا آ رہا تھا، وہ سمجھ گیا کہ پرائے ہونے کا غم ہے، غم تو اس بات کا اسے بھی تھا، بہن کو نازوں سے پالا تھا، نواب حویلی کی اصل رونق تو ستارہ ہی تھی۔ خیر موڈ ٹھیک کرنے کو شرارت سے بولا "شکر ہے کہ تمہیں منانے میں انرجی ویسٹ نہیں کرنی پڑی"

"اب ایسا بھی نہیں ہے، ناراض ہوں اب بھی"

"لو بھی اب تو ڈیٹ بھی فکس ہو گئی، اب تم ناراض ہو کر میری جان عذاب میں ڈال رہی ہو بلا وجہ"

Posted on Kitab Nagri

"بھیا۔۔۔" چہرے پر بکھری لالی کو چھپانے کی خاطر وہ غصے سے بولتی کھڑی ہو گئی۔۔۔ نغمان نے اسکی حالت جان کر جاندار قہقہہ لگایا۔

عرصے بعد نواب حویلی پھر سے برقی قہقہوں سے سجادی گئی۔ پھر سے پورے گاؤں کو دعوت دی گئی، پھر سے خوشیاں، انگھیلیاں کرتے لوگ ادھر ادھر پھر رہے تھے اور کیوں نہ خوش ہوتے آخر کو نواب حویلی کی اکلوتی بیٹی کی شادی تھی۔ رات میں اس کو مایوں بٹھایا جانا تھا مگر نغمان اسے کہیں لے کر جانا چاہتا تھا۔ جبکہ گھر کی عورتوں کی زبان پر ایک ہی جملہ تھا

"اچھا شگن نہیں ہوتا اب ستارہ شادی سے پہلے باہر نہیں جائے گی"

پر وہ نواب نغمان تھا۔ ٹیڑھی انگلی سے گھی نکالنے والا، حویلی کے پچھلے گیٹ سے وہ ستارہ کو لے کر فرار ہو چکا تھا اور یہی نہیں وہ ایک بہت بڑے گیٹ کے آگے کھڑا تھا۔ چوکیدار کے دروازہ کھولنے پر وہ دونوں اندر بڑھے تو ستارہ کی گردن اٹھتی ہی چلی گئی

"یہ تو محل لگتا ہے بھیا" وہ کھوئے ہوئے انداز میں بولی

"اچھا لگا؟"

Posted on Kitab Nagri

"یہ پوچھنے کی بات تو نہیں" وہ دوبارہ اسی انداز میں بولی تو نغمان اسے کندھے سے لگا کر آگے چلنے لگا۔ آنکھیں چندھیانہ جاتیں تو کیونکر؟۔۔۔ گھر کے دو طرف لان وسیع لاؤنچ، راہداریوں سے ہوتے ڈھیروں کمرے اور فرنیچر ایسا کی نظر ہی ٹک جائے۔۔۔ انہیں گھر کا اندرونی حصہ ہی دیکھتے تقریباً گھنٹے سے اوپر ہو گیا۔ گھر کے ایک طرف پول اور پچھلے حصے میں ایک باغ۔۔۔ یوں گویا جنت کا ٹکرا لاکر رکھ دیا ہو، ہر قسم کا پودا، ہر رنگ و نسل کے پھول۔ اور ان کے درمیان سے گزرتی مصنوعی جھیل جس میں رنگ برنگی چھوٹی چھوٹی مچھلیاں ادھر ادھر پھرنے میں مصروف تھیں۔ غرض وہ واقعی کوئی خواب نگر لگتا تھا۔۔۔

انہیں گھومتے ہوئے تقریباً چار گھنٹے ہو گئے تھے

"یہ میں نے تمہارے لیے بنوایا ہے"

یہ سنتے ستارہ کا تو سانس ہی حلق میں اٹک گیا، پھر چند ثانیے میں آنکھیں جھلملانے لگیں۔

"کوئی کمی رہ گئی ہو تو بتانا۔۔۔ ویسے تو میں نے وہ سب کچھ کیا ہے جس جس خواہش کا اظہار تم نے آج تک کیا مجھ سے۔۔۔" پھر اس کے آنسو دیکھ کر نغمان کے ماتھے پر بل آئے

www.kitabnagri.com

"روکیوں رہی ہو؟"

"یہ تو خوشی کے آنسو ہیں"

"مجھے تمہاری آنکھ میں آنسو برداشت نہیں پھر چاہے وہ کسی اظہار کیلئے کیوں نہ ہوں۔۔۔ جانتی ہوں"

ان کی لینڈ کروزر سڑک پر دوڑ رہی تھی

Posted on Kitab Nagri

"ویسے کتنا عرصہ لگا گھر بنوانے میں؟"

"اوں۔۔۔ زیادہ نہیں بس کچھ سال" اس نے مسکرا کر کندھے اچکائے

"اور خرچہ کتنا آیا؟"

"اب یہ میں تمہیں نہیں بتا سکتا، ویسے بھی مجھے خود یاد نہیں۔۔۔۔ ایسا ہے کہ کچھ موکل ہیں میرے ساتھ

جنہوں نے میرا ساتھ دیا"

اسکے پراسرار انداز پر ستارہ کی ہنسی چھوٹ گئی

"بھیا آپ مجھے جنوں بھوتوں سے ڈرانے کی کوشش کر رہے ہیں"

نغمان نے مصنوعی سنجیدگی سے اسکی جانب نظریں دوڑائیں

"میرے موکل ناراض ہو جائیں گے تمہارے اس انداز پر، بی سیریس"

اور اس بات پر ایک بار پھر سے ستارہ کا تہقہہ گونجا وہ آنکھوں میں پانی لیے پیٹ پر ہاتھ رکھے ہنستی رہی، پہلے تو

نغمان نے بھی اپنی ہنسی کا گلا گھونٹنے کی بہت کوشش کی مگر پھر خود بھی ہنسنے لگا۔۔۔

پر یہی تو کوئی نہیں سمجھتا کہ خوشیاں پیسوں سے نہیں خریدی جاتیں۔۔۔ ہائے رے یہ انسان، دنیا کی رنگینیوں

میں کھو کر نصیب، قسمت جیسے لفظ پر آشنائی کے دروازے پر قفل لگا دیتا ہے۔۔۔

ستارہ عروسی لباس میں کمرے میں موجود تھی۔ ہاتھ سینے پر باندھے کمرے میں سکون سے کھڑی گہرے گہرے

سانس اندر کھینچ رہی تھی۔ نظروں کے سامنے وہ باغ تھا جس میں سے مصنوعی جھیل اپنا راستہ بناتی تھی۔ رات

Posted on Kitab Nagri

کے وقت مصنوعی لائیٹوں نے جھیل کو اور بھی پرکشش بنا ڈالا۔۔۔ کتنا سکون تھا یہاں۔۔۔ سترہ کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ چھا گئی۔ عین اسی وقت دروازہ کھلا تو سترہ کی دھڑکن بے قابو ہوئی۔۔۔ حیا کی سرخی نے اس کے سانولے چہرے کو مزید پرکشش بنا دیا تھا مگر اگلے ہی لمحے مصطفیٰ کی بات سن کر اس کا جسم منجمد ہو گیا

"چینج کرو اور جانے کیلئے ریڈی رہو"

"کہاں۔۔۔؟" وہ جو جانے لگا تھا ستارہ کی بات پر رکا پھر گردن موڑے دور کھڑی مضطرب سی دلہن کو دیکھا

"میرے گھر" وہ حد درجہ ضبط سے بولا

"آپ۔۔۔ کے گھر، اس ٹائم؟"

مصطفیٰ نے گہرا سانس لیا اور اس کے مقابل آیا۔ اس کی سیاہ آنکھوں میں دیکھ کر ستارہ کا دل بے طرح دھڑکا

"کیا لگتا ہے تمہیں۔۔۔ اپنے منہ پر، گھر جمائی کی کالک مل لوں، ہاں؟۔۔۔ لوگوں کو کیا بتاؤں کہ اپنی بیوی کے گھر رہتا ہوں" وہ خفگی سے بولا تو ستارہ گڑبڑا گئی

"ایسی بات نہیں ہے۔۔۔ آپ، آپ سب کو بول دیے گا کہ یہ آپ کا گھر ہے۔۔۔"

"کہہ دینے سے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ رہے گا تو تمہارا ہی ناں، اور میری غیرت جو گوارا نہیں یہ بات" وہ کہہ کر ہاتھ جھلاتا مڑا جب وہ اس کا بازو پکڑ کر بے قراری سے بولی

"تو میں یہ گھر آپ کے نام کر دوں گی، رہنا تو ہمیں اور آپ کی فیملی کو ہی ہے ناں، کیا فرق پڑتا ہے میرے نام ہو یا آپ کے"

Posted on Kitab Nagri

"جب کروگی تب رہ لیں گے ابھی فی الحال کیلئے چلو"

"پلیز۔۔۔ پلیز مصطفیٰ، صبح چل لیں گے نا۔۔۔ بس میری یہ بات مان لیں پلیز" وہ ملتتی نظروں اے اسکا بازو تھامے اے دیکھتی رہی، مصطفیٰ نے گہرا سانس لے کر اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ دھرا تو اس کے کندھوں سے جیسے بوجھ اتر ا۔۔۔ کچھ بھی تھا وہ اپنے بھائی کے اتنی محبت سے دیے تحفے کو spoil نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اور دوسری بات اس کے گھر والے صبح ناشتہ لاتے تو اسے کتنی شرمندگی اٹھانی پڑتی۔۔۔ نعمان کا دل الگ سے ٹوٹ جاتا۔

۔۔۔ (پانچ سال بعد) ۔۔۔

وہ لان میں بیٹھا تھا۔ اخبار ہاتھ میں تھ، چائے کا کپ سامنے ٹیبل پر پڑا دھوئیں سے مختلف اشکال بنا رہا تھا۔۔۔ کندھوں پر چادر ڈالے، عینک آنکھوں پر لگائے وہ آج کی شہ سرخیاں پڑھنے میں مصروف تھا

"صبح بخیر نعمان۔۔۔ آج اتنی جلدی اٹھ گئے تم، خیریت"

اسنے اخبار سے نظر ہٹا کر سامنے دیکھا تو چہرے پر مسکراہٹ در آئی وہ ارمان تھا۔ اپنے چھوٹے بیٹے فیصل کو اٹھاتے کرسی پر جم گیا

"صبح بخیر۔۔۔ وہ آج مجھے شہر جانا تھا ستارہ کو ساتھ لے کر تو بس"

Posted on Kitab Nagri

نعمان نے فیصل کو پیار کرنے کو ہاتھ بڑھائے تو وہ دھپ سے چاچو کی گود میں آدھمکا۔۔ ارمان کپڑوں کی شکنیں درست کرتا اٹھا

"چلو پھر خیریت سے جانا، پنچائیت میں مجھے دیر ہو جائے گی تو مل نہیں سکوں گا پھر۔۔ میں ستارہ سے بھی مل لیتا ہوں ابھی۔۔ اچھا کیا جو تم نے اسے شہرے پر راضی کر لیا، کیا معلوم وہاں جا کر ٹھیک ہو جائے"

ارمان ایک آس سے بولتا ہوا اندر بڑھ گیا، لان میں شمعان اور ارمان کے باقی بچے کھیلنے کیلئے آئے تو فیصل بھی نعمان کی گود سے اچھلتا ان تک پہنچ گیا، وہ چائے کی چسکیاں لیتا اپنے بھتیجیوں اور بھتیجیوں کو دیکھنے میں مصروف تھا جب فضیلہ بیگم لان میں آئیں۔۔ اپنے پوتے پوتیوں کیلئے وہ ہر وقت ہی کچھ نہ کچھ بنانے میں مصروف رہا کرتی تھیں۔۔ آج بھی ہاتھ میں ناجانے کیا کچھ لیے وہ سویٹر بن رہی تھی

"کیا سوچا ہے پھر تم نے نعمان؟"

"ہوں۔۔؟ کس بارے میں؟"

وہ جو بچوں کی شرارتیں دیکھنے میں محو تھا چونک کر ماں کو دیکھا

"اپنی شادی کے بارے میں"

"اماں بیگم بس کر دیں آپ۔۔ کیا ایک تجربہ کافی نہیں تھا" وہ بے زاری سے بولا

"ضروری تو نہیں کہ ہر بار ہی غلطی ہو"

"آپ یہ چاہتی ہیں کہ میں گاؤں آیا ہی نہ کروں، صحیح" وہ سپاٹ لہجے میں بولا تو فضیلہ بیگم بوکھلا گئیں

Posted on Kitab Nagri

"ایسی بات تو نہیں ہے بیٹا، دیکھ سکتی ہوں میں اپنے بھائیوں کے بچوں کے ساتھ دل بہلاتے ہو، ترستا ہوا دیکھتی ہوں تمہیں اولاد کیلئے"

"نہیں ترستا میں۔۔۔" آنکھوں میں سرخی لیے اس نے ماں کی بات کاٹی

"مت بھولو میں تمہاری ماں ہوں، کڑھتے دیکھا ہے۔ اپنے بھتیجیوں سے والہانہ محبت کرتے دیکھا ہے۔۔۔ غم میں بال سفید کر لیے ہیں اتنی سی عمر میں۔۔۔ بوڑھے لگنے لگے ہو"

"اماں بیگم بس۔۔۔" وہ کھڑا ہو گیا، ضبط جو ختم ہو گیا تھا سچ سننے کا، لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندر چلا گیا۔۔۔ فضیلہ بیگم ڈھلکے کندھوں سے خلا کو گھورنے لگیں۔

کیا کچھ نہیں ہو گیا تھا ان گزرے سالوں میں نواب حویلی کے مکینوں کے ساتھ۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

نواب ارسلان جاوید خان کا انتقال ہو گیا، یہ صدمہ بہت بڑا تھا سب گھر والوں کیلئے۔ شمعان جو نواب ارسلان کا سب سے بڑا بیٹا تھا اور ان کا سب سے پیارا اور لاڈلا بیٹا تھا، اسی طرح شمعان کو بھی اتنا ہی پیار تھا اپنے باپ سے۔ انکی وفات کے بعد وہ تو جیسے ٹوٹ ہی گیا تھا اسنے خود کو کمرے تک محدود کر لیا تو گاؤں کے بڑوں کی باہمی رضامندی سے نواب ارسلان کی گدی پر نواب ارمان کو تخت نشین کر دیا اسی دوران محظ خوشی کے بہانے کی خاطر نعمان کی شادی کی گئی جو ایک سال سے زیادہ عرصہ نہ چل سکی۔ بلکہ یہ ایک سال نواب حویلی کے

وقت کے ساتھ ساتھ ستارہ نفسیاتی مریضہ بننے لگی تھی وہ ہر وقت روتی رہتی، بتاتی کہ کیسے اسکا شوہر بے وجہ اس پر تشدد کرتا۔ اسکی حالت دیکھ کر نعمان نے ستارہ کو شہر لے جانے فیصلہ کیا۔ اسنے پڑھائی کے بعد وہیں بزنس سیٹل کیا تھا، اسکے مطابق زمینداری کیلئے شمعان اور ارمان کافی تھے اور بقول اسکے اس کا دل نہیں لگتا تھا سو وہ زیادہ تر شہر ہی رہتا تھا اور گاؤں مہینے بعد چکر لگالیا کرتا۔ اور اس بار جب وہ آیا تو ستارہ کو ساتھ لے جانے کا ارادہ کیا، پہلے تو ستارہ نے صاف انکار کر دیا مگر پورے ڈیڑھ مہینے کی تگ و دو کے بعد وہ آخر کار مان ہی گئی اور آج وہ اپنے بھیا کے ساتھ شہر جانے والی تھی۔

ستارہ کو اندیشہ تھا کہ شہر جا کر اس کے موڈ اور طبیعت میں فرق آئے گا مگر ایسا نہ ہو سکا بلکہ وہ مزید تذبذب کا شکار رہنے لگی۔۔۔ اسے عجیب وحشت ہونے لگی تھی۔ نعمان تو صبح آفس چلا جاتا اور شام میں آتا۔ اس دوران وہاں صرف ایک دو نوکر ہوتے۔ اور اپنے کام میں مصروف رہتے، یہی وجہ تھی کہ وہ مشکل سے ایک ہی مہینہ ہوا تھا کہ اسے جانے کی ضد شروع کر دی۔ یہ نعمان کیلئے پریشان کن تھا۔ اسے کچھ دنوں سے آفس جانا بند کر دیا تھا، کئی میٹنگز پینڈنگ پڑی تھیں پر وہ ہر کام کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنا مکمل وقت ستارہ کو دے رہا تھا، اسے تو لگا تھا ستارہ شہر آ کر ماضی کو بھول جائے گی۔ مگر یہاں آ کر تو وہ اور پریشان رہنے لگی اس نے خود کو گھر میں قید کر لیا تھا نعمان مایوس ہو کر دوبارہ آفس جانے لگا۔

آج اتوار کا دن تھا جب ستارہ نے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا

"بھیا مجھے وحشت ہوتی ہے" اسنے ہاتھ جوڑے تو نعمان تڑپ اٹھا

"گاؤں جانے کی ضد کرتی ہو، تمہیں وحشت ہوتی ہے یہ تم بتا چکی ہو۔۔۔ وجہ بھی تو بتاؤ گڈی آخر کس بات کی وحشت ہوتی ہے"

اسکے ہاتھ نیچے کرتے نعمان نے پیار سے پوچھا تو ستارہ کے آنسو ایک دم سے تھمے وہ مضطرب سی پہلو بدل گئی

"آج مجھے بتاؤ گڈی۔۔۔ تم مجھے نہیں بتاؤ گی تو میں حل کیسے نکالوں گا؟" وہ بے بسی سے بولاے ستارہ نے کندھے ڈھلکائے

Posted on Kitab Nagri

"بھیا مجھے لوگوں سے وحشت ہوتی ہے جب۔۔۔ جب لوگ میرے اس اپاہج وجود کو تاسف سے دیکھتے ہیں، گاؤں میں سب مجھے جانتے ہیں۔۔۔ کم از کم۔۔۔ مرو تا ہی سہی وہ مجھے ایسے نہیں دیکھتے۔ یہاں پر لوگ مجھے دیکھتے ہیں تو (آنسو صاف کیے)۔۔۔ تو ایسا لگتا ہے کہ میں اس دنیا کی مخلوق ہی نہیں۔۔۔ مجھے تکلیف ہوتی ہے ان نظروں سے"

اس کی بات وہ گردن جھکا کر سناتا رہا اور پھر اٹھ کر وہیل چیئر دھکیلتا باہر نکل آیا

"تمہیں کھلی اور فریش ایر کی ضرورت ہے۔ ہم ایسی جگہ جائیں گے جہاں کوئی نہیں ہو گا" وہ دھیمے لہجے میں کہتا پورچ تک آیا۔ کم از کم ایک آخری کوشش وہ اپنی بہن کیلئے کر سکتا تھا۔

آج کراچی کا موسم اچھا تھا، ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ کراچی کا موسم اللہ اللہ کر کے ہی اچھا ہوتا تھا۔ ستارہ، نعمان کے سہارے سے وہیل چیئر سے اٹھ کر گاڑی میں بیٹھی۔

راستے میں وہ اسے سمجھانے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا جب اچانک ستارہ کو بس سٹینڈ پر زمین پر بیٹھی لڑکی کی نظر آئی تو نعمان اس کے کہنے پر اسے پیسے دینے کیلئے اتر ا۔ مگر اگلی سانس لینا بھول چکا تھا۔ وہ اس کی پتھر آنکھیں کبھی بھول ہی نہیں سکا۔ ایسا ممکن ہی نہیں کہ مصوٰر اپنا بنایا شاہکار بھول جائے اس کی تصدیق لڑکی کے پاؤں نے کر دی تھی وہ خالی الذہنی سے اس جگہ کو دیکھ رہا تھا، ستارہ کی آواز پر وہ نہیں جانتا تھا کیسے واپس مڑا اور کب کار میں بیٹھا پھر کب پارک پہنچا۔

Posted on Kitab Nagri

پارک کافی بڑا تھا سو ایک خالی کونے میں پہنچ کر اس نے وہیل چیئر روکی۔ ایک عجب سی خاموشی تھی جو ٹوٹ کے ہی نہیں دے رہی تھی۔ وہ وہیل چیئر کو پکڑے دور کسی نادیدہ شے کو بے تاثر نگاہوں سے تک رہا تھا۔ اسکا دل اور دماغ یہ باور کروانے کی تگ و دو میں تھے کہ وہ ماہ جبین ہی تھی جبکہ نغمان چاہ رہا تھا وہ چیخ چیخ کر کہے کہ "نہیں وہ ماہ جبین نہیں تھی" اسکا کونلے سا سیاہ رنگ جس پر اسکی بے تاثر آنکھوں کا سفید رنگ اسے خوفناک بنا رہا تھا۔۔۔ وہ ماہ جبین ہو ہی نہیں سکتی۔۔۔

"بھیا۔۔۔"

"ہوں۔۔۔" اسکی آواز سرگوشی سے بس تھوڑی زیادہ تھی۔

"آپ کو معلوم ہے وہ پہلی رات مجھ سے کتنا تلخ ہوا تھا" اور یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی کہ کون پہلی رات اس سے تلخ ہوا تھا

"کہتا تھا، میری غیرت کو گوارا نہیں میں تمہارے گھر رہوں"

اسکی آواز بھگنے لگی

"اس وقت اسکی غیرت کہاں گئی تھی جب اسنے وہ گھر بیچ دیا تھا۔۔۔ آپ نے مجھے نہیں بتایا پر میں جانتی ہوں وہ گھر بنانے میں آپ نے اپنی زندگی کی ساری جمع پونجی لگا دی تھی، ان دنوں آپ کو اپنے خرچ کیلئے بھی بھائیوں سے، ابا سے مانگنا پڑتا تھا۔" اس سانولی سلونی کے گال موتیوں سے بھگنے لگے

Posted on Kitab Nagri

"اس گھر کو آپ نے کتنی محبت سے بنوایا تھا، کتنی عقیدت سے۔ اور اس نے کیا کیا؟۔۔۔ اپنے نام ہوتے ہی، بچہ دیا؟"

اسے شاید آج تک یقین ہی نہیں آسکا۔

پھر خاموش ہو گئی۔۔۔ اس دوران نغمان کچھ نہیں بولا ان گزرے ماہ و سال میں ستارہ کی زبانی یہ کہانی وہ ان گنت بار سن چکا تھا۔۔۔ دراصل وہ صدمے میں تھی۔ نغمان خاموش ہو کر سنا کرتا اور اسکے دل ہلکا ہونے کا انتظار کیا کرتا۔ مگر آج اسے لگ رہا تھا یہ کہانی نئی ہو جیسے۔۔۔ یوں جیسے پہلی بار سن رہا ہو، کسی نئے زاویے سے

"وہ مجھ پر ظلم کرتا تھا، میں مذاہمت کرتی تو وہ مجھ پر تشدد کرتا تھا۔۔۔ نشے کی حالت میں مجھے مار مار کر ادھ مارا کر دیتا تھا، میں گھر جانے کا کہتی تو مجھے باندھ دیتا تھا۔۔۔ اس تہ خانے سے مجھے بہت عجیب آوازیں آتی تھیں"

اور نغمان کا ضمیر اسے کوئی اور ہی فلم دکھا رہا تھا۔۔۔ اسے وہ سب آج یاد آ رہا تھا کہ اس نے کس بے دردی سے ماہ جبین کو ایک چھوٹی سی غلطی کی سزا دی تھی۔۔۔ اسے ماہ جبین کی سسکیاں سنائی دے رہی تھیں۔ جبکہ ستارہ ہچکیاں لیتے ہوئے بول رہی تھی

www.kitabnagri.com

"میں برداشت کر لیتی تھی بھیا۔۔۔ صرف اپنے بچے کی خاطر۔۔۔ دنیا کی رنگینیوں میں وہ اتنا کھو گیا کہ اسے اپنی۔۔۔ اپنی اولاد بھی نظر نہیں آئی۔۔۔ میرے دو سال کے۔۔۔۔۔ معصوم سے شاہزیب کو بھی مار دیا اور مجھے مفلوج کر دیا۔۔۔" اس سے زیدہ وہ بول نہ سکی، ہاتھوں میں چہرہ چھپائے وہ بلک بلک کر روتے ہوئے اپنے بچے کو یاد کرنے لگی۔۔۔ وہ یونہی روتی رہی اور نغمان؟۔۔۔ وہ ویسے ہی پوز میں کھڑا رہا، بے تاثر، اپنے آس پاس گو نجی ہوئی سسکیوں کو سنتے ہوئے۔

ستارہ جب رو رو کر تھک گئی تو دوبارہ گویا ہوئی۔۔۔

"مجھے یہ سمجھ نہیں آتی بھیا کہ میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا آخر، مانا کہ انسان ہوں گناہگار ہوں۔ پر مجھے یاد نہیں پڑتا کہ مجھ سے کوئی اتنا بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہو جس کی سزا مجھے اس صورت میں ملی۔۔۔ نماز، روزہ، لوگوں کا خیال رکھتی ہوں کہ مجھ سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔۔۔ پھر بھی

میں نماز نہیں پڑھتا، قرآن نہیں پڑھتا جتنا تم پڑھتی ہو، پھر بھی میں جانتا ہوں کہ اللہ اپنے اچھے بندوں کو سزا نہیں دیتا۔۔۔ بس آزمائش دیتا ہے، دیکھتا ہے۔۔۔ کہ وہ اس آزمائش پر رونا ڈالتے ہیں یا صبر کا دامن تھامتے ہیں"

ستارہ کو نعمان کا لہجہ بہت عجیب لگا جسے وہ لفظوں میں بیان کرنے سے قاصر رہی۔ اور سامنے بیٹھا نعمان؟۔۔۔ اس کی آنکھوں کے سامنے وہ چہرہ آیا جسے اس نے گھنٹہ بھر پہلے دیکھا تھا، پھر کھوئے ہوئے لہجے میں بولا

"بہت سے لوگ ایسے ہیں جن سے بہت کچھ چھن گیا، عزت، وقار، انکے اعضاء، انکا گھر۔۔۔ ماں باپ۔۔۔ (گہرا سانس لیا) پھر بھی گلہ نہیں کرتے"

وہ گلہ کر بھی کیسے سکتی ہے اس نے تو تب بھی گلہ نہ کیا جب میں نے اس کو رونا ڈڈالا، مارا، گالیاں دیں۔۔۔ اس نے بے اختیار سوچا پھر سراٹھا کر بہن کو دیکھا جو آنکھیں سکیڑے اسے دیکھ رہی تھی

Posted on Kitab Nagri

"اپنی کمزوری کو اپنی طاقت بنانا چاہیے۔۔۔ تم اپنی حالت پر دوسروں کو تاسف کا موقع نہیں دو گی، انکو ہنسنے کا، بات کرنے کا موقع فراہم نہیں کرو گی تو کوئی نہیں کر پائے گا گڈی"

پھر سیدھے ہو کر اسکے ہاتھ تھامے

"اگر تم گاؤں نہ جاؤ تو میں نے تمہارے لئے کچھ سوچا ہے"

وہ خاموش رہی البتہ نظروں میں سوال موجود تھا

"اس سے پہلے یوہیو ٹوبی بریو۔۔۔ لاہور میں میرا ایک دوست ہے۔۔۔ اپنا بیچ بچوں کیلئے انسٹیٹیوٹ چلاتا ہے۔۔۔ بہت اچھا موڈیویشنل سپیکر بھی ہے، وہاں بھیجنا چاہتا ہوں میں تمہیں"

"لاہور میں ہی کیوں۔۔۔ اگر کسی انسٹیٹیوٹ بھیجنا ہے تو کراچی میں بھی بہت ہیں"

"وجہ ہے۔۔۔ میں یہاں مصروف ہوں گا۔۔۔ تم واپس آ کر اکیلے گھر میں پھر انہی سوچوں میں گھری رہو گی، تمہیں ٹھیک ہونے میں بہت لمبا عرصہ لگے گا۔۔۔ وہاں ایسا ہے کہ تم ہاسٹل میں رہو گی، وہاں تم جیسے سینکڑوں لوگ ہونگے۔۔۔ تم روز کسی سے سبق سیکھو گی، کسی کو دو گی تو انشاء اللہ تم بہت جلدی صحت یاب ہو جاؤ گی، سمجھ رہی ہوناں۔"

"جی... وہ کافی ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی۔ شاید موسم کا بھی اثر تھا

Posted on Kitab Nagri

"چلو ٹھیک ہے، میں اسلام سے بات کرت ہوں اور جانے کی تیاری بھی" وہ کہتے ہی اٹھ کھڑا ہوا اور وہیل چیئر دھکیلتا پارک سے باہر جانے کی تیاری کرنے لگا۔ کہتے ہیں جب دل سے کوشش کی جائے تو نتائج اچھے نکلتے ہیں، سو وہ ایک طرف سے مطمئن ہو گیا۔

"کس سے بات کریں گے؟"

ستارہ نے نا سمجھی سے پوچھا تو وہ ہنس دیا

"عبدالاسلام۔۔۔ نام ہے اسکا مگر پیار سے سب اسے "اسلام" کہتے ہیں"

یہ کیسا نام ہوا بھلا؟"

نعمان نے پھر ہلکا سا ہتھلہ لگایا

"یہ بات میرے سامنے تو بول دی ہے مگر اسکے سامنے قطعاً مت بولنا۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ان کی آوازیں دور جا رہی تھیں۔

"اسے اپنے نام سے جتنی محبت ہے، کبھی کسی کو نہیں ہوئی ہوگی ایک بار تو اس وجہ سے ہمارے ایک دوست کو

لاتیں اور گھوسے بھی پڑ چکے ہیں"

"ریلی..."

"آف کورس۔۔۔ ایک بار تو میں بھی اس عتاب کی زد میں آنے والا تھا پر ہوا یہ کہ۔۔۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

آوازیں مکمل طور پر ختم ہو گئیں۔۔۔ پروہاں سناٹا نہیں چھایا کچھ منچلے بچے اس جگہ نکل آئے تھے۔۔۔ ہوائیں
پھر سے گونج اٹھیں۔۔۔

گھڑی کی سوئیاں سناٹے میں ارتعاش پیدا کر رہی تھیں۔۔۔ ٹک۔۔۔ ٹک۔۔۔ ٹک۔ اور اس آواز کے درمیان کبھی
کسی کے گہرا سانس لینے کی آواز آ جاتی۔ مکمل اندھیرے کے باعث کوئی نظر نہیں آ رہا تھا۔ یوں جیسے قبر
ہو۔۔۔ بس ایک چھوٹی سی گول چنگاری سلگنے پر پتا دیتی کہ وہاں کوئی زری روح موجود ہے۔

وہ شاید نہیں یقیناً نعمان تھا جو آنکھیں موندے سٹڈی ٹیبل پر موجود تھا۔۔۔ جو خاموشی سے اپنے سوچوں کے
گرداب میں پھنسا تھا۔۔۔ جو پچھتاوے کی آگ میں جھلس رہا تھا۔۔۔ ایک لخت میز پر پڑے موبائل کی سکرین
روشن ہوئی اور ایک آواز کمرے میں گونجی مگر نعمان نے آنکھیں نہیں کھولیں۔۔۔ سکرین کی روشنی سے میز پر
پڑے چشمے کا شیشہ بھی چمکنے لگا۔۔۔

www.kitabnagri.com

شاید کال کرنے والا اتنی ہی ضدی طبیعت کا مالک تھا جتنا کہ نعمان۔۔۔ پانچویں بار موبائل نے چیخنا شروع کیا تو
اس نے آنکھیں موندے ہی موبائل اٹھایا اور آف کر کے میز پر پٹخ دیا۔۔۔ اس وقت اس کے دماغ میں ایک
ہی چہرہ گھوم رہا تھا

"ماہ جبین۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

وہ یاد کر سکتا کہ جب اسنے پورے تین سال اس کو اپنی باندی بنا کر رکھا۔ اسکا رویہ کبھی نہیں بدلا، اسکا غصہ اس دوران کبھی کم نہیں ہوا، سے کبھی اس پر ترس نہیں آیا۔۔۔۔۔ کیوں؟

نغمان کو جب بھی کسی پر بھی غصہ آتا وہ اسی پر اتار کرتا

(اسکی آنکھوں میں ماہ جبین کا پاؤں آیا) وہ اس دن اپنے کسی دوست سے لڑ کر گھر آیا اور پھر اسکا نشانہ ہمیشہ کی طرح ماہ جبین ہی تھی یا یوں کہے کہ اسکو ماہ جبین پر تشدد کرنے کی عادت پڑ چکی تھی

ہوتا ہے نا ایسے۔۔۔۔۔ جب کوئی انسان لگاتار ایک کام کرے تو اسے عادت پڑ جاتی ہے۔۔۔ جیسے ایک انسان نماز پڑھتا ہے، اسکا دل نہیں کرتا مگر وہ پھر بھی پڑھتا ہے، اور ایک وقت آتا ہے جب اسے عادت پڑ جاتی ہے۔ کچھ کوگوں کو سوشل سائیٹس یوز کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اسی طرح لوگ ناول پڑھتے ہیں، ڈرامے دیکھتے ہیں، اپنے نفس پر قابو نہ رکھتے ہوئے غلط ویب سائیٹس کھولتے ہیں۔۔۔ اور پھر یہ سرشت میں خون کی مانند ہو جاتی ہے

بالکل اسی طرح نغمان کو بھی ماہ جبین پر ظلم کرنے کی عادت ہو چلی تھی اور اس دن بھی اس نے غصے میں آکر اس نے ماہ جبین کے پاؤں پر لوہے کا گلدان مار دیا۔ وہ اتنا بھاری تھا کہ اسکی انگلیاں کچلی گئیں اور بغیر کچھ دیکھے وہ گھر سے باہر نکل گیا یہ اسکی کم ظرفی تھی کہ جب گھر آنے پر معلوم ہوا کہ قدسیہ نے اسے ہوسپٹل بھجوا دیا تھا اور ڈاکٹر نے اسکی انگلیاں کاٹ دیں۔۔۔ بجائے اس پر شرمندہ ہونے کے اس نے نہ صرف قدسیہ کو کام سے نکالا بلکہ ڈرائیور جو اسے ہوسپٹل لے کر گیا تھا اسے بھی فارغ کر دیا۔

Posted on Kitab Nagri

پر آہستہ آہستہ وہ اس کھیل سے بیزار ہونے لگا قدسیہ کے جانے کے بعد اب گھر میں ماہ جبین کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔ وہ نہ بات کرتی، نہ ہنستی، نہ روتی۔۔۔۔ جب اس نے مکمل طور پر اپنا بزنس سٹارٹ کیا تو گھر تبدیل کرنے کا سوچا اور جانے سے پہلے آخری بار اس سے ہم کلام ہوا

"ہا۔۔۔ تمہاری سزا ختم ہوئی اب۔۔۔ اپنے گاؤں اپنے ماں باپ کے پاس جاؤ، اوہ سوری، میں غلط بول گیا اپنی ماں کے پاس جاؤ کیونکہ تمہارے ابا کی تو ڈیوٹی ہو چکی ہے، ایک سال پہلے"

کتنے آرام سے اس نے ماہ جبین کے سر پر بم پھوڑا تھا۔ اور اس پتھر کی گڑیا کے چہرے پر اتنے سالوں بعد پہلی بار نغمان نے تڑپ دیکھی، کرب دیکھا، ایسا کرب جو بہت خوفناک تھا۔۔۔ وہ چیخ چیخ کر رونا چاہتی تھی مگر رو نہیں پا رہی تھی۔۔۔ وہ پہلا لمحہ تھا جب نغمان کو۔۔۔ ایک سیکنڈ کیلئے۔۔۔ صرف ایک سیکنڈ کیلئے اس پر ترس آیا تھا اور پھر کچھ دیر بعد دیکھو تو وہ اس کے ہاتھ میں چند نوٹ پکڑا کر اسے بس سٹینڈ پر تنہا چھوڑ کر جا چکا تھا۔

اس کے بعد نغمان کو نہیں معلوم کہ اس کے ساتھ کیا ہوا، وہ کہاں گئی، کیونکہ اس کے بعد نغمان اپنے مسئلوں میں گھر گیا۔ پہلے والد کی وفات، پھر بڑے بھائی کا صدمہ، اور شدت غم یہ کہ ستارہ کا مفلوج ہو جانا۔ اس کے دو سالہ بچے کی موت، اس کا مفلوج ہو جانا۔

ان تمام چکروں اس نے کبھی ماہ جبین والے چیسٹر کو یاد نہیں کیا، وہ یاد آئی ہی نہیں۔۔۔ آتی بھی کیونکر۔

Posted on Kitab Nagri

رات ہونے میں بس کچھ وقت باقی تھا، آج پورے چاند کی رات تھی سو روشنی ہر جگہ پھیلنے کو تیار بیٹھی تھی۔
نعمان ایک بزنس ڈیل کیلئے ساحل کے قریب ایک اوپن ایئر ہوٹل میں اپنے کلائینٹس کے ساتھ بیٹھا تھا۔ اسکی آنکھوں کے نیچے حلقے پڑ چکے تھے مگر چشمے کی بدولت زیادہ محسوس نہیں ہوتے تھے۔

اسنے بزنس اسٹیبلشمنٹ کیلئے بہت محنت کی تھی۔

میٹنگ اچھی ہو گئی، اسنے اپنی سیکریٹری اور باقی ورکرز کو واپس بھیج دیا اور خود سیگریٹ سلگاتا ساحل پر چلا آیا۔ اسے کچھ وقت اکیلے رہنا تھا اور فل مون تو ہمیشہ سے اسکی کمزوری تھا، منہ سے دھواں اڑاتے ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے وہ پانی پر خاموش چاندی کو تک رہا تھا۔۔۔ ساکت، بغیر پلک جھپکے۔

بہت دیر بعد جب سمندر سے آتی ٹھنڈی ہوائ نے اسکا جسم شل کر دیا تو گہرا سانس لے کر وہ واپسی کیلئے مڑا۔
سیکنڈ کے ہزار ویں حصے میں اس نے دور زمین پر پڑے وجود کو پہچان لیا۔

وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اس وجود تک پہنچا۔ کروٹ کے بل لیٹے، آنکھیں بند کیے، آرام دہ، سکون آور نیند سو رہی تھی۔ کسی دکان کی اونچی سی سیڑھی پر۔ نعمان کا دل اسے اس حالت میں دیکھ کر پانی پانی ہی تو ہو گیا تھا

آج سے تین ہفتے پہلے اس نے اسے دیکھا تھا بس سٹینڈ پر مگر اس کے بعد وہ اسے کہیں نہیں دکھی، چند لمحے وہ لب کاٹا شرمندہ سا اسے دیکھے گیا پھر ہچکچاتے ہوئے آواز دی

"ماہ۔۔۔۔۔ جبین"

Posted on Kitab Nagri

مگر وجود ٹس سے مس نہ ہوا تو اس نے ہاتھ بڑھا کر اسکے کندھے کو چھوا۔ جھر جھری کی ایک لہر اسکے جسم میں دوڑی اسے لگا وہ کسی انسان کو نہیں کسی ڈھانچے کو چھو رہا ہو جیسے

"ماہ جبین۔۔۔" عین اسی لمحے اس کا موبائل وا بھریٹ کرنے لگا۔ اسکے چہرے کو تکتے اس نے کال ریسپونڈ کی

"ہیلو۔۔۔ ہیلو بھیا۔۔۔ میں، میں گر گئی ہوں بیڈ سے۔۔۔" ستارہ کی تکلیف سے چور آواز ابھری

"کیا؟" وہ چونکا

"بھیا پلیز آجائیں م۔۔۔۔۔ میں برداشت نہیں کر پار ہی"

"میں آ رہا ہوں ستارہ۔۔۔ تم کسی ملازم کو آواز دو" اس نے بول کر ایک نظر ماہ جبین کو دیکھا۔ وہ ڈیسیائیڈ کر چکا تھا اسے اپنی بہن کے پاس جانا تھا۔۔۔ آج بھی وہ اسکے لیے اتنی اہم نہیں تھی شاید۔۔۔ وہ بھاگتا ہوا وہاں سے نکل گیا اور سیاہ رات نے ماہ جبین کا جیسے مذاق اڑایا تھا

"بھیا۔۔۔ نہیں آ رہا کوئی۔۔۔ میں کیا۔۔۔ کروں" وہ رو رہی تھی

"ڈونٹ پینک ستارہ پلیز ڈونٹ۔۔۔ تم جہاں ہو وہیں سکون سے خود کو ڈھیلا چھوڑ دو" وہ اسے ہدایت کرتا کار کو زن سے بھگالے گیا۔۔۔ وہ وہیں پڑی رہی۔۔۔ بے جان، سیاہ رات کی طرح، خاموش۔

دودن بعد تمہاری فلائٹ ہے سب انتظامات ہو چکے ہیں"

"آپ نہیں جائیں گے؟"

"ہوں ہوں۔۔۔ ضرور جاؤں گا"

وہ دونوں بہن بھائی ٹیرس پر بیٹھے شام کی چائے انجوائے کر رہے تھے

"اور کچھ ہونہ ہو۔۔۔ اماں جنت کے ہاتھ کے کباب بہت یاد آئیں گے" ستارہ مسکرائی تو وہ بھی مسکرا دیا۔

جب سے نعمان نے اسے سمجھایا تھا وہ بے شک اندر سے اب بھی ویسی ہی تھی۔ مگر اس کو احساس ہو گیا تھا کہ وہ اپنے محبت کرنے والے رشتوں کو پریشان کر رہی ہے۔ اس نے اب سب کے سامنے رونا چھوڑ دیا تھا، جان بوجھ کر ہنسنے کی وجہ ڈھونڈ ڈھانڈ کر ہنس دیا کر تھی دوسری جانب نعمان کم از کم مطمئن ہو گیا وہ جانتا تھا کہ ستارہ کا غم کم نہیں ہوا۔ آخر وہ نعمان سے چھپا بھی کیسے سکتی تھا۔۔۔ مگر وہ خوش تھا، پر امید تھا کہ لاہور جا کر ٹھیک ہو جائے گی، اسلام کے ساتھ اسے ستارہ کی چھوٹی سے چھوٹی ڈیٹیل ڈسکس کی تھی اور اس نے امید بھی دلائی تھی۔ اور یہ خبر اس نے حویلی میں بھی دی تھی سب خوش تھے کہ ان کے گھر کی رونق پھر سے بحال ہو جائے گی۔

"اچھا بھیا ایک بات بتائیں گے"

www.kitabnagri.com

"ہوں" نعمان نے چائے کا گھونٹ پیا

"ایکجولی۔۔۔ مجھے اپنی باتوں میں بھول ہی گیا میں پوچھ ہی نہیں پائی (تھوڑا توقف کر کے سوچا) آپ نے کافی دن پہلے بولا تھا میری تکلیف۔۔۔" آپ "کیلئے مکافات عمل ہے۔۔۔ اس کا کیا مطلب ہوا؟"

Posted on Kitab Nagri

نغمان کا کیک کی جانب جاتا ہاتھ ہوا ہی میں معلق رہ گیا۔۔۔ چند ثانیے وہ کچھ نہیں بولا۔ پھر کپ میز پر رکھ کر دور خلا میں دیکھ کر لب کاٹنے لگا

"کیا سوچنے لگے؟"

ستارہ کے کہنے پر اس نے لب کاٹنے بند کر دیے البتہ خاموش ہی رہا۔

"تمہیں یاد ہو گا جب میں تمہیں پارک لے کر گیا تھا۔۔۔ تو راستے میں ایک فق۔۔۔ فقیر کیلئے رکے تھے ہم"

ستارہ نے یاد پڑنے پر گردن ہلائی "وہ۔۔۔۔۔ (گہرا سانس لیا) وہ ماہ جبین تھی"

"کون۔۔۔۔۔ ماہ جبین؟" ستارہ الجھی وہ اس کے چہرے پر ندامت دیکھ سکتی تھی۔ کس بات کی؟

"ہمارے گاؤں میں ہوا کرتی تھی۔۔۔ بہت خوبصورت۔۔۔ ایسی جیسے اندھیری رات میں ماہ کامل آسمان پر ہو"

وہ کھوئے ہوئے لہجے میں بولا

"ماہ جبین وہ۔۔۔ کمال انکل کی بیٹی؟"

www.kitabnagri.com

"ہوں۔۔۔ وہی"

"ہوں۔۔۔ بہت پیاری تھی وہ۔۔۔ جانتے ہیں کبھی کبھی تو اسے دیکھ کر میں بھی حسد میں آ جاتی تھی۔۔۔ اس جیسی خوبصورت تو پورے گاؤں میں نہیں تھی۔۔۔ پر"

بولتے بولتے وہ ٹھٹکی "وہ فقیر۔۔۔۔۔ آپ کو اس نے خود بولا کہ وہ ماہ جبین ہے؟"

"نہیں۔۔۔ میں جانتا ہوں وہ ماہ جمین ہی ہے"

اسنے چائے کے کپ کو گھرتے جواب دیا جواب ٹھنڈی ہو چکی تھی

"اچھا۔۔۔ میں نے بہت پہلے اسکے بارے میں سنا تھا کہ شہر جا کر اسنے اپنے ماں باپ سے رابطہ ہی ختم کر دیا اسی بات کو لے کر گاؤں والوں نے کمال انکل اور انکی بیوی کو بہت باتیں سنائیں کہ انکے بیٹی آوارہ بن گئی۔"

وہ بول رہی تھی اور نعمان شرم سے مر اجارہا تھا۔ اسکا دل چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں غرق ہو جائے

"اور بعد میں تو کسی سے سننے میں بھی آیا کہ اسنے شادی کر لی۔۔۔ ناجانے سچ تھا یا نہیں مگر اسی بات نے کمال انکل کی جان لی تھی۔۔۔ ایسی نافرمان اولاد تھی وہ۔۔۔ اسے اپنے ماں باپ تک کا خیال نہ آیا جنہوں نے لوگوں کے تلوے چاٹ چاٹ کر اسے شہر پڑھنے بھیجا۔۔۔ اور اب اگر وہ اس حالت کو پہنچی ہے تو میرے نزدیک بہت اچھا ہے ماں باپ کو بڑھاپے میں رسوا کرنے کا یہی انجام ہو سکتا ہے اور پھر اسے ت۔۔۔۔"

"جسٹ سٹاپ اٹ۔۔۔" وہ اپنی ہی دھن میں ناجانے کیا کیا بولے جارہی تھی کہ نعمان تقریباً چلا یا۔ اسکی اگلی بات زبان پر ہی رہ گئی تھی۔۔۔ وہ اٹھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا۔

"ہا۔۔۔ انہیں کیا ہوا؟"

پروہ شرمندہ ہوئی تھی اپنے بھائی کی بات سننے بغیر اس نے اتنا کچھ بول دیا۔۔۔ چائے اب کیا پینی تھی اسکا تودل ہی اچاٹ ہو گیا ملازمہ کو آواز دے کر وہیل چیئر گھماتی اندر چلی گئی۔

اب نعمان ہر جگہ ڈھونڈتا پھر رہا تھا ماہ جبین کو۔۔۔ ہر گلی، ہر سڑک پر۔۔۔ وہ نظر آ کے ہی نہیں دے رہی تھی۔ صبح نکلتا اور رات گئے واپس آتا۔۔۔ شاید اس سے پہلے بھی وہ اسے کئی بار نظر آچکی ہو مگر اس نے کبھی غور ہی نہیں کیا۔۔۔ اب اگر سے معلوم ہو گیا ہے تو وہ مل ہی نہیں رہی تھی۔۔۔ آج بھی وہ رات کے ایک بجے تھک ہار کر واپس آیا اور کچن کی جانب بڑھ گیا۔ اس نے صبح سے ناشتے کے نام پر صرف ایک چائے کا کپ پی رکھا تھا۔ فریج سے کینڈ فوڈ نکال کر اوون میں رکھا، خود ڈائیننگ ٹیبل پر نیم دراز ہو کر آنکھیں موند لیں اور ہاتھ سے گردن کی پشت دبائے لگا۔ دوپہر میں اسے ستارہ کے ساتھ لاہور جانا تھا۔ کھانا کھا کر وہ سونے کیلئے لیٹ گیا تھکن اتنی تھی کہ آنکھیں بند کرتے ہی نیند کی دیوی اس پر مہربان ہو گئی۔

صبح اٹھ کر وہ فریش ہوا۔ اماں جنت ابھی تک نہیں آئی تھیں۔ سو وہ خود ہی اٹھ کر کچن کی طرف چل دیا۔۔۔ ناشتے کا سامان سرے سے ہی ختم تھا۔۔۔ سردیاں شروع ہونے کو تھیں موسم بھی کافی اچھا تھا، وہ پیدل ہی ناشتے لینے نکل گیا۔ بلیک جینز پر لائٹ بلیو شرٹ زیب تن کیے وہ بہت وجیہ لگ رہا تھا۔ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا چل رہا تھا۔ چشمے کے پیچھے سے وہ لوگوں کو ہنستا مسکراتا ادھر ادھر گھومتا دیکھ کر سوچ رہا تھا ستارہ بھی واپسی پر ایسی ہی ہو جائے گی۔۔۔ کتنا اچھا ہو جائے گا جب اسکی بہن ٹھیک اسی طرح زندگی جیے گی جیسے وہ پہلے جیا کرتی تھی۔۔۔ خوشحال، بے فکر۔۔۔ ابھی وہ یہی سوچ رہا تھا جب اسے وہ نظر آئی ایک ہاتھ سے آنکھ مسلتی دوسرے سے گردن کھجاتی وہ دنیا سے بے نیاز چل رہی تھی۔ نعمان نے ایک لمحہ ضائع کیے بغیر بھاگنا شروع کیا، پلکیں جھپکے بغیر۔۔۔ کہیں وہ غائب نہ ہو جائے پھر چلتے چلتے ایک دم اسکو بریک لگی۔ نعمان کو معلوم ہی نہ ہوا کہ اب ساتھ والی گلی سے کار نکلی اور ماہ جبین زمین بوس ہو گئی۔ ایک پل کو وہ

"اوکے۔۔۔ میں کل تک اسکو ہو سپٹل لے آؤں گا آپکے پاس"

Posted on Kitab Nagri

"آل رائٹ۔۔۔ بٹ۔۔۔ ہوازشی؟۔۔۔ آف یو ڈونٹ مائنڈ"

ڈاکٹر اشفاق نے آنکھیں سکیڑ کر پوچھا اور ساتھ ہی اپنا دفاع کرنا بھی ضروری سمجھا۔ نعمان نے گہرا سانس لے کر چہرے پر ہاتھ پھیرا اور ماہ جبین کی جانب دیکھا

"جاننے والی ہے۔ کھو گئی تھی اور اب اس حالت میں ملی ہے" ڈاکٹر کو نعمان کا لیجہ کچھ عجیب لگا پر کندھے اچکا کر انہوں نے بیگ اٹھالیا۔

"اپنی ویز گاڈ بلیس ہر۔۔۔ ہوش آجائے اور حالت بہتر ہو جائے تو اسے لے آئیے گا ہو اسپتال"

نعمان نے ان کے ہاتھ اے بیگ تھا ما اور باہر تک لے آیا۔

ستارہ اور نعمان کی پیننگ اماں جنت کر چکی تھیں۔ اماں جنت کے آنے پر نعمان نے انہیں ماہ جبین کی حالت ٹھیک کرنے کو کہا تو وہ سر ہلاتی اندر چلی گئیں۔

کچھ وقت بعد دبھو تو ستارہ اور نعمان لاؤنج میں بیٹھے تھے۔ گھر میں چونکہ نعمان اکیلا ہی رہتا تھا سو عموماً لاؤنج ہی ڈائینگ کے طور پر استعمال ہوتا۔

"ستارہ۔۔۔ ایسا ہے کہ میں تمہارے ساتھ نہیں جاسکتا"

Posted on Kitab Nagri

"کیوں بھیا۔؟" وہ ابھی تک ماہ جبین کی آمد سے ناواقف تھی۔ ابھی نعمان نے کچھ کہنے کو لب واکبے تھے جب اماں جنت کمرے سے باہر آئیں

"صاحب باقی سب تو ہو گیا ہے مگر۔۔"

"مگر۔۔؟" ستارہ خاموشی اور نا سمجھی سے انہیں تکتے لگی

"انکے بال۔۔۔ کیا کروں کھلنے کا نام ہی نہیں لے رہے، ایسا لگتا ہے پتھر ہیں"

"بال۔؟" ستارہ زیر لب بڑبڑائی

"ٹھیک ہے آپ اسے لے آئیں۔۔ میں دیکھ لوں گا اس بارے میں"

وہ جانے لگیں جب نعمان دوبارہ گویا ہوا "پہلے آپ ناشتہ لگا دیں پھر لے آئیے گا"

ستارہ نے الجھی نظروں سے نعمان کو دیکھا

"واٹس گوئنگ آن بھیا۔۔ کون آیا ہے گھر؟"

www.kitabnagri.com

"خود ہی دیکھ لینا" کہہ کر نعمان نے آنکھیں موند کر صوفے سے ٹیک لگا گیا

نعمان نے دیکھا میل صاف ہونے کے بعد اسکی رنگت کچھ حد تک صاف ہو گئی تھی۔۔ البتہ رنگت سانولی ہو چکی

تھی۔۔۔ وہ چاندی سا سفید رنگ اسکا حصہ نہیں رہا۔۔۔ ایسے میں اسکے گال پر جلے کا نشان واضح ہو چکا

تھا۔۔۔ وہ انجان نظروں سے یہاں وہاں دیکھنے میں مصروف تھی

"ہوز از شتی بھیا؟"

"ماہ جبین۔۔۔" اسکے کھوئے ہوئے لہجے پر اس نے دوبارہ اس وجود کو دیکھا۔۔۔ اسے نغمان کی اس دن والی بات یاد آئی

"ہوں۔۔۔" اسنے بات کو زیادہ کریدنا مناسب نہ سمجھا بس سر ہلانے پر اکتفا کیا۔ اماں جنت جا چکی تھیں وہ اٹھ کر اس تک پہنچا

"ماہ جبین۔۔۔ ناشتہ کرو آ جاؤ" اسکا لہجہ اتنا نرم تھا کہ ایک لمحے کو تو ستارہ بھی حیران رہ گئی۔۔۔ مگر وہ؟۔۔۔ وہ بے تاثر چہرے سے نغمان کو دیکھے گئی۔ اسکی پتھر آنکھوں میں زیادہ دیر نہیں دیکھ پایا۔۔۔ کیوں؟ یہ بات تو بخوبی واضح ہے

نظریں چراتے اس نے جھک کر پلیٹ اٹھائی اور اس میں پر اٹھا رکھا، دوسری پلیٹ میں آملیٹ رکھا، چائے کا کپ بنایا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آؤ بیٹھو۔۔۔"

اور پھر خود واپس جا کر سیٹھ گیا۔ ماہ جبین چند ثانیے ناشتے کو انجان نظروں سے دیکھتی رہی۔ پھر جھک کر پر اٹھا اٹھایا اور دور ایک کونے میں جا کر فرش پر سکر کر بیٹھ گئی

Posted on Kitab Nagri

"یہ کیا؟" ستارہ ششدر سی دیکھنے لگی جبکہ نعمان نے کرب سے آنکھیں میچیں اور آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔ ستارہ نے جب بھائی کی حالت دیکھی تو کندھے پر ہاتھ رکھا، نعمان نے چونک کر سر اٹھایا پہلے ستارہ کو دیکھا اور پھر دور بیٹھی ماہ جبین کو جو پر اٹھے کو ہاتھ میں مڑور چڑور کر پکڑے بیٹھی تھی

"سب غلط کہتے تھے ستارہ۔۔۔ گاؤں میں سب غلط کہتے تھے، اسکی اس حالت کا ذمہ دار صرف میں ہوں"

ستارہ کو لگا اسکی سماعتوں نے دھوکا کھایا ہے، ایک لمحے میں اسکی نظریں نعمان کی جانب اٹھیں جو گھٹنوں پر کہنیاں رکھے ہاتھوں کی مٹھی ٹھوڑی تلے جمائے کتنے کرب سے اسے دیکھ رہا تھا

"پر۔۔۔ آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیسے؟"

"کوئی سوال مت کرنا ستارہ، مجھ میں ہمت نہیں کہ دہرا سکوں، مر جاؤں گا شرمندگی سے" نعمان کی آواز بھینگے لگی تو ستارہ گڑبڑا گئی

"میں کچھ نہیں پوچھوں گی، کچھ بھی نہیں۔۔۔ آپ کو ہمت سے کام لینا ہے۔ آپ ہی کہتے ہیں ناں کہ انسان سے غلطی ہو جائے تو ازالہ کرنا چاہیے۔"

www.kitabnagri.com

نعمان نے اثبات میں سر ہلایا۔ اس وقت وہ ستارہ کو ایک چھوٹا سا بچہ لگا جسے اسکے دلا سے کی اشد ضرورت تھی

"پھر آپ ہی بتائیں حوصلہ چھوڑ دیں گے تو کیسے چلے گا۔ آپ کو ٹھیک کرنا ہے سب، اوکے"

"ہوں" وہ بس یہی کہہ سکا

"I have tried every process that I knew.... There is only one solution remain now"

(میں نے ہر وہ طریقہ اپنا کر دیکھ لیا ہے جو میں جانتی تھی، اب صرف ایک ہی حل بچتا ہے)

"کونسا؟" وہ اس وقت ماہ جبین کو ہئیر سپیشلسٹ کے پاس لایا تھا۔

"یہی کہ انکے بال مکمل طور پر کاٹ دیے جائیں"

"واٹ۔۔؟"

اسے وہ دن یاد آیا جب اسنے اسے کھلے بالوں کے ساتھ گلابوں کے باغ میں دیکھا تھا اسکے دل کو پھر سے شرمندگی نے گھیر لیا

"مکمل طور پر مطلب۔۔۔ آپ اسے گنجا کر دیں گی؟" اسنے ماہ جبین کو دیکھتے پوچھا جو ہئیر برش ہاتھ میں لیے الٹ پلٹ رہی تھی

"یپ۔۔۔ دیئر از نوادر سولیوشن۔۔۔ آفٹر آل انکے بال بہت زیادہ ڈیمج ہو چکے ہیں۔ یوانڈر سٹینڈنگ؟"

نعمان نے مایوسی سے سر ہلا دیا اور باہر نکل آیا۔۔۔

اسکے بعد اسنے اسے ڈاکٹر اشفاق کے پاس لے جانا تھا۔۔۔ راستے سے ایک ٹولی خرید کر اسنے ماہ جبین کو پہنا

دی۔

Posted on Kitab Nagri

"ماہ جبین۔۔۔" ڈرائیو کرتے کرتے اسے پکارا۔۔۔ وہ کسی روبروٹ کی مانند باہر دوڑتی سڑک کو دیکھنے میں مصروف تھی۔۔۔ صبح سے اسے معلوم نہیں کتنی بار وہ اسے مخاطب کر چکا تھا۔۔۔۔۔ نتیجہ ہر بار ایک ہی تھا "خاموشی" سواب بھی مایوس ہو کر ڈرائیو کرنے لگا۔

نعمان نے اسے ڈاکٹر کے دائیں طرف کرسی پر بٹھادیا اور خود مقابل آکر بیٹھ گیا۔ ڈاکٹر اشفاق نے فرصت سے ماہ جبین کے چہرے کا جائزہ لیا۔۔۔ ناجانے کیوں وہ اسے دیکھی دیکھی لگی۔ خیر اسنے ہاتھ آگے بڑھایا

"ہاتھ دکھائیے اپنا" ہاتھ وہیں تھا اور وہ اسکو انجان نظروں سے دیکھنے میں مصروف "آ۔۔۔ اشفاق صاحب آپ خود دیکھ لیں" ڈاکٹر نے سر ہلاتے ہاتھ آگے بڑھایا اور اسکی پلس چیک کی۔ اسکی پتھر آنکھوں میں روشنی ڈال کر معائنہ کیا۔ اور پھر کچھ ٹیسٹس لکھ دیے۔ پھر تھوڑی کھجاتے دوبارہ اسکا چہرہ تنکے لگے "کیا ہوا ڈاکٹر۔۔۔ آپ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں اسے؟"

نعمان کو ڈاکٹر کا دیکھنا برا نہیں لگا مگر اچھا بھی نہیں لگانا جانے کیوں "آپکو یہ کتنے سال بعد ملی ہیں؟" ڈاکٹر کی پرسوج نظریں ابھی بھی اس پر تھیں

"پانچ ساڑھے پانچ سال۔ شاید۔۔۔ مجھے ایگزیکٹ نہیں یاد"

"ڈاکٹر اشفاق نے گہرا سانس لے کر نظروں کا زاویہ بدل کر نعمان کو دیکھا

"ڈویونو۔۔۔ انکی یادداشت جاچکی ہے"

Posted on Kitab Nagri

اسنے بے حد نارمل لہجے میں نعمان کو گہری کھائی میں پھینک ڈالا۔۔۔ اسکی ریڑھ کی ہڈی میں ایک سرد لہر دوڑی۔۔۔

"یادداشت؟" اور دل کی دھڑکن بے قابو

"یس۔۔۔ آج سے تقریباً پانچ سال پہلے میری ہاؤس جاب کے دوران۔۔۔ ایک دن ہاسپٹل کے باہر ہی ان کا بہت برا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔ تبھی انکے سر پر بہت گہری چوٹ لگنے کے باعث انکی میموری لاس ہو گئی۔"

ماہ جبین ٹیبل پر سر رکھے شاید سو گئی تھی۔ اسکا چہرہ نعمان کی جانب تھا

"مجھے اب بھی یاد نہ آتا اگر ان کا جلا ہوا ہاتھ نہ دیکھتا میں۔۔۔ ان کے اسی ہاتھ میں چند مڑے تڑے نوٹ تھے اور ویسے بھی۔۔۔"

انہوں نے نعمان کا چہرہ دیکھا جو بالمشکل ہی ضبط کیے ماہ جبین کو تک رہا تھا

"اس وقت یہ بہت زیادہ فیئر تھیں اور ویک بھی اتنی نہیں تھیں۔۔۔ پھر انکے گال پر یہ گول نشان۔۔۔ اسی کے باعث میں پہچان پایا ہوں انکو آج، کل تو یہ بھی نظر نہیں آرہے تھے"

اور پھر وہ خاموش ہو گئے تو ماحول میں سکوت چھا گیا یوں جیسے وہاں کوئی ذی روح موجود ہی نہ ہو۔ بہت دیر تو نعمان شرمندگی سے گردن ہی نہ اٹھایا۔ شاید بولنے کی سکت ہی باقی نہ رہی۔۔۔ تقریباً دس منٹ بعد اسنے سر اٹھایا اور ڈاکٹر کو دیکھا جو اسکی حالت سمجھنے کی تگ و دو میں تھے۔۔۔ ماہ جبین اس سب سے بے خبر سو رہی تھی۔

"کیا یہ۔۔۔۔۔ گ۔ گونگی بھی ہو گئی؟" اس کی آواز رندھ گئی

"نو۔۔۔"

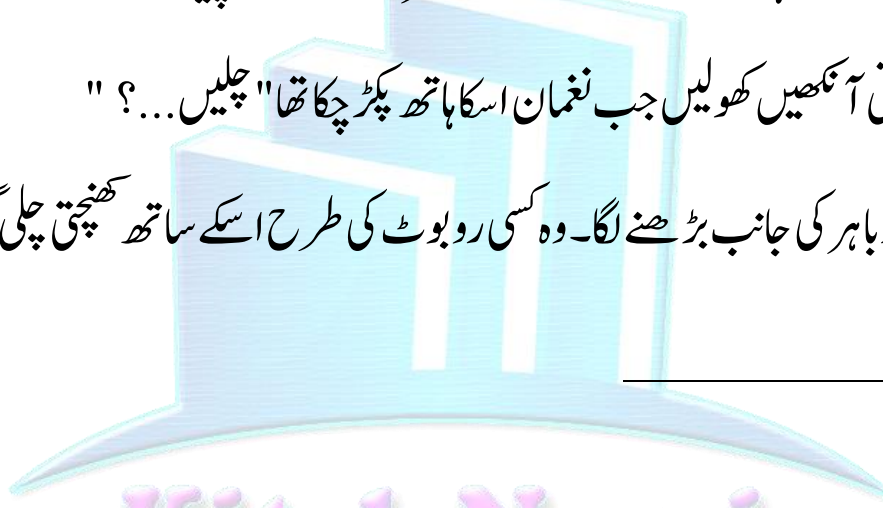
"تو پھر یہ بولتی کیوں نہیں، سنتی کیوں نہیں؟" اس نے بے اختیار کندھے ڈھلکائے۔۔۔ بے بسی سی بے بسی تھی

"اس بارے میں میں ٹیسٹس لکھ چکا ہوں، رزلٹس آئیں گے تو ہی کچھ معلوم ہو پائے گا"

وہ سر ہلاتا اٹھ کھڑا ہوا اور پھر ہلکا سا جھک کر اس کا گال دھیرے سے تھپتھپایا "ماہ جمین۔۔۔"

اس نے اپنی سرخ ہوتی آنکھیں کھولیں جب نغمان اس کا ہاتھ پکڑ چکا تھا "چلیں...؟"

کہہ کر وہ سیدھا ہوا اور باہر کی جانب بڑھنے لگا۔ وہ کسی روبوٹ کی طرح اس کے ساتھ کھینچتی چلی گئی۔



www.kitabnagri.com

ایئر پورٹ پر پہنچ کر وہ نگاہیں ادھر ادھر دوڑانے لگی

"ستارہ۔۔۔ آپ انکو پہچانتی تو ہیں ناں"

آمنہ (نغمان کی امپلوئے جو اسکے ساتھ آئی تھی) وہیل چئیر تھامے پریشانی سے بولی۔۔۔

"بھیانے تصویر تو دکھائی تھی مگر کچھ خاص یاد نہیں۔۔۔" عین اسی وقت انہیں ایک شخص ہاتھ میں "ستارہ

ارسلان" کا پلے کارڈ اٹھائے نظر آیا تو وہ دونوں اسی جانب چل دیں

Posted on Kitab Nagri

"اسلام علیکم۔۔۔ ویکم ٹولا ہو، امید ہے آپکا سفر اچھا گزرا ہو گا"

وہ ایک سادہ سا شخص تھا مگر پر سنیلٹی کمال تھی۔ جینز پر سفید شرٹ کے بازو کہنیوں تک موڑے، چہرے پر خیر مقدمی کی مسکراہٹ لیے وہ انہیں دیکھ رہا تھا۔

رسمی علیک سلیک کے بعد آمنہ وہاں سے آفس چلی گئی اور عبدالاسلام، ستارہ کو لے کر ہاسٹل پہنچ گیا۔ وہ چاہتا تھا ستارہ ریلیکس ہو جائے، باقی کام تو چلتے رہیں گے۔ سفر کے دوران انکی رسمی گفتگو ہوئی۔ اسی میں ستارہ کو معلوم ہو گیا کہ اسلام خوش اخلاقی کی حدوں کو چھوتا ہے۔۔۔ ہر وقت بغیر کسی وجہ کے چہرے پر نرم سی مسکراہٹ سجائے رکھتا ہے، ہر بات کا مثبت پہلو سب سے پہلے دیکھتا ہے۔۔۔

ستارہ کو یقین تھا اسکے بھیا کا فیصلہ بالکل ٹھیک تھا، وہ پر امید تھی اپنے مستقبل کیلئے۔۔۔ پر ماضی؟؟؟

اسے شاید وہ کبھی نہ بھلا پائے۔۔۔ خوشیوں نے اس پر در بند کر رکھے تھے جو کبھی نہ کھلنے والے، زنگ آلود قفل سے بند تھے۔ یہ ستارہ کی سوچ تھی۔۔۔

مریضوں پر نفسیات ہمیشہ ہی عمل دخل جاری رکھتے ہیں، حواس کبھی اس زندگی کا مثبت پہلو انہیں دیکھنے نہیں دیتے، یہ بالکل ایسے ہی ہوتے ہیں جیسے پانی کی سطح پر فنگس۔۔۔ کبھی روشنی کو، امید کو، گہرائی تک پہنچنے ہی نہیں دیتی۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

وہ صبح اٹھا تو نیند پوری نہ ہونے کے باعث آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔ جمائی روکتے اسنے پردے ہٹائے تو سنہری ڈوریوں نے اسکے کمرے پر ڈیرہ جمالیا، ہر چیز چمکنے لگی۔ شاور لے کر اسنے جینز پرٹی۔ شرٹ پہنی بال برش کر کے عینک لگائی اور باہر نکل آیا۔ اماں جنت کوناشتے کا کہہ کر وہ ماہ جبین کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھٹکھٹا کر اندر بڑھا تو۔۔۔ یہ کیا؟؟؟ کمرہ خالی تھا، ڈریسنگ روم، واش روم۔۔۔ وہ کہیں نہیں تھی اسکا ماتھا ٹھنکا، ریڑھ کی ہڈی میں سرد لہر دوڑ گئی، اسے آوازیں دیتا وہ پورا گھر چیک کر چکا تو باہر گیٹ کیپر کے پاس پہنچ گیا

"ماہ جبین باہر نکلی ہے؟"

"سر۔۔۔ میرے سامنے تو نہیں" وہ سر کھجاتا بولا۔۔۔ اسے یاد آیا جب وہ ناشتے کے بعد باہر آیا تھا تو گیٹ سے باہر جاتا کوئی دکھا ضرور تھا۔ اسے لگا کوئی گیا ہو گا تو چپ کر کے گیٹ بند کر دیا۔۔۔ اسکا رویہ دیکھ کر نعمان بخوبی سمجھ چکا تھا

"تم سے تو آکر نمٹتا ہوں" آنکھیں دکھاتا وہ باہر نکل گیا۔ ایک تو پہلے ہی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں اور اب ضبط سے چہرہ بھی سرخ ہو گیا۔ وہ دائیں بائیں دیکھتا سو سائیڈی کے گیٹ تک پہنچا۔

www.kitabnagri.com

"کیا کوئی لڑکی باہر نکلی ہے یہاں سے، جسے میں کل لے کر آیا تھا؟" اسکے بے صبری سے پوچھنے پر گارڈ نے سرعت سے اثبات میں سر ہلایا تو اس سے ڈائریکشن پوچھ کر وہ اسی طرف نکل گیا۔ تیز تیز قدموں سے چلتا وہ دل دعا کر رہا تھا کہیں وہ کھونہ جائے۔ فضا میں ہلکی ہلکی سی خنکی تھی مگر پھر بھی نعمان کے ماتھے پر بوندیں چمک رہی تھیں۔ وہ دھڑکتے دل کے ساتھ بار بار ادھر ادھر دیکھتا چل رہا تھا۔۔۔ ناجانے وہ کہاں چلی گئی تھی

Posted on Kitab Nagri

تقریباً آدھے گھنٹے کی تگ و دو کے بعد بالآخر وہ اسے نظر آ ہی گئی۔ بے شک وہ اسے سینکڑوں میں بھی پہچان سکتا تھا اسکا یہ حال بھی تو اسی نے کیا تھا۔۔۔ دل سے اللہ کا شکر ادا کرتا آگے بڑھنے لگا۔ وہ کسی کے گھر کی اونچی سی سیڑھی پر آلتی پالتی مارے بیٹھی سامنے کرکٹ کھیلنے والوں کو سپاٹ چہرہ لیے تگنے میں مصروف تھی۔۔۔ کسی مجسمے کی مانند۔

پاس پہنچتے پہنچتے اسے دیکھا ایک آدمی ہاتھ میں دس روپے کا نوٹ اس کے سامنے بڑھائے کھڑا تھا اور وہ نوٹ کو نا سمجھی سے دیکھ رہی تھی۔ نعمان نے جھپٹ کر اسکا ہاتھ پیچھے کیا

"اوہ کیا ہو گیا بھائی؟" اس آدمی کو نعمان کی ذہنی حالت پر شبہ ہوا

"گو اوے۔۔۔" وہ غرایا

"صدقے کے پیسے دے رہا ہوں، تمہیں کیا ہے؟"

"فقیر نہیں ہے یہ۔۔۔" وہ چلایا گردن کی رگیں ابھر گئیں تھیں، کرکٹ کھیلنے والے اپنا مشغلہ چھوڑ کر اب سین دیکھنے میں محو تھے۔

www.kitabnagri.com

"فقیر نہیں ہے تو گھر رکھوناں، پتہ نہیں کیا عجیب پاگل لوگ ہیں" آدمی سر جھٹکتا بڑبڑاتا ہوا وہاں سے چل دیا۔۔۔ چند لمحے وہ آدمی کی پشت گھورتا رہا پھر ماہ جبین کی جانب رخ کیا

"چلو۔۔۔" آواز ایسی کی سرگوشی لگے اس نے ہاتھ پکڑ کر ماہ جبین کو نیچے اتارا اور لے کر چلنے لگا

"دیکھو ذرا جوتے بھی نہیں پہنے، ایسے تھوڑی چلتا ہے"

وہ اسے ڈانٹ رہا تھا یا پیار سے سمجھا رہا تھا، معلوم نہیں۔۔۔ پر اس کا لہجہ جواب تھا۔۔۔ اس آدمی کے ساتھ بات کرتے ہوئے لہجے میں زمین آسمان کا فرق تھا۔

ناشتے پر اس نے آج ماہ جبین کو اپنے ساتھ بٹھایا تاکہ وہ اٹھ نہ پائے۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے کھا رہا تھا تاکہ اسے سکھا سکے، اسکی برسوں کی چلتی عادت کو ختم کر سکے۔ اسکی چائے ٹھنڈی کر کے دیتا تاکہ اسکا منہ نہ جل سکے۔ مگر ہر اس لمحے اسکا گلٹ بڑھتا تھا، اسکا دل چاہتا تھا رونے کو مگر کیا کر سکتا تھا۔۔۔ مرد تھاناں۔۔۔ رو نہیں سکتا تھا، پھر دیکھتے ہی دیکھتے دن گزر گئے مہینہ ہونے کو آیا تھا۔ نعمان آفس کے سارے کام گھر پر کام کرتا۔ میٹنگز بھی ویڈیو کال پر کیا کرتا۔ وہ سارا سارا دن ماہ جبین کے ساتھ بیٹھا رہتا، اس سے باتیں کرتا۔ جانتا تھا وہ نہیں بولے گی مگر وہ پھر بھی وہ اپنی لے میں بولتا رہتا۔ اسکا ایک فائدہ تھا وہ سیکھنے لگی تھی، گھر کے اندر رہنا، کھانا سکون سے پلیٹ میں رکھ کر کھانا، گرم چائے پینا۔۔۔۔۔ یا اسکو نعمان کی، گھر کی عادت ہو گئی تھی۔۔۔ مگر نعمان کو ہر وقت دھڑکالگا رہتا تھا پر آج نہیں تو کل آفس تو جانا ہی تھا، اسے لاس ہو رہا تھا گھر بیٹھے سو آج ناشتے کے بعد مکمل تیار وہ میز کے کونے پر بیٹھا تھا اور ماہ جبین صوفے پر۔

"مجھے آفس جانا ہے، جلدی آجاؤں گا پھر شام کی چائے ساتھ پیئیں گے، ٹھیک ہے"

گیٹ کیپر نے ادب سے اثبات میں سر ہلادیا۔۔ ابھی وہ مہینہ بھر پہلے والی عزت افزائی نہیں بھولا تھا۔

آج کتنے دنوں بعد وہ آفس گیا اور اس کا پارہائی تھا، غصہ ہر جملے میں جھلک رہا تھا

"میں اگر آفس نہیں آیا تو باپ کی جاگیر سمجھ کر مفت خوروں کی طرح بیٹھ گئے تم لوگ"

اور اسی طرح کے کئی جملے ہر ورکر کو سننے پڑ رہے تھے، ہر فائل سے دس غلطیاں نکال کر ہر دوسرے کو باتیں سنا رہا تھا، سناتا بھی کیوں نہ اسکی غیر موجودگی میں وہ لوگ خود باس بنے بیٹھے تھے اپنے انڈر کام کرنے والوں کو جھاڑ پلانے میں مصروف تھے، خود کا کام جائے بھاڑ میں۔ یہ سب نعمان نے آفس میں داخل ہوتے ہی ملاحظہ کیا تھا جس کا غصہ تھا اسکو۔

Posted on Kitab Nagri

ستارہ جب ہاسٹل گئی تو وہاں پر ایڈجسٹ نہیں کر پائی اسے ہر وقت گھٹن کا احساس ہوتا، وہ گاؤں میں کراچی میں اپنی حالت کی ایک تھی۔ اس کے آس پاس ایسا کوئی نہیں تھا مگر ہاسٹل میں جا بجا ہر کوئی معزور تھا، کسی کے ہاتھ نہیں تو کسی کی آنکھیں نہیں، کائی گونگا تھا تو کوئی بہرہ، اسے الجھن ہوتی تھی۔ جن دو لڑکیوں کے ساتھ وہ روم شیئر کر رہی تھی ان میں سے ایک کا چہرہ تیزاب سے جھلسا ہوا تھا اور دوسری کی ٹانگیں شروع سرے سے ہی نہیں تھیں۔ ایک بات جو ستارہ نے ان میں دیکھی تھی، وہ دونوں بہت زیادہ کانفیڈینٹ تھیں، ہنس مکھ تھیں ستارہ شروع شروع میں تذبذب کا شکار رہتی پھر آہستہ آہستہ وہ اس ماحول سے مانوس ہونے لگی تھی۔

عبدالاسلام کے دو، دو گھنٹے کے سیشن دن میں دو بار اٹینڈ کرتی تھی۔ وہ زیادہ سیشن لیتا تھا، بہت سے ادارے اسے بلاتے تھے۔ اس کے الفاظ میں جادو تھا کم از کم ستارہ کو یہی لگتا تھا۔ وہ لوگوں کو نارمل کرنا جانتا تھا۔ اس سلسلے میں وہ ستارہ کی کثیر زیادہ کرتا تھا کیونکہ وہ نعمان کی بہن تھی جو اس کا کالج کلاس فیلو تھا، جس نے کبھی اسکی بات نہیں ٹالی تھی، وہ ستارہ کے ساتھ زیادہ وقت گزارتا، اسے ہر وقت کسی نہ کسی بات میں لگائے رکھتا کہ اسے ماضی سوچنے کا وقت نہ ملے، جب کبھی وہ پینک ہونے لگتی وہ اسے سنبھال لیتا، اسکے آس پاس ایسی لڑکیوں کو رکھتا جو اسے کاموں میں یا باتوں میں لگائے رکھتیں۔۔۔ اسے بتاتی کہ انہوں نے کیسے سروائیو کیا وہ ایک مہینے کے اندر ستارہ کو آدھالا ہو رہا تھا، ایک وین کروا تا کافی ساری لڑکیاں جن کی حالت ستارہ سے بھی بدتر ہوتی انکو بٹھا کر وہ انہیں کھلی فضاء میں گھمانے لے جاتا، مزے کراتا، مذاق کرتا۔۔۔ یوں ستارہ کی اس ایک مہینے میں نعمان کے ساتھ اچھی انڈر سٹینڈنگ ہو گئی تھی۔ اب وہ اس سے بغیر ہچکچاہٹ سے بات کر لیا کرتی جو کہ پہلے نہیں کر سکتی تھی۔

وہ اس وقت ہاسٹل کے سٹنگ ایریا میں برنج کیلئے بیٹھے تھے۔ یہ بھی ستارہ کی فرمائش تھی کیونکہ ستارہ کو پھر سے مصطفیٰ نامی بلا کا دورہ پڑا تھا۔ اس کے ساتھ اکثر ایسا ہوتا تھا مگر اب کم ہو چکا تھا۔ اسلام سامنے بیٹھا تھا

"میں تو بھیا کی دی ایک چھوٹی سی، بے ضرر سی چیز بھی خود سے دور نہیں کرتی۔۔۔ مجھے اس گھر سے انسیت تھی میرے بھائی کا تحفہ تھا بھلے میں اس گھر میں زیادہ نہیں رہی۔۔۔"

"کتنے دن رہی؟"

"شادی کی پہلی رات۔۔۔ اور مصطفیٰ کے نام گھر کرنے کے بعد صرف ایک ہفتہ۔۔۔"

"اور پھر؟"

"پھر اس نے وہ بیچ دیا۔۔۔ ایک دن مجھے آکر کہنے لگا اپنا سامان پیک کر لو، وہ ایک ہفتہ بھی اسی لیے کہ مجھے شک نہ ہو اور بیچنے کا پروس خراب نہ ہو۔۔۔ بعد میں کہنے لگا بزنس میں لاس ہو گیار قم چاہیے تھی۔۔۔ اس نے بہت غلط کیا، جب میں نے اس بات پر غصہ کیا تو اس نے مجھے تہ خانے میں بند کر دیا۔۔۔ پر مجھے اس سے تو کوئی فرق نہیں پڑا۔۔۔ فرق تو مجھے اس گھر کے بک جانے سے پڑا۔۔۔"

"کبھی اینٹوں سے بھی انسیت ہوئی ہے؟"

اسلام اسکی بات کاٹ کر بولا تو وہ چونکی

"واٹ۔۔۔؟"

Posted on Kitab Nagri

"وہ گھرائیٹوں سے بنا تھا ستارہ۔۔۔ آپ اس بات کو سوچیں گی تو دکھ کم ہوگا"

وہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولا مگر ستارہ کو آج پہلی بار اسلام غلط لگا تھا۔۔۔ پہلی بار اسے اسلام پر غصہ آیا تھا۔ آج سے پہلے وہ اسلام کی ہر بات کو تحمل سے سنتی اور اس پر عمل بھی کرتی تھی

"اور اس گھر کی ایک ایک اینٹ میں میرے بھائی کی محبت تھی وہ۔۔۔ انکا خلوص، انکی محنت، ان کے خواب۔۔۔ ان سب کا کیا اسلام؟ آپ مجھے صرف اینٹوں اور پتھر کا حوالہ نہیں دے سکتے، میرے بھائی کی محبت عیاں تھی ان اینٹوں میں"

بولتے بولتے اسکا سانس اکھڑ گیا تو وہ خاموش ہو گئی، چہرہ آنسوؤں سے تر ہو گیا تو ضبط کا قفل زبان کو لگا کر وہ ہیل چیئر گھماتی اپنے کمرے کی طرف چل دی۔ اسلام کے تاثرات میں تبدیلی نہیں آئی تھی، وہ اسی پوز میں بیٹھا رہا۔ چند سیکنڈ اپنے سامنے پڑے برنج کو دیکھتا رہا اور پھر اٹھا کر کھانے لگ گیا۔ ایسے جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ کیا کمال کا شخص تھا وہ، پر کوئی نہیں جانتا تھا کی اس کمال شخص کی بھی کہانی تھی، ایک ماضی تھا، جیسے ستارہ کا تھا، جیسے سب کا ہوتا ہے۔۔۔ وہ اس فیر سے بہت پہلے ہی نکل چکا تھا۔

www.kitabnagri.com

آج کا دن نعمان کیلئے تھکا دینے والا تھا وہ واپس آ رہا تھا کراچی کی سڑکوں پر رونق تھی، گہما گہمی تھی، ہر طرف لوگ چل پھر رہے تھے۔ مغرب کی اذان کسی بھی وقت ہو سکتی تھی۔ سامنے سگنل ریڈ ہونے پر وہ رکا اور گہرا سانس لے کر خود کو ڈھیلا چھوڑ دیا۔ دور سڑک کے کنارے پر لائن میں زمین پر رنگ ساز لوگ بیٹھے تھے انکے

Posted on Kitab Nagri

سامنے رنگوں کے ڈبے اور برشز پڑے تھے، لا تعلقی سے انہیں دیکھتے دیکھتے نغمان کے ذہن میں جھماکا سا ہوا۔ کسی تاریک کونے سے ایک آواز ابھری تھی

"آرٹس کان لچ جائے گی اور مصور بنے گی۔۔۔"

"کہتی ہے اس دنیا کی خوبصورتی کو اپنے ہاتھوں سے کاغذ پر سجاؤں گی"

اور پھر یہ وہ لمحہ تھا جب اس نے بغیر سوچے سمجھے کارریورس کی پینٹنگ کے متعلق جو جو سامان ملا اس نے خرید لیا گھر پہنچا تو ماہ جمین لان میں ہی بیٹھی ملی۔ وہ بھلے بدل گئی تھی تھوڑا سا، مگر ابھی تک زمین پر بیٹھنے کی عادت ختم نہیں ہوئی تھی۔۔۔ اماں جنت اس کے پاس ہی بیٹھی تھیں نغمان کو اس طرف آتا دیکھ کر وہ کھانا بنانے کی غرض سے اندر بڑھ گئیں۔

وہ بھی پاس آکر زمین پر ہی بیٹھ گیا اور شوز اتار دیے

"ہاں بھئی! لان میں بیٹھ کر ہوا کھائی جا رہی ہے۔۔۔"

خوش کن لہجے میں بولتے اسنے ماہ جمین کی آنکھوں میں دیکھا، وہ کچھ پگھلی تھیں۔۔۔ کچھ کچھ تاثرات آنے لگے تھے ان میں۔۔۔ پر کوئی سمجھ نہیں سکتا تھا اگر غور سے نہ دیکھا جائے۔

"آئی ایم سوری۔ بہت دنوں بعد گیا تھا تو کام زیادہ تھا، اسی لیے جلدی نہیں آسکا۔۔۔ کل سے جلدی آجاؤں گا پکا۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

آخری بات میں اسنے اسے پکارا تھا۔ اتنی دیر میں ملازم کار سے بہت سارے بیگزلے کر آن تک پہنچا اور پاس ہی زمین پر رکھ کر چلا گیا۔

"یہ دیکھو۔۔ گیس کرو میں تمہارے لیے کیا لایا" وہ بولتا ہوا ایک بیگ میں ہاتھ مارنے لگا

"تم دیکھ کر بہت خوش ہو گی، آئی ایم شیور" اور ساتھ ہی بیگزمیں ہر طرح کے چھوٹے بڑے برشز نکالے اور پھر دوبارہ ہاتھ ڈال کر پینٹ باکسز، پھر ایک اور بیگ سے سکیچ بک نکالی۔ وہ بہت ساری چیزیں لایا تھا۔۔ کافی سارے کینوس، بہت سی سکیچ بکس مختلف قسم کے پینٹس اور نا جانے کیا کیا

اس دوران وہ بس خالی خالی نظروں سے ان سب چیزوں کو تک رہی تھی

"اچھا چلو۔۔ میں کچھ بناتا ہوں، ویسے تو بالکل بھی ایکسپیرینس نہیں ہے مجھے۔۔ سب کیلے بناؤں تو کسی نہ کسی ملک کے نقشے لگتے ہیں" وہ ایسے ہی باتیں کیا کرتا تھا بلا وجہ ہی۔۔ ایک برش پکڑے اسنے اسے دکھایا پھر وہ رکھ کر خود ہی دوسرا پکڑ لیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہاں یہ ٹھیک ہے"

پھر زرد رنگ پکڑ کر آڑھی تر چھی لکیریں لگانے لگا اس سوچ میں کہ شاید وہ اسے ٹھیک کرنے کو ہاتھ بڑھائے گی، بتائے گی کہ وہ ٹھیک نہیں ہے، مگر ایسا کچھ نہیں ہوا۔۔ وہ ویسے ہی بیٹھی رہی۔ آسمان پر اندھیرا چھانے لگا، اور ساتھ ہی نعمان کی امید بھی ٹوٹنے لگی۔۔ چند لمحوں بعد اسکے ہاتھ سے برش گر گیا اور وہ گردن جھکائے اپنی

Posted on Kitab Nagri

اڑھی ترچھی لکیروں کو دیکھتا رہا، پھر خاموشی سے اٹھ کھڑا ہوا اور اندر کی جانب قدم بڑھا گیا۔۔۔ وہ وہیں بیٹھی رہی۔۔۔ خاموش، ہمیشہ کی طرح، بے تاثر مجسمہ

نعمان کیلئے یہ آخری امید تھی، وہ ٹھنڈے موسم میں ٹیرس میں بیٹھا سگریٹ پھونک رہا تھا، ہر طرف ہو کا عالم تھا، ریلنگ پر ٹانگیں رکھے وہ دور کسی نادیدہ نکتے دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس اندھیرے میں سگریٹ کا دھواں مختلف اشکال بنا رہا تھا اور ان اشکال میں ماہ جبین کے گھر کا وہ منظر جب وہ اسکے گھر گیا تھا۔ اسنے وہاں دیکھا تھا جابجا ٹنگے کاغذ، نہ تو کاغذوں کی کوالٹی اچھی تھی نہ ہی رنگ۔۔۔ مگر ماہ جبین کے ہاتھ کی صفائی دیکھ کر وہ ایک بات تو ماننے پر مجبور ہو گیا تھا کہ اگر وہ کسی اچھے آرٹس کا لچ جائے تو ضرور نام بنائے گی۔۔۔

اور آج اتنے سالوں بعد وہ یاد آنے پر پر جوش تھا کہ ماہ جبین کیلئے یہ کارآمد کوشش تھی کہ وہ ٹھیک ہو جائے گی، پر شاید نہیں یقیناً ناکامی نے اس کا مذاق اڑایا تھا۔ نعمان خیالوں میں اتنا مگن تھا سگریٹ کب ختم ہوئی معلوم ہی نہیں ہو سکا، پھر دیکھنے پر آرام سے دوسری سگریٹ سلگالی۔

خیال بھٹک کر ڈاکٹر کی باتوں کی جانب چلا گیا

"رپورٹ سے واضح ہے کہ لانگ ٹرم میموری لاس ہوئی ہے پر یہ سب ارد گرد کے ماحول اور قوت ارادی پر منحصر ہوتا ہے، جب کافی زیادہ عرصے کیلئے کوئی جاننے والا نظر نہیں آیا اور پھر خود بھی انہوں نے زیادہ زور

Posted on Kitab Nagri

نہیں دیا دماغ پر۔۔۔ اب ان کی میموری میں سمجھ لیں کہ ماضی کو رے کاغذ کی مانند ہے۔۔۔ ہاں مگر وہ اب
نہیں کو شش کریں تو زیادہ نہ سہی پر نتائج نکل سکتے ہیں "

اور یہ سوچتے ہی نعمان کو احساس ہوا کہ اگر وہ ماضی کو کھوج چکی ہے تو پینٹنگ کیسے یاد ہو سکتی ہے، اسنے بے بسی سے
آنکھیں میچیں۔۔۔ اسے کچھ سمجھ نہی آرہا تھا وہ کیا کرے۔ پر یہ برشز، یہ کینوس اسکی آخری امید تھے۔

اپنی سوچوں کے بھنور سے باہر تب نکلا جب گاؤں سے "اماں بیگم" کی کال موصول ہوئی جو کسی بم سے کم ثابت
نہیں ہوئی تھی نعمان کیلئے

"میں نے تمہاری خالہ کی بیٹی "عنابہ" سے تمہاری منگنی کر دی ہے۔ جلد از جلد گاؤں پہنچو۔۔۔ باقی باتیں آمنے
سامنے ہونگی "

انہوں نے بغیر کچھ کہے کال کاٹ دی اور نعمان؟۔۔۔ اس نے تو سر ہی ہاتھوں میں گرا لیا

"آگے کیا مسائل کم تھے جو اماں بیگم نے اضافہ کرنا ضروری سمجھا"

وہ اٹھ کر اندر چلا گیا۔ اسنے سوچ لیا تھا صبح ان سے دو ٹوک بات کرے گا۔

ستارہ ہاسٹل کی لابی میں بیٹھی میگزین پڑھ رہی تھی، رات کافی ہو چکی تھی سب سونے جا چکے تھے کچھ اکا دکا لوگ
تھے جو کام کر رہے تھے۔ ستارہ کی نظر بار بار بھٹک کر دروازے پر جاتی پھر نامراد ہو کر واپس لوٹ آتیں، رات

Posted on Kitab Nagri

کے تقریباً ساڑھے گیارہ ہو چکے تھے۔ باقی جو لوگ تھے اب وہ بھی جا چکے تھے، سنسان لابی میں وہ اکیلی بیٹھی تھی۔ اب تو سے نیند بھی آنے لگی تھی، آنکھیں بند کرتی تو واپس کھولنے کو اسے مشقت کرنا پڑتی، اسی دوران ناجانے کب اسکی آنکھ لگ گئی اسے معلوم ہی نہ ہو سکا۔۔۔ ہوش تب آیا جب اسے احساس ہوا کوئی اسکی وہیل چیئر ہلا رہا ہے۔ ستارہ نے پلکوں کی باڑ کھولی تو سامنے اسلام تھکا ہوا چہرہ لیے کھڑا اسے حیرت اور پریشانی سے دیکھ رہا تھا

"یہاں کیوں ہیں آپ اس وقت، روم میں کیوں نہیں گئیں؟"

ستارہ نے سامنے لگی وال کلاک پر نظر دوڑائی جو رات کے دو بج کر اسکا منہ چڑا رہی تھی تو شرمندگی نے اسکا احاطہ کر لیا۔ اسلام وہیں صوفے پر نیم دراز ہو گیا تھا۔ وہ ہفتے کی چھ دن ہاسٹل ہی کے ایک کمرے میں رہا کرتا تھا۔ اتوار کو وہ بس گھر جایا کرتا

"آپ۔۔۔ آج اتنی دیر سے آئے؟"

عبدالاسلام جو نیم دراز سا جمائی روکنے کی کوشش میں تھا اسکی بات پر چونک کر سیدھا ہوا اور حیرت سے اسکا چہرہ ٹکا، سر جھٹک کر ہلکا سا ہنس دیا، اور پھر سنجیدہ ہو گیا۔۔۔ ستارہ کو اسکا رد عمل سمجھ مہں نہیں آیا

"مصرف تھا کچھ۔۔۔ میری چھوڑیں آپ یہاں کیوں ہیں بے شک سردیاں نہیں آئیں پر ٹھنڈا موسم تو ہے۔۔۔ آپکی ٹانگوں کیلئے بہتر نہیں"

"میں۔۔۔ وہ۔۔۔ آپ کا انتظار کر رہی تھی" اس بار نعمان کو زیادہ جھٹکا لگا

"کیوں؟"

ستارہ نے سر جھکا لیا، ڈوپٹا مسلنے لگی پھر لب تر کر کے بولی

"میں۔۔۔ (الفاظ ڈھونڈنا مشکل ہوتا ہے، ہے ناں) میں شرمندہ ہوں آپ سے"

"اب یہ بھی بتادیں کہ کیوں شرمندہ ہیں؟"

"صبح جو ہمارے درمیان۔۔۔ گفتگو ہوئی آئی مین۔۔۔ آئی وانٹ ٹو سے یو سوری۔۔۔"

"ویٹ ویٹ، ہولڈ آن۔۔۔ ہمارے درمیان تو ایسی کوئی گفتگو نہیں ہوئی جس پر آپ کو سوری کرنا پڑے"

وہ بات کاٹ کر بولا تو ستارہ چونکی اسلام کی آنکھوں میں جو تاثر تھا وہ سمجھ نہیں پائی۔ صبح والی بات وہ بھول گیا تھا
یا جان بوجھ کر انجان بن رہا تھا۔۔۔ ستارہ کی الجھن سمجھ کر اس نے گہرا سانس لیا

"دیکھیں ستارہ ہر انسان کو انسیت ہوتی ہے، ہر اس چیز سے جس سے اسکا ماضی جڑا ہو پھر چاہے وہ ایک پین،
ایک کاغذ، ایک تصویر یا پھر کوئی کپڑا"

www.kitabnagri.com

وہ کھوئے ہوئے لہجے میں بول رہا تھا، یا کم از کم ستارہ جو یہی لگا مگر جب اس نے چہرہ اٹھایا تو وہ ایکٹو تھا، حاضر دماغ

"پراگر ہم اسے ایذاٹ از لیں،، بے شک ہماری تکلیف ختم نہیں ہوتی پر کم ضرور ہو جاتی ہے۔ انسان کو آگے
بڑھنے کیلئے پچھلی سوچوں کو جھٹکنا پڑتا ہے۔ اور وہ بات میں نے صرف آپ کیلئے کی تھی اب پھر وہی کہہ رہا ہوں
اکیلے بیٹھ کر سوچیے گا"

بات کر کے اسنے کندھے اچکائے

Posted on Kitab Nagri

"اور پھر میرا کیا ہے، میں تو تقریباً ہر روز ہی ایسی باتیں سنتا ہوں کسی نہ کسی مریض سے۔ اور ظاہر ہے لوگ میرے پاس اپنی بات، اپنے احساسات کہنے نہیں آئیں گے تو مجھے اپنے نام کے آگے سے سائیکائٹرسٹ کا لیبل ہٹا دینا چاہیے نہیں"

آخری بات اس نے شرارت بھرے لہجے میں کی تو اس نے دیکھا ستارہ کھل کر مسکرائی۔ وہ اٹھا اور وہیل چیئر تھام کر چلنے لگا

"آئندہ کے بعد میرا انتظار مت کریئے گا"

وہ پیچھے تھاستارہ اس کے تاثرات نہیں دیکھ پائی پر لہجہ کی سنجیدگی اس نے محسوس کر لی تھی

"اوکے، نہیں کروں گی۔۔۔ پر میں آپکو ایک مشورہ دوں گی"

"ہوں ہوں شیور"

"اتنا کام مت کیا کریں، آخر آپکو بھی آرام کیلئے وقت چاہیے ہوتا ہے جو آپ جان بوجھ کر خود سے چھینتے ہیں"

اسلام نے اس بات کا جواب نہیں دیا تھا کیونکہ ستارہ کا روم آگیا تھا۔ اسے دروازے پر چھوڑ کر "گڈ نائٹ" کہتا ٹاپ فلور پر اپنے کمرے کیلئے لفٹ کی جانب چل دیا۔

Posted on Kitab Nagri

آج کتنے ہی سالوں بعد وہ دوبارہ اپنے ماضی میں جا رہا تھا۔ وہ کام پر توجہ دینا چاہتا تھا مگر پھر بھی وہ نہیں کر پار ہا تھا۔ وہ اپنی سٹڈی پر بیٹھا تھا سامنے لیپ ٹاپ کھلا پڑا تھا کچھ کتابیں تھیں جو اسکی توجہ کی طالب تھیں۔۔۔ مگر دھیان بار بار بھٹک رہا تھا

"آپ۔۔۔ آج اتنی دیر سے آئے ہیں"

"میں۔۔۔ وہ۔۔۔ آپکا انتظار کر رہی تھی"

اسلام نے بے اختیار پین ٹیبل پر رکھ کر اپنے ہاتھ عینک کے پیچھے آنکھوں پر جمالیے۔

"تم آج پھر لیٹ آئے اسلام،۔۔۔ جانتے ہوناں جب تک گھر نہ آؤ دل ہولار ہتا ہے میرا پر تمہیں پرواہ ہوتا ناں، بس پڑھائی پڑھائی اور پڑھائی۔۔۔ میں بتا رہی ہوں آئیندہ کے بعد لیٹ آئے تو ناراض ہو جاؤں گی اور پھر تمہارے لاکھ منانے پر بھی نہیں مانوں گی"

دور یادداشت کے کسی کونے کھد رے سے بہت اونچی آواز اسکے کانوں میں گونجی تھی۔ وہ اٹھا اور کمرے میں موجود قد آور کھڑکی کا پردہ ہٹایا۔ دائیں طرف چاند کسی موٹی کمان کی مانند آسمان پر بادلوں سے آنکھ مچولی کھیلنے میں مصروف تھا

آج کتنے سالوں بعد کسی نے اسکا انتظار کیا تھا، اسے خود سمجھ نہیں آیا وہ خوش ہو یا اداس۔۔۔ وہ جانتا تھا ستارہ نے صرف اپنی بات کہنے کیلئے انتظار کیا پر دل عجیب احساس میں گھر گیا

"اتنا کام مت کیا کریں"

Posted on Kitab Nagri

وہ جو پردے برابر کر کے واپس سٹڈی پر کام کی غرض سے آیا تھا۔ ستارہ کی مسکراتی ہوئی آواز نے اسے روک لیا۔ بے اختیار لیپ ٹاپ بند کر کے وہ بیڈ پر آگیا۔ بند آنکھوں کے پیچھے دو مسکراتی ہوئی آنکھیں سامنے آئیں تو اسلام نے فٹ سے آنکھیں کھولیں۔ وہ اپنی کیفیت نہیں سمجھ پارہا تھا۔ اسنے آج تک ستارہ کو صرف ایک پیشنٹ اور اپنے دوست کی بہن ہی تصور کیا تھا۔ اسکی عادت تھی وہ اپنے ہر پیشنٹ سے بات کرتے انہیں سرسری سا دیکھا کرتا تھا، ستارہ کو بھی ویسے ہی ٹریٹ کرتا تھا۔ آج اس نے پہلی بار اس سانولی سلونی سی لڑکی کو مسکراتے ہوئے غور سے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ یہ بس ایک لاشعوری عمل تھا جو شعور میں جم گیا تھا۔۔۔۔۔

اسلام نے سر جھٹک کر فجر کیلئے الارم سیٹ کیا اور آنکھیں بند کر کے سونے کی ناکام کوشش میں سر توڑ محنت کرنے لگا۔

نعمان آفس میں بیٹھا کچھ فائلز سٹڈی کر رہا تھا۔ آج اسے ہر حال میں تصدیق کر کے سائن کرنا تھے۔ ایک فائل سے مطمئن ہو کر اس نے پین کیس سے پین نکالا اور سائن کر دیے، پھر دوسری کھولی ہی تھی کہ اسکی پرسنل سیکرٹری نے اسے انٹر کام پر اطلاع دی کہ کچھ دوست ملنے آئے ہیں

وہ اسکے یونیورسٹی فیلو تھے اور آج بھی ان میں ویسا ہی مذاق چلتا تھا جیسا سالوں پہلے، ادینہ اور صائم اسکے سامنے خوش باش سے بیٹھے تھے۔ رسمی علیک سلیک کے بعد صائم نے کافی کاکپ واپس رکھتے بولا

Posted on Kitab Nagri

"یار نعمان ہم سوچ رہے تھے، بہت وقت ہو گیا کوئی پارٹی، کوئی ہلہ گلہ نہیں ہوا۔ تو اس ویکیونڈ ہم سب دوست اکٹھے ہو رہے ہیں"

"آہاں۔۔۔؟" خوشگواریت نے نعمان کا احاطہ کیا

"اینڈ یونواٹ۔۔۔ ہم نے بہت محنت کے بعد ہر دوست سے کانٹیکٹ کر لیا، تھوڑا مشکل تھا پر ہو گیا" ادینہ بولی

"ڈیٹس گڈ" نعمان نے کافی کا گھونٹ بھرتے ان دونوں کو سراہا

"اور وہ یاد ہے۔۔۔ ہے نعمان یوکلنگ سوہینڈ سم" ادینہ کے پوز بنا کر نقل اتارنے پر نعمان اور صائم دونوں کا قہقہہ بلند ہوا

"ہاں یاد ہے۔۔۔ عینڈی، اسے کیسے بھول سکتا ہوں۔ سب سے زیادہ دماغ تو اسی نے میرا پکایا تھا" اس نے سر ہلاتے کرسی سے ٹیک لگائی

"اچھا پھر اس ویکیونڈ کا پلین بنا ہے۔ ہم تمہیں انوائٹ کرنے آئے ہیں، پوری رات میوزک، چارم، باربی کیو ہلہ گلہ، اینڈ ایوری تھنگ جو ہم سٹوڈنٹ لائف میں کیا کرتے تھے"

سب تو ٹھیک تھا نعمان کی سوئی "رات" پراٹک گئی۔ رات کا مطلب تھا شام میں جانا اور اگلی دوپہر میں واپسی۔

"نہیں یار رات نہیں، ماہ جبین اکیلی ہو گی گھر پر، وہ اکثر رات میں ڈر جاتی ہے"

"اوہ کم آن نعمان۔۔۔" ادینہ نے ہاتھ جھٹکا اور بے زار سی ٹیک لگائی

Posted on Kitab Nagri

"پتا نہیں کہاں سے اٹھا کر لے آئے ہو اس تھرڈ کلاس عجیب سی ہوائی مخلوق کو، اسی وجہ سے تم کئی ہفتوں سے سوشل لائف ختم کر کے بیٹھ گئے ہو۔ ہم خاموش تھے چلو کوئی بات نہیں پردس از ٹوچ ناؤ۔۔۔ اب ایک موقع ملا ہے سب کو اکٹھے ہونے کا اور تم۔۔۔ اسے اس گونگی بہری لڑکی کے باغ۔۔۔"

"شٹ اپ یو بلڈی۔۔۔" اسنے ضبط سے اپنے منہ کو کچھ برابر بولنگ سے روکا۔۔۔ اسکے جڑے بھنچ گئے

"ہولڈ آن نعمان واٹ ہیپینڈ؟" ارینہ کی زبان کو تو بریک لگ گئی پر صائم کڑے تیور لیے بولا

"تم دیکھ نہیں رہے یہ کیا بول رہی ہے؟"

"غلط کیا کہا ہے اسنے کتنے دنوں سے ہم دیکھ رہے ہیں، نہ دن کی فکر ہے نہ رات کی۔۔۔ تم اپنا آپ برباد کر رہے ہو"

"گیٹ۔۔۔ آؤٹ" وہ ضبط سے ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولا

"تم ہمیں جانے کا کہہ رہے ہو" ادینہ نے صدمے سے سر ہلایا

"اس سے پہلے کہ میں لمٹس کر اس کروں۔۔۔ چلے جاؤ یہاں سے تم لوگ"

وہ دونوں کھڑے ہو گئے

"دس از ناٹ فیئر نعمان، ریلی ناٹ فیئر"

پھر وہ رکے نہیں، چلے گئے، نعمان نے گہرا سانس لے کر خود بھی پر قابو پایا اور پین اٹھا کر بغیر پڑھے سائن کر دیے اور باہر جا کر اپنی پی اے کو ہدایات دی کہ فائلز کلیکٹ کر کے آفس لاک کر دے اور خود وہ گھر

Posted on Kitab Nagri

کیلئے نکل گیا۔ گھر آکر وہ تھوڑا ریلیکس ہوا پھر فریش ہو کر اس نے ایک نظر ماہ جبین کو دیکھا جو سو رہی تھی۔
پینٹنگ کا سامان ایک کونے میں پڑا تھا۔ اسے دیکھ کر وہ گاؤں کیلئے نکل گیا، اسے اماں بیگم کو سمجھانا تھا جو وہ انکے پاس بیٹھ کر ہی کر سکتا تھا۔ اور ابھی نکلتا تو رات تک واپس بھی آ جاتا۔

دوپہر کا دسترخوان لگ چکا تھا۔ ان کے گھر میں آج بھی زمین پر ہی دسترخوان لگتا تھا۔ گھر کے سب چھوٹے
بڑے موجود تھے، نعمان بھی۔ کھانے پر وہ کچھ نہیں بولا پر اسے رات ہونے سے پہلے کراچی لوٹنا تھا
"اماں بیگم آپ سمجھتی کیوں نہیں ہیں، یہ میری زندگی ہے۔ اسکا فیصلہ آپ ایک بار پہلے ہی کر چکی ہیں اور اس کا
نتیجہ بھی ہم سب دیکھ چکے ہیں۔۔۔ مجھے میری زندگی میں رہ لینے دیں جیسے میں رہ رہا ہوں، جو میں کر رہا ہوں
آپ مجھے کرنے دیں۔۔۔ آپکو معلوم نہیں میں کس فیئر سے گزر رہا ہوں"
آخر میں اسکی آواز بھاری ہو گئی تھی۔۔۔ وہ جو سوچ رہا تھا کہ معاملہ ختم کر کے جائے گا عصر کے وقت پورا گھر
رونق اور چہل پہل سے بھرا پڑا تھا۔ وہ حیران ہوا۔ معلوم نہیں کیا ہو رہا تھا۔ اس سوال کا جواب اسے بہت
پر سکون طریقے سے دیا گیا۔۔۔ گویا خاموشی سے اس کے سر پر بم پھوڑا گیا کہ آج اسکا "نکاح" ہو گا تو وہ واپس
جاسکے گا۔ جس پر وہ اب آپے سے باہر ہوا اماں بیگم کے کمرے میں چلا رہا تھا
"آپ بس میری پریشانیوں میں اضافہ کر رہی ہیں۔ میں یہاں بات کرنے آیا تھا اور آپ یہاں میری شادی
کروانے بیٹھی ہیں۔۔۔ میں بتا رہا ہوں۔۔۔ میں نکاح نہیں کروں گا انابہ سے"

Posted on Kitab Nagri

اماں بیگم سپاٹ چہرہ لیے کرسی پر بیٹھی تھیں

"آپ مجھے ہاں سے جانے دیں۔۔۔ گارڈز کو بولیں راستہ چھوڑ دیں میرا"

"چھوڑ دیں گے راستہ، پر اس سے پہلے تم نکاح نامے پر دستخط کرو گے"

نغمان کا ضبط جواب دے رہا تھا۔

"اماں بیگم آپ زیادتی کر رہی ہیں" وہ بے بس ہو کر بولا تو اماں بیگم اپنی چھڑی پکڑے ٹک ٹک کرتیں باہر کی جانب بڑھ گئیں تو اس نے ہاتھ مار کر ڈریسنگ پر پڑے گلدان کو زمین بوس کر دیا۔

کتنے لمحے سر ہاتھوں میں دیے بیڈ کے کنارے پر بیٹھا رہا پھر ایک آخری کوشش کیلئے باہر نکل آیا جہاں اسے بیرونی دروازے پر چہکاریاں سنائی دیں۔ بیرونی دروازے تک پہنچتے اس کے سر پر تو جیسے آسمان ہی ٹوٹا تھا۔ بے یقینی سی بے یقینی تھی۔ وہاں ستارہ موجود تھی سب اس سے مل رہے تھے۔ پیچھے کھڑا اسلام اماں بیگم سے بول رہا تھا

"یقین جانیں آنٹی بہت سے کام پڑے تھے میرے پر آپ کی محبت اور خلوص سے بھری ضد نے آنے پر مجبور کر دیا" وہ ہیل چیئر بیٹھی ستارہ کی نظر دور کھڑے بھائی پر پڑی تو اس کی ہنسی سیکنڈ کے ہزاروں حصے میں معدوم ہوئی

"ستارہ۔۔۔ میری تم سے ہر زور بات ہوتی تھی۔۔۔ تم بھی مجھے اس طرح دھوکا دو گی اس بات کا مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا"

نغمان نے بے یقینی سے بولا تو ستارہ تڑپ اٹھی

Posted on Kitab Nagri

"خدارا بھیا مجھے غلط مت سمجھیں۔ جیسے آپ مجھ سے بات کرتے تھے اماں بیگم بھی روز ہی فون کرتی تھیں۔۔۔ وہ روتی تھیں مجھے قسمیں دیتی تھی، میں مجبور تھی بھیا پلیز مجھے معاف کر دیں۔"

ایک ملازمہ پھولوں سے بھرا اتھال لیے اندر بڑھ رہی تھی

"آسیہ۔۔۔ انہیں ذرا باغ کا راستہ دکھا دیں۔ آپ تھوڑی واک کر لیں ٹھیک ہو جائیں گے۔ ابھی تو آپ کو نکاح کا کھانا بھی کھانا ہے"

ناٹ اگین۔۔۔ اسکے مسکرا کر کہنے پر اسلام وہاں سے یوں غائب ہوا جیسے چراغ کا جن۔ ستارہ وہیل گھماتی اماں بیگم کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ اسے اماں بیگم سے بات کرنی تھی

اور پھریوں ہوا کہ اپنے گھر کی عزت اور سالوں کی ساکھ بچانے کو نواب نعمان دو لہا بن گیا۔ وہاں ہر جانب یہ خبر جنگل میں آگ کی مانند پھیل گئی تھی۔

www.kitabnagri.com

"مرحوم نواب ارسلان جاوید خان کے چھوٹے بیٹے نواب نعمان کا نکاح ہو رہا ہے"

اس خبر پر آدھے سے زیادہ گاؤں حویلی آن پہنچا اور وہ لوگ عزت کی خاطر مر مٹنے والوں میں سے تھے۔ ایک بار پھر سے وہ شیر وانی پہنے سیٹج پر بیٹھا تھا جو حویلی کے باغ میں بنائی گئی تھی۔ بے تاثر چہرہ لیے گہرا سانس لیا اور

Posted on Kitab Nagri

پھر بعیر کچھ دیکھے دھڑادھڑ سائے کر دیے، وہ یہاں سے اٹھ کر جلد از جلد جانا چاہتا تھا، سب کے چہروں پر خوشی تھی، ہنسی۔۔۔ مگر اس ہجوم میں کوئی ایسا بھی تھا جس نے نکاح کے چھوہاروں کو زمین پر پٹخا تھا

"ہماری زندگی برباد کر کے خود خوشیاں منائی جا رہی ہیں یہ لوگ بہت دو غلے ہیں" یہ ایک نسوانی آواز تھی، غم، غصے اور کرب کے ملے جلے جذبات لیے۔۔۔ بھیگی ہوئی، نسوانی آواز

"حوصلہ رکھو۔۔۔ وقت ایک سا نہیں رہتا اور اللہ ہر کسی کو دیکھتا ہے، ظالم کو بھی اور مظلوم کو بھی"

اب کی بار آواز کسی مرد کی تھی۔۔۔ دلا سہ دیتی آواز، دلوں کی ہر پریشانی تمام کر دینے والی آواز

"گاڑی کی چابی مجھے دیں اماں بیگم" وہ ہاتھ آگے پھیلانے کوئی تیسری بار دہرا رہا تھا۔ اور اماں بیگم؟۔۔۔۔۔ ان کا بس ایک ہی جواب تھا "اپنے کمرے میں جاؤ دلہن انتظار کر رہی ہے" اس بار بھی یہی جواب دیا گیا

"واٹ ریش۔۔۔۔۔ آپ نے مجھے نکاح کا کہا وہ میں نے کر لیا۔۔۔ آپ نے بولا تھا کی نکاح کے بعد آپ مجھے جانے دیں گی۔۔۔ میں۔۔۔ بہت ضبط سے یہاں ہوں، چابی دے دیں مجھے" وہ دانت پیستا بولا

"ساری زندگی لوگ میرے آگے سر جھکاتے آئے ہیں ادب سے، اب تم چاہتے ہو اس بڑھاپے میں وہی لوگ سراٹھا کر میرے سامنے ہنسیں؟ تمہاری اماں بیگم کی تمام تر ریاضت مٹی میں مل جائے۔ تم یہاں سے چلے جاؤ اور مجھے تعنیں دیے جائیں، طرح طرح کی باتیں سنائیں لوگ؟"

Posted on Kitab Nagri

"تو نکاح کر تو چکا ہوں" جتنے سکوں نے اماں بیگم نے جواب دیا تھا اتنا ہی چڑ کر وہ بولا

"اب اور آپ کیا چاہتی ہیں مجھ سے؟"

"شباباش۔۔۔" وہ اٹھیں اور اس کے مقابل آئیں "میں تمہیں ولیمے سے پہلے ہر گز نہیں جانے دوں گی"

"یہ عجیب مصیبت ہے" نعمان نے ہوا میں ہاتھ پھیلائے "میرے وہاں ہزاروں کام پڑے ہیں چھوڑ کر آیا تھا میں"

"مجھے نیند آرہی ہے بہتر ہے تم بھی کمرے میں جاؤ۔۔۔ ویسے بھی صبح اٹھ کر بہت تیاریاں کرنی ہیں"

اماں بیگم لیٹ کر آنکھیں بند کر چکی تھیں اور نعمان

"یا اللہ مجھے صبر دے" وہ وہاں سے تن فن کرتا باہر چلا گیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کمرے میں پہنچنے پر مدھم روشنیوں میں بیڈ کے بالکل درمیان میں عروسی جوڑے میں بیٹھی عنابہ اس کے انتظار میں تھی وہ خاموشی سے کمرے میں آیا اور شیر وانی اتار کر صوفے پر پٹنی۔۔۔ پھر وہیں نیم دراز ہو گیا۔ ایک دم خیال آنے پر اس نے آنکھیں کھولیں اور شیر وانی کی جیب ٹٹولنے لگا، فون نکال کر اس نے کال ملائی

"ہیلو اماں جنت۔۔۔ تھینک گاڈ آپ ابھی گھر پر ہی ہیں" اس نے سکون کی سانس خارج کی "ایک فیور چاہیے تھا"

وہ تھوڑی دیر سننے کو رکا اور ایک ہاتھ کی انگلیوں سے آنکھیں مسلنے لگا

"ایسا ہے کہ آج رات میں گھر نہیں آسکوں گا تو آج آپ گھر نہ جائیں پلیز، ماہ جبین اکیلی ہوگی۔۔۔۔ پلیز اسکا خیال رکھیے گا بہت، وہ گھر سے باہر نہ جائے۔۔۔۔۔ جی، جی بہت شکریہ اللہ حافظ"

وہ اپنے کمرے میں کسی زی نفس کی موجودگی یکسر بھلا بیٹھا۔۔۔ سکون نے سانس لیتا ڈریسنگ میں چلا گیا۔ مگر جو وہاں موجود تھی اسکی سوئی تو نغمان کی آواز اور اس کی پریشانی میں ہی اٹک گئی تھی۔ فریش ہو کر وہ سادہ حلیے میں باہر نکلا تو گھڑی کو دیکھا جو اس وقت صرف بارہ بج رہی تھی منہ میں کچھ بڑبڑاتا وہ واپس صوفے پر آ کر بیٹھ گیا۔ نا جانے کتنا وقت ٹانگ ہلاتا دور بیٹھی عنابہ کو دیکھتا رہا

"جانتی تھی ناں تم میں پہلے سے شادی شدہ تھا۔۔۔ پھر بیوی کو طلاق بھی دے چکا ہوں۔۔۔ خالہ زاد ہو جانتی ہی ہو"

"جی" نظریں جھکائے وہ بس یہی کہہ سکی۔۔۔ وہ اندر سے پہلے ہی الجھی ہوئی تھی اوپر سے نغمان کا رویہ وہ نغمان سے چھ سات سال چھوٹی تھی

"تو پھر کیوں کی میرے لیے ہاں؟" وہ کڑے تیور لیے بولا، ماتھے پر بل تھے۔ چند لمحے تو وہ کچھ بول ہی نہ سکی

"آپ شاید بھول رہے ہیں یہ شہر نہیں گاؤں ہے، جہاں لڑکیوں کی مرضی نہیں پوچھی جاتی، صرف حکم دیا جاتا ہے جسے ہر حال میں پورا کرنا پڑتا ہے"

"اچھا بس۔۔۔" ناگواری سے بولتے ہوئے اس نے اس نئی دلہن کی آنکھوں سے چمکتے موتی ٹوٹے دیکھے تھے مگر بار بار خیال ماہ جبین کی جانب چلا جاتا وہ کیسے اپنے دوستوں سے آج صبح ہی لڑ رہا تھا کہ ماہ جبین گھر پر اکیلی ہوگی اور آج ہی وہ اتنی دور بیٹھا ہے۔ کبھی موبائل چلانے لگتا، کبھی سگریٹ پینے لگتا، کبھی کمرے میں کسی پینڈولم کی

Posted on Kitab Nagri

طرح چکر کاٹنے لگتا۔۔۔ جب ان سب کاموں سے بے زار ہو گیا تو صوفے پر ہی نیم دراز ہو کر آنکھیں موند لیں۔ وہ سویا تھا یا نہیں پر عنابیہ کی نیند حرام ہو چکی تھی۔ پوری رات وہ اسی پوز میں بیٹھی رہی، کچھ وقت بعد وہ چہرہ موڑ کر دیکھ لیتی جہاں نغمان ٹانگیں زمین پر پھیلائے آنکھوں پر ہاتھ رکھے پڑا تھا

صبح اسکی آنکھ کھلی تو تو عنابیہ ڈریسنگ ٹیبل پر بیٹھی گم سم سی اپنے بالوں میں برش پھیر رہی تھی۔ نغمان کے سر میں درد تھا، شاور لے کر وہ تھوڑا فریش فیل کرنے لگا۔ باہر آیا تو عنابیہ اب تک ڈریسنگ پر بیٹھی بال ہی بنا رہی تھی۔ نغمان کو بے اختیار اس چھوٹی سی گڑیا پر ترس آیا وہ چلتا اسکے پیچھے جا کھڑا ہوا اور اپنا عکس دیکھتے دوسرے برش سے بال بنانے لگا۔ عنابیہ اسکے آنے پر تھوڑی کنفیوز ہو گئی تھی

"دیکھو عنابیہ۔۔۔۔ مجھے تم سے کوئی پر اہلم نہیں تھا۔ تم یہ ہر گز مت سمجھنا کہ میں تم سے شادی کرنا چاہتا تھا ان فیکٹ میں کسی بھی لڑکی سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا میرے لیے ایک تجربہ ہی بہت تھا۔ میں تو یہاں اس بارے میں بات ختم کرنے آیا تھا مجھے کیا معلوم تھا یہاں۔۔۔۔ یہاں سب کچھ پہلے ہی تہ ہو چکا تھا" اسنے گہرا سانس لیتے گھڑی اٹھائی

"خیر اب کیا ہو سکتا ہے مجھے تم سے ہمدردی ہے اور اس سے زیادہ میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا" بے تاثر چہرہ لیے وہ بس یہی بولا اور کہہ کر رکا نہیں، عینک اٹھاتا باہر چلا گیا اسے پھر سے سسکنے کیلئے چھوڑ کر۔۔۔

"خدا تمہاری زندگی میں ایسی خوشی کبھی نہ لائے عنابیہ۔۔۔ یہ بد دعا میری زبان نہیں میرا دل دے رہا ہے تمہیں" اسنے اپنے ہچکیاں روکنے کیلئے دونوں ہاتھ منہ پر جما لیے دور کہیں سے آوازوں نے اسکا احاطہ کیا اور وہ ان آوازوں کو روک نہ سکی

Posted on Kitab Nagri

اسکا دل چاہا وہ اس آواز سے دور چلی جائے کہیں ایسی جگہ جہاں۔۔۔۔۔ جہاں؟۔۔۔۔۔ اس دنیا میں تو کوئی ایسی جگہ ہے ہی نہیں جہاں ہاتھوں کا کیا زندگی میں نہ آئے۔۔۔۔۔ جہاں ظلم گردش ہی نہ کر سکے۔۔۔۔۔ جہاں نفس کا بھیڑیا، برائی کا بھیڑیا وجود ہی نہ رکھتا ہو۔۔۔۔۔

کیا ہے کوئی ایسی جگہ؟ نہیں ناں

ویسے کی تقریب جیسے ہی تمام ہوئی اور اسے چابی ملی تو وہ شکر کرتا پورچ کی جانب لپکا، دروازہ کھول کر وہ بیٹھنے لگا تھا جب اسنے دیکھا پیچھے عنابیہ ہاتھ باندھے سر جھکائے کھڑی تھی

"کیا ہے؟"

"وہ۔۔۔۔۔ اماں بیگم نے کہا کہ آپ۔۔۔۔۔ آپکے ساتھ جانا ہے" اسنے ڈرتے ہوئے بولا تو نعمان کا دل کیا واقعی خود کو گولی مار ڈالے قصہ ہی ختم ہو۔۔۔۔۔ ابھی وہ کچھ بولنے ہی والا تھا جب اسے اندرونی دروازے سے ملازمہ بیگم پکڑے آتی دکھائی دی اور پھر اسکے پیچھے اماں بیگم، ستارہ، ارمان، شمعان اور بڑی بھابی۔ اسنے ابھی یہ لوگ دیکھے تھے۔ یقیناً پیچھے پوری حویلی کا مجمع پیروی میں ہو گا۔ یہ آخری موقع تھا جو نعمان کو نظر آیا۔ گیٹ چوکیدار کھول چکا تھا، اس سے پہلے کہ وہ لوگ اس تک پہنچتے، گاڑی سٹارٹ ہوئی اور نعمان یہ جاوہ جا۔۔۔۔۔ عنابیہ تو وہیں ساکت کھڑی اڑتی ہوئی دھول کو دیکھتی رہ گئی۔ پیچھے آنے والے ٹولے نے ششدر ہونے کے سوا کچھ نہ کیا، وہ اور کرتے بھی کیا۔ اماں بیگم نے پاس کھڑے شمعان کے ہاتھ سے فون جھپٹا اور نعمان کا نمبر ملایا

"جی بولیں"

"یہ کیا بد تمیزی تھی نغمان۔۔۔ یہ تربیت کی ہے ہم نے تمہاری، کیوں چھوڑ گئے ہو اپنی بیوی کو"

اماں بیگم کا بس نہیں چل رہا تھا فون سے ہی نکال باہر کریں اسے

"یہ میری آخری حد تھی اماں بیگم، ویسے بھی مجھے بیوی نہیں آپکو بہو چاہیے تھی تو پھر اب "اپنی بہو" کو اپنے پلو سے باندھ کر رکھیں۔" نغمان نے کار چلاتے بہت تحمل سے جواب دیا، وہ رکا نہیں تھا کچھ اور بھی بول رہا تھا

"بہت بار بڑے اپنی مرضی کر کے چھوٹوں کی زندگیاں خراب کر دیتے ہیں، آپنے نے اسکے برعکس نہیں کیا، اور پلیز میں مزید کھڑی پتلی نہیں بن سکتا۔ میری مشکلات کا میری حالت کا اندازہ ہی نہیں ہے آپکو۔۔۔ (لب تر کیے، حلق میں کچھ اٹک سا گیا تھا) مجھے مزید تنگ مت کر یے گا ورنہ میں یہ ملک چھوڑ کسی ایسی جگہ چلا جاؤں گا جہاں آپ چاہ کر بھی نہیں ڈھونڈ سکیں گی۔۔۔ بد زبانی کیلئے معذرت"

ٹکا سا جواب اور معذرت کے بعد بغیر کچھ سنے اسنے فون بند کیا اور ڈیش بورڈ پر پھینک دیا۔

www.kitabnagri.com

گھر پہنچ کر ایک نظر اسنے ماہ جبین کو دیکھا، اماں جنت اسی کے ساتھ سو رہی تھیں۔ رات کافی ہو چکی تھی وہ سکون کی سانس لیتا کمرے کی جانب چلا گیا، اسے سکون کی اشد ضرورت تھی۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

گاؤں سے واپس آنے کے بعد اسکا مکمل دھیان ماہ جبین پر تھا۔ روز اسکی نظر پینٹنگ کے سامان پر اٹھتی اور بے مراد واپس لوٹ جاتی۔۔۔ یہ اسکا معمول بن چکا تھا۔۔۔ پر نتیجہ وہی تھا جو پہلے دن تھا۔۔۔ صفر

دو مہینے گزر چکے تھے اب تو نعمان کا یہ آخری امید کا دیا بھی ماند پڑ چکا تھا۔ وہ آفس سے تھکا ہارا واپس آیا تو گردن کا پچھلا حصہ دباتے وہ لاؤنچ سے ہوتا ہوا سیدھا ماہ جبین کے کمرے میں پہنچا۔ دروازہ کھولا تو یہ کیا۔۔۔ بیڈ خالی تھا، وہ مڑنے ہی والا تھا کی اماں جنت کو آواز دے جب اسکی نظر بیڈ کے پرے زمین پر بیٹھی ماہ جبین پر پڑی، اسکے بال اب گردن کو چھونے لگے تھے۔ اماں جنت اسکے بالوں کو پن لگا دیا کرتی تھیں اسے وہی نظر آئی تھی بس۔۔۔ حیرت کے پہاڑ اس پر ٹوٹے جب وہ اس تک پہنچا۔ وہ سیکچ بک زمین پر رکھے اس پر پینٹنگ کر رہی تھی۔ نعمان ٹرانس کی کیفیت میں گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ بے شک اس پینٹنگ کو سمجھنا مشکل تھا، اسنے ڈوبتے سورج کا منظر بنایا تھا، نیچے گھاس، ایک طرف دو درخت اور تمام تر روشنی واپس لے جاتا ہوا سورج۔۔۔

پینٹنگ صرف ایک ہی رنگ سے بنائی گئی تھی جس کے باعث اسے سمجھنا مشکل تھا۔۔۔ وہ شاید ہولے سے کانپ بھی رہا تھا، اسکے بیٹھنے پر ماہ جبین نے پلکیں اٹھائیں۔۔۔ اور بس وہ ایک ہی نظر نے نعمان کی آنکھوں میں لگی باڑ کو توڑ ڈالا۔۔۔ اس ایک پل میں وہ مسکرائی تھی، اور پھر سنجیدہ ہو گئی۔ نعمان نے ایک جھٹکے سے آنسو صاف کیے اور ماہ جبین کا آگے بڑھتا ہاتھ روکا

"یہ مکمل ہو گئی ہے، بس۔۔۔ کچھ مت بنانا اور" اسکی آواز سرگوشی سے زیادہ نہ تھی۔ اس پر ماہ جبین نے براسا منہ بنایا تھا اور پھر ہاتھ چھڑا کر دو تین قطرے پھینکے اور لمبی لمبی لکیریں بنادیں۔ وہ بے اختیار مسکرا اٹھا

Posted on Kitab Nagri

"پرندے۔۔۔" واقعی مصور ہی کو معلوم ہوتا ہے اسکی تخلیق کب کُل ہوتی ہے ماہ جبین نے انگریزی لی اور وہیں لیٹ گئی سر نغمان کے گھٹنے کے قریب پڑا تھا، اسکا رنگ صاف ہوتا جا رہا تھا، کمزوری بھی کم ہو گئی تھی، اچھی خوراک اور دیکھ بھال سے وہ ٹھیک ہوتی جا رہی تھی۔ پر جتنا اسکا رنگ صاف ہو رہا تھا اسکے گال کا نشان اتنا ہی واضح۔۔۔ اسے معلوم نہیں کب اسکی انگلی کے پورے نے اس نشان کو چھوا جس وہ کسمائی

"نیند آرہی ہے؟"

ماہ جبین نے نیند سے بوجھل آنکھیں پھر بند کرنا چاہیں تو نغمان نے اسکا سر اوپر اٹھایا

"چلو اٹھو شاباش۔۔۔ بیڈ پر سو"

جب وہ بیڈ پر لیٹی تو اس پر بلینکٹ اوڑھ کر ساری چیزیں سمیٹیں اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔ وہ جو سوچے بیٹھا تھا آج جاتے ہی سو جائے گا نیند اس سے کوسوں دور جا چکی تھی۔ اللہ کا شکر ادا کرتے اس رات رات نغمان نے کتنے ہی بے آواز آنسو گرائے تھے، یہ آج تک کی سب سے بڑی جیت تھی۔۔۔ گلٹ زیادہ نہ سہی ٹھوڑا سا ہی کم ضرور ہوا تھا۔ اسے بس اب اپنی کوشش جاری رکھنی تھی ماہ جبین کو بالکل پہلے جیسا کرنا تھا، جیسی اسے وہ گلابوں کے باغ میں ملی تھی۔۔۔

"بیٹا۔۔۔ مجھ سے ملنے آجایا کرو ناں، دیکھو میں گھر میں کتنی اکیلی ہوتی ہوں یہ دیواریں یہ خاموشی مجھے کاٹتی ہے"

Posted on Kitab Nagri

"اسے قسمت سمجھو اماں جس کی لکھاری تم خود ہو، اب ہم سے کس چیز کا گلہ کرتی ہو، ماں ہونے کے باوجود تم نے ہم سے وہ محبت نہیں کی جس کی میں، اور آپا حق دار تھیں۔۔۔۔۔ (اسنے کچھ دیر لب چبائے)" تم جانتی ہو اماں، بچپن سے ہی میں نے وہ حالات دیکھے جن سے میری رگوں میں زہر اترتا، جنہوں نے میرے خون کو بدبودار کر دیا، اور اسکی بوجھے چین نہیں لینے دیتی۔۔۔ پھر میں تلخ نہ ہوں یہ کیسے ممکن ہے اماں "

ماہوش نے سامنے چار پائی پر بیٹھی ماں کا جھریوں زدہ چہرہ دیکھا۔ اسے اپنی ماں سے آج بھی محبت تھی، اکیلے میں سسک بھی لیا کرتی تھی مگر جو حالات ان گزرے ماہ و سال میں اسنے سہے تھے۔۔۔ وقت نے اسے سرد بنا گیا تھا۔۔۔ پہاڑ کی چوٹی پر جمی برف کی مانند سرد

"میں مانتی ہوں گناہ گار ہوں، مجرم ہوں "سب" کی۔۔۔ اپنی ذات سے سے جڑے ایک ایک فرد کی۔۔۔ پر مجھے معاف کر دے ماہوش "

"کیسے معاف کر دوں اماں۔۔۔ اور کن کن چیزوں کیلئے معاف کروں "

اسکی آنکھیں بھگنے لگیں۔ آواز میں بے بسی تھی، درد تھا، غصہ تھا او کیا کیا؟
www.kitabnagri.com

"کیا اس کیلئے معاف کر دوں کہ میری جان سے پیاری آپا کو تم نے محض چند نوٹوں کی خاطر ہم سب سے دور کر دیا "

آنسو گال پر لڑھکے۔ اماں بھی منہ پر ہاتھ رکھے سسکنے لگی

Posted on Kitab Nagri

"اس لیے معاف کر دوں کہ ابامیری آپا کا غم لیے اس دنیا سے ہی چلے گئے۔۔۔ اس لیے بھی معاف کر دوں کہ باہر جاتی تو لوگ مجھ پر تعنے، آوازے کستے میری۔۔۔ میری آپا، میری پاک دامن آپا کے کردار کو داغ دار کرتے"

وہ تقریباً چلا رہی تھی اسکی آواز میں کپکپاہٹ واضح تھی۔۔۔ گہرا سانس لے کر اسنے دوبارہ بولنا شروع کیا اب کی بار آواز بہت مدہم تھی، اور گردن جھکی ہوئی

"اس لیے بھی معاف کر دوں کہ جب میں نے تمہارے پاؤں پکڑے تھے بول دو پنچائیت میں سب کیا دھرا اس چھوٹے نواب نغمان کا ہے۔۔۔۔۔ پر تم نہیں بولی، منہ کو تالا لگالیا۔ صرف اس لیے کہ اپنی خود غرضی سامنے نہ آجائے اس گاؤں سے رسوا ہو کر دھکے کھا کر نہ نکلنا پڑے" اس کے گالوں پر موتی گرتے ہی جارہے تھے آواز بھی مدہم پڑتی جارہی تھی

"ہاں شاید اس لیے بھی معاف کر دوں جب پنچائیت نے بے جا الزام اور شک کی بنیاد پر مجھ سے پندرہ سال بڑے آدمی سے میرا نکاح کروا دیا۔۔۔"

www.kitabnagri.com

اسنے سر اٹھا کر ماں کو دیکھا

"کیا معاف کر دوں؟"

کتنے ہی لمحے دونوں ماں بیٹی خاموش آنسو بہاتی رہیں، خاموشی۔۔۔۔۔ یہ واقعی میں کاٹتی ہے۔۔۔ غیر معمولی خاموشی، جیسی ویران جنگل میں ہوتی ہے۔۔۔ بالکل ویسی ہی جیسی قبر میں ہوتی ہے، کیا تم نے سنی ہے وہ خاموشی؟

Posted on Kitab Nagri

ماہ وش کے دل کا غبار کم ہوا تو وہ پھر بولی۔ اب کی بار آواز میں لرزش نہ تھی

"معلوم نہیں میرے اللہ کو میری کیا خوبی پسند آئی کہ نسیم ایک اچھے انسان نکلے، مجھے پڑھایا، مجھے آزادی دی، مجھ پر یقین کیا، میری ڈھال بنے، اور آج انہی کی کرم نوازی ہے کہ میں میٹرک کے امتحانات دینے والی ہوں (گہرا سانس) انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ بس میرے امتحان ہو جائیں تو پھر ہم کراچی جائیں گے، نسیم نے نعمان کا پتہ لگا لیا ہے کہ وہ کہاں رہتا ہے۔۔۔ میں اپنی آپا کو اس زنگ آلود پنجرے سے نکال کر لاؤں گی"

سوں سوں کرتی ماہ جبین کے بات مکمل کرنے پر انیقہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا پھر جھٹکے سے اٹھ کر بیٹی کے پاس آگئی

"تم۔۔۔ تم میری۔۔۔ میری بینہ کو واپس لاؤ گی؟"

ماہ وش کی گال پر ایک چمکتا موتی گر اور گر کر اسکے دامن میں کہیں غائب بھی ہو گیا، اسکی ماں نے آج کتنے ہی سالوں بعد یہ نام اپنے منہ سے نکالا تھا "بینہ" دور کہیں ماضی کی کتاب میں دھول لگے ورق پھڑپھڑائے تھے

"تمہیں معلوم ہے چھٹکی۔۔۔ اماں جب مجھے بینہ کہتی ہیں ناں تو مجھے بہت اچھا لگتا ہے"

"تو آپا پھر تم اتنا چڑتی کیوں ہو؟"

"ارے میری پگلی، وہ تو اس لیے کہ اماں جان بوجھ کر مجھے بار بار "بینہ" کہے۔ مجھے بہت مزا آتا ہے جب میں جان بوجھ کر چڑتی ہوں اور پھر اماں مجھے چڑانے کو دوبارہ "بینہ" بولتی ہیں"

Posted on Kitab Nagri

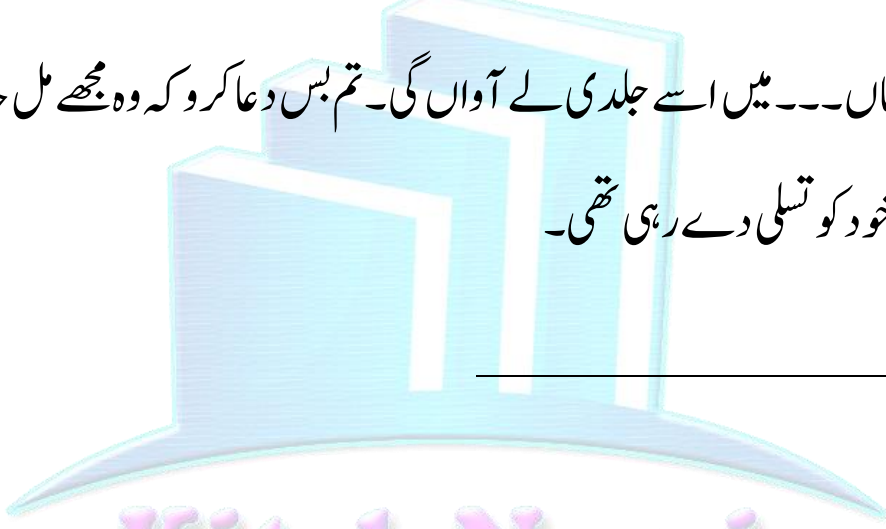
"اماں۔۔۔ میں آپا کو۔۔۔ آپا کو ڈھونڈ تولوں گی ناں"

ماہ وش نے اپنے ڈر کو الفاظ دیے، کیونکہ اسے تقریباً ایک سال پہلے معلوم ہوا تھا کہ ماہ جبین نغمان کے پاس سے جا چکی ہے

"ہاں ہاں ملے گی وہ تمہیں تم اسے ڈھونڈنے جاؤ گی ناں کراچی تو وہ تمہیں ضرور ملے گی، بس میرے مرنے سے پہلے اسے ڈھونڈ لانا چھٹکی" ماہ وش نے دہل کر ماں کو گلے لگایا

"ایسی باتیں مت کر اماں۔۔۔ میں اسے جلدی لے آواں گی۔ تم بس دعا کرو کہ وہ مجھے مل جائے"

ماں سے زیادہ وہ شاید خود کو تسلی دے رہی تھی۔



نغمان کی سرگرمیاں ابھی بھی ویسی ہی تھیں۔ جتنے مہینوں سے ماہ جبین اسکے ساتھ تھی وہ ہر طرح کی سوشل لائف سے کٹ گیا تھا۔ آفس سے گھر اور گھر سے آفس۔ اب چونکہ ماہ جبین کی حالت بہتر ہو رہی تھی تو وہ زیادہ تو اسکے ساتھ رہتا وہ پینٹنگ کرتی تو پاس بیٹھتا اگر سمجھ جاتا کہ کیا بنانے والی ہے تو اس کے مطابق رنگ اسکے آگے کر دیتا، اگر نہ کرتا تو وہ ایک ہی رنگ سے بنانے لگتی، وہ ساتھ ساتھ اس سے باتیں کرتا، طرح طرح کے دنیا جہان کے لطیفے سناتا، نا جانے کہاں سے ڈھونڈتا تھا۔۔۔ مگر اس سے ہوا یہ تھا کہ وہ مسکرا کر انا سیکھ گئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

یہ نعمان کی اتنے مہینوں کی محنت کا ثمر تھا کہ اس نے مسکرا نے کے ساتھ ساتھ سر ہلا کر ریسپانس بھی دینا شروع کر دیا تھا۔۔ اتنی پراگریس کے بعد اسکے ڈاکٹر نے اسے ماہ جبین کو لینگوئج سنٹر لے جانے کا مشورہ دیا۔ ماحول پر سردیوں کا مکمل طور پر راج تھا وہ دونوں کار میں بیٹھے تھے

"شال اچھے سے لے لو باہر سردی ہے بہت" نعمان نے مسکرا کر کہا تو اس نے تائید میں شال ٹھیک کر لی۔ سنٹر میں اسکی ریجسٹریشن وہ پہلے ہی کروا چکا تھا۔ ڈاکٹر سے بات کرنے کے بعد اس نے ماہ جبین کو ایک کمرے میں بٹھایا

"میں جا رہا ہوں، جو ڈاکٹر کہیں وہ کرنا وہ کے، شام میں لینے آ جاؤں گا"

وہ اسکے تاثرات دیکھ چکا تھا مگر کیا کرتا اسے ماہ جبین کو چھوڑ کر تو جانا تھا سو وہ چلا گیا۔۔

آج اسکی کافی لمبی چوڑی میٹنگ تھی، کانفرنس روم میں پاور چیئر پر بیٹھا وہ آنکھیں سکیڑے چشمے کے پیچھے سے سامنے دی جانے والی پریزینٹیشن کو دیکھ رہا تھا۔ تھوڑی کھجاتے وہ اتنے انہماک سے پراجیکٹ کی تفصیلات سن رہا تھا کہ پاس پڑے موبائل کی جلتی بجھتی سکرین بھی نہ دیکھ پایا۔

شام میں جب وہ فائلز اور ورکرز کے ساتھ سرکھپا کر فارغ ہوا تو سنٹر پہنچا۔

جہاں ایک شاکنگ نیوز اسکی منتظر تھی

"بہت پینک کر گئی تھیں وہ، کسی کو خود کو ہاتھ بھی نہیں لگانے دے رہی تھیں، ہم نے آپکو بہت کالز کیں۔ آپ کے ریسیونہ کرنے پر ہم نے انہیں نیند کا انجیکشن دے دیا"

Posted on Kitab Nagri

ڈاکٹر سے صورت حال معلوم کرنے پر اب وہ کمرے میں تھا جہاں وہ ارد گرد سے بیگانہ آنکھیں بند کیے غنودگی میں تھی۔ کافی وقت بعد اسے بھاری ہوتی آنکھیں کھولیں تو اپنے دائیں جانب سٹول پر نغمان کو بیٹھا پایا۔ اچانک آنکھوں میں شکوہ در آیا، نغمان آہستگی سے اس کے پاس آگیا

"جگہ اچھی نہیں لگی؟" اس نے معصومیت سے نفی میں سر ہلایا

"اوکے۔۔۔ مجھے بھی اچھی نہیں لگی ہم اب بالکل بھی یہاں نہیں آئیں گے"

اس کا جواب سن کر ماہ جبین کے چہرے پر سکون آگیا۔ وہ سمجھ گیا۔۔۔ کتنے مہینوں سے وہ گھر میں تھی، گھر سے باہر،۔ باہر کی دنیا سے پالا نہیں پڑا تھا اب اتنے لوگوں میں آکر ڈر گئی تھی

"گھر چلیں؟" اس کے اثبات میں سر ہلانے پر نغمان نے اس کی کلائی پکڑی اور باہر نکل گیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عناویہ نواب حویلی کی پول ایریا میں بنے جھولے پر بیٹھی غائب دماغی سے پول کے پانی کو دیکھ رہی تھی۔ ستارہ کی وہیل چیئر پاس آنے پر اس نے اچھل کر دل پر ہاتھ رکھا

"میں نے ڈر دیا کیا؟ سو سوری"

"نہیں کوئی بات نہیں" وہ دوبارہ پانی دیکھنے لگی سترہ نے بھی اس کی تائید کی

Posted on Kitab Nagri

"مجھے پوز بہت پسند ہیں۔۔۔ یہ بھی میں نے ضد کر کے بنوایا تھا اس گھر میں۔۔۔ صرف بھیا ہی تھے جنہوں نے میری خواہش پوری کی اسے بنوا کر"

اسکی بات پر عنابیہ نے ستارہ کو دیکھا جو اسی کو دیکھ رہی تھی بلکہ سمجھنے کی کوشش میں تھی۔ عنابیہ نے نظروں کا زاویہ بدلہ

"مجھے بہت دکھ ہے تمہارے لیے عنابیہ۔۔۔"

"بہت شکریہ۔۔۔" اسکے بولنے پر ستارہ خاموش ہو گئی۔

"ایک سوال پوچھوں ستارہ؟" ستارہ کے مثبت انداز پر وہ بولی

"ماہ جبین کون ہے؟"

ستارہ نے زیر لب نام دہرایا۔ "کیوں کیا ہوا ہے؟" ستارہ کا ماتھا ٹھنکا

"نہیں کچھ نہیں۔۔۔ تم چھوڑو یہ سب واپس کب جارہی ہو لاہور؟"

www.kitabnagri.com

"ہوں۔۔۔ شاید ایک دو دن تک چلی جاؤں" پھر ان دونوں میں خاموشی کی دیوار حائل ہو گئی۔ عنابیہ پھر سے پانی میں دیکھنے لگی

"تم نے کبھی فون نہیں کیا بھیا کو؟"

اس کی بات پر عنابیہ مسکرائی

Posted on Kitab Nagri

"مجھے اپنی قسمت کا اندازہ شادی کی پہلی رات ہو گیا تھا، میں ایسے ہی ٹھیک ہوں"

ستارہ نے عنابیہ کا ہاتھ تھاما تو وہ چونکی

"کسی کو محسوس ہو یا نہ ہو پر مجھے معلوم ہے تمہارے ساتھ کچھ پر اہلم ہے۔۔۔ تم جان بوجھ کر بھیا کے پاس نہیں جا رہیں۔۔۔ تمہیں ہر کسی نے کہا کہ چلی جاؤ تمہارے پاس بہت سے مواقع آئے تھے تم وہاں چلی جاتی تو وہ تمہیں گھر سے نہ نکالتے۔۔۔ اپنا گھر خود بسایا جاتا ہے عنابیہ"

"انکی زندگی میں میری جو حیثیت ہے وہ مجھے بتا چکے ہیں"

"مسئلہ یہ نہیں ہے عنابیہ۔۔۔ دیکھو ہمارے درمیان کافی رشتے ہی پر ان سب سے بڑھ کر ہمارا دوستی کا رشتہ رہا ہے بہت سالوں سے۔۔۔ میں تم سے بڑی ہوں یا تمہاری نند ہوں اس بات پر غور مت کرو پلیز میرے ساتھ اپنی پر اہلم شئیر کرو۔۔۔ مجھے راز رکھنے آتے ہیں عنابیہ" ستارہ نے اسکے ہاتھ پر دباؤ ڈالا چند لمحوں وہ سر جھکائے بیٹھی رہی اور پھر ستارہ کو اس کے سسکنے کی آواز آئی ستارہ کچھ نہ بولی۔۔۔

"مجھے یہ سب بھگتنا ہی ہے ستارہ۔۔۔ یہ کرما ہے، یہ وہ درخت ہے جس کے بیج زمین میں بو کر میں نے خود اسکو پانی دیا ہے۔۔۔"

ستارہ خاموش رہی وہ اسے کھل کر بولنے دینا چاہتی تھی

Posted on Kitab Nagri

"یہ بات مجھے اپنی شادی سے پہلے سمجھ نہیں آئی تھی، شادی سے پہلے تک مجھے کسی چیز کی پروا نہیں تھی، میں سمجھتی تھی کی جیسی زندگی میں گزار رہی ہوں ویسی ہی ہمیشہ رہے گی۔۔۔ پر میں غلط تھی، میں بہت غلط تھی ستارہ "

وہ کہتے ہی منہ پر ہاتھ رکھے رونے لگی،

"میں نے۔۔۔ میں نے محظ اپنے مزے کی خاطر کتنی زندگیاں برباد کر دیں ستارہ، ان کی قسمت میں آنسو لکھ دیے میں نے۔۔۔"

بہت دیر وہ روتی رہی اور ستارہ اسے بس دیکھتی ہی رہی۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد اس نے خود کو سنبھالا

"میری ایک سہیلی تھی۔۔۔ ام فروا نام تھا اسکا بہت سادہ دل انسان تھی، میری بچپن کی سہیلی تھی وہ۔۔۔ وہ سترہ سال کی ہوئی تو اسکے گھر والوں نے اسکی منگنی اسکے پھوپھو کے بیٹے کے ساتھ طے کر دی، وہ دونوں بہت زیادہ خوش تھے۔۔۔ یہ منگنی بھی "ناصر" کی ہی وجہ سے ہوئی تھی کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے اتنا کہ الفاظ کم پڑ جائیں۔۔۔ فروا جب میرے پاس آتی اسکی باتیں کرتی مجھے بتاتی کہ آج ناصر نے یہ کیا آج ناصر نے وہ کہا، اس نے مجھے یہ تحفہ بھیجا۔۔۔ اگر میں اعتراف کروں ستارہ تو میں اس سے جل گئی تھی میں غرور میں آگئی تھی میں اس سے کئی گنا زیادہ خوبصورت تھی مگر آج تک کسی نے میری طرف نہیں دیکھا تھا۔"

عنابیہ نے آنسو پونچھے پھر چند گہرے سانس لیے

Posted on Kitab Nagri

"ناصر کی فیملی انجان نہیں تھی ہمارے لیے، ہماری ان سے اچھی خاصی علیک سلیک تھی، میں نے اپنے لیے گڑھا اس دن کھودنا شروع کیا جس دن ناصر کی فیملی فروا کے گھر آئی میں بھی وہیں موجود تھی۔ اس کے سامنے رنگ بکھرنے لگے۔

"تم دونوں میں بہت محبت ہے، ہے ناں" عنابیہ کی نظریں ناصر پر تھیں اسکے سوال پر ناصر نے سامنے بیٹھی فروا کو مسکراتی آنکھوں سے دیکھا عنابیہ سے دیکھا نہ گیا تو بول پڑی

"ٹیسٹ لے لیں؟" ناصر نے عنابیہ کی طرف دیکھا

"ہاں تم لے سکتی ہو، اس معاملے میں ہر امتحان کی تیاری پوری ہے میری"

مجھے اس وقت بہت غصہ آیا تھا ستارہ، معلوم نہیں کس پر کیوں، مگر بہت برا آیا تھا۔ وہ کہتے ہیں ناں جب انسان پر شیطانیت سوار ہو جائے تو سبب خود بخود مل جاتے ہیں۔ کچھ باتیں ایسی تھیں جو ناصر کو ناپسند تھیں۔۔۔ میں ناصر کو اس سے بدزن کرنے لگی تھی، وہ جب بھی کوئی بات کرتی یا کوئی کام تو میں ہمیشہ اسکا غلط روپ نکال کر ناصر کے سامنے پیش کرتی، پہلے تو ناصر خاموش رہا میں سمجھی میں ناکام ہو رہی ہوں پر ایک دن مجھے اسکے گھر سے آوازیں آئیں میں نے دیوار پر کھڑے ہو کر دیکھا تو ناصر عنابیہ سے لڑ رہا تھا اور وہ اس کے سامنے گردن جھکائے کھڑی تھی، وہ منظر دیکھ کر مجھے اتنا سکون پہنچا کہ شاید میں بیان نہ کر پاؤں۔۔۔ اس دن میں نے باقاعدہ اپنے گھر بیٹھنا بنایا اور پھر اسکا ماتم سننے میں اسکے گھر چلی گئی

پھر سے کچھ مناظر اس کے سامنے آئے تھے فروا کچن میں کام کر رہی تھی

"فروا گھر میں کوئی دکھائی نہیں دے رہا"

Posted on Kitab Nagri

"ہاں، اماں لوگ شہر گئے ہیں۔۔۔ انہیں کچھ سامان خریدنا تھا"

"تمہاری شادی کیلئے؟" اسکا طنز وہ سمجھ نہ سکی اس پر وہ کچھ نہیں بولی اپنا کام کرتی رہی

"اچھا یہ لو میں نے حلوہ بنایا تھا سوچا تمہیں بھی دے دوں، ناصر کو پسند ہے ناں وہ آئے تو اسے بھی کھلانا ٹھیک ہے"

فروا کی آنکھوں میں آنسو اُڑ آئے

"ارے کیا ہوا تمہیں فروا میری جان" عنابیہ کے کہنے کی دیر تھی وہ اسکے گلے لگ کر رونے لگی

"ناصر آئے تھے۔۔۔ وہ مجھ پر بہت غصہ کر کے گئے ہیں حالانکہ میری تو غلطی بھی نہیں تھی۔۔۔ پتا ہے میں کتنا ڈر گئی تھی عنابیہ آج سے پہلے انہوں نے مجھے کبھی نہیں ڈانٹا، بہت بار انہیں مجھ پر غصہ آیا مگر انہوں نے کبھی میرے سامنے اس بات کا ذکر تک نہیں کیا" اور عنابیہ کے چہرے پر سکون اتر رہا تھا۔۔۔

"میں کتنی پاگل تھی ستارہ میں جسے اپنے لیے جیت سمجھ رہی تھی وہ جیت نہیں تھی وہ میری ناکامی کا دروازہ تھا جس کا قفل میں کھول رہی تھی"

www.kitabnagri.com

"ستارہ بی بی، بہو بیگم۔۔۔ دسترخوان پر سب آپکا انتظار کر رہے ہیں"

ملازمہ کے اطلاع دینے پر وہ دونوں اندر چلی گئیں

Posted on Kitab Nagri

کھانے کے بعد عنابہ لیونگ روم میں فائر پلیس کے پاس بیٹھ کر جلتی آگ سے نکلتے انگارے دیکھنے لگی۔۔۔ کچھ دیر بعد ستارہ بھی وہیں آگئی

"آج سردی زیادہ ہے، میں نے ہم دونوں کیلئے چائے بنوائی ہے"

"عنابہ کچھ نہیں بولی۔ جلتی آگ کے شعلے ان دونوں کی آنکھوں میں اپنا عکس چھوڑ رہے تھے۔

"انسان کتنا بے خبر ہوتا ہے ناں ستارہ، کبھی کبھی انسان کی مخلصی بھی اسے ڈس لیتی ہے۔۔۔ اندھا اعتماد بہت برا ہوتا ہے، کاش کہ فروا مجھے وقت سے پہلے پہچان لیتی تو شاید جتنی زندگیاں برباد ہوئی ہیں نہ ہوتیں۔۔۔ فروا کو خبر اس وقت ہوئی جب بات بہت آگے نکل چکی تھی ناصر اس سے مکمل طور پر بدزن ہو گیا، پروہ شادی سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ جس دن اسے معلوم ہوا وہ میرے گھر آئی

"پتا ہے عنابہ ناصر نے مجھ سے کہا کہ وہ صرف مجبوری کے تحت مجھ سے شادی کر رہا ہے، مجھ سے محبت کر کے اسنے اپنی زندگی کے سال ضائع کیے ہیں۔ تم بتاؤ عنابہ کیا محبت کی سزا یہی ہوتی ہے جو مجھے مل رہی ہے؟" اس وقت وہ ایک ٹوٹی ہوئی انسان لگ رہی تھی، جو اپنا سب کچھ لٹا چکی ہو اور اب دامن خالی ہو گیا ہو۔ عنابہ اپنی نظریں چراگئی فروا اسکے پاس بیٹھی اور عنابہ کا ہاتھ تھام لیا

"تم تو میری وہ سہیلی ہونا جس کو میں نے اپنا سب کچھ مانا، وہ سب بھی بتایا جو میں نے آج تک کبھی کسی کو نہیں بتایا۔۔۔ تم بتاؤ مجھے میں نے غلط کیا ناں" اس وقت عنابہ کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا

"تمہیں ناصر چاہیے تھا؟"

Posted on Kitab Nagri

"یہ کیا بکواس کر رہی ہو تم فروا؟" وہ اٹھ کھڑی ہوئی

"ہاں یا نہ میں جواب دو عنابیہ"

"میں بھلا کیوں ایسا چاہوں گی؟"

"تو پھر یہ بتاؤ کہ تم نے ایسا کیوں کیا میرے ساتھ؟"

وہ کچھ نہیں بولی

"تم نے اسے مجھ سے بدزن کرنے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی یہاں تک کہ اس کی نظروں میں مجھے بدکردار بھی بنا دیا۔۔۔ کیا تم یہ ثابت کرنا چاہتی تھیں کہ میں نے تم سے محبت کر کے غلط کیا، مجھے تم پر اندھا اعتماد نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔ یہ بتانا چاہتی تھیں تم مجھے؟"

وہ پھر بھی کچھ نہ بولی، سینے پر ہاتھ باندھے بے تاثر چہرہ لیے کھڑی رہی

"مجھ سے کہیں زیادہ تکلیف تم نے ناصر کو دی ہے عنابیہ،

www.kitabnagri.com

اس نے مجھ سے اس وقت سے محبت کی تھی جب ہم دونوں میں سے کوئی بھی محبت کا مطلب نہیں جانتا تھا اور اب وہ اس بات کو تسلیم نہیں کر پارہا۔۔۔ تم نے اسے گہری کھائی کے درمیان کسی درخت کی شاخ سے لٹکا دیا ہے۔۔۔ نہ وہ اوپر نکل سکتا ہے نہ ہی نیچے گر سکتا ہے۔۔۔ کیا تمہارے پاس اس کے درد کی دوا ہے؟"

وہ کیسی لڑکی تھی ابھی بھی اسی کے بارے میں سوچ رہی تھی

Posted on Kitab Nagri

"تم مجھے مار ڈالو عنابیہ مگر اسے بچالو۔۔۔ تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں عنابیہ اسے بچالو" وہ کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح اس کے سامنے ہاتھ جوڑے زمین پر بیٹھ گئی

"میں۔۔۔ میں کیسے بچا سکتی ہوں بھلا؟" عنابیہ نے کندھے اچکائے

"وہ مجھ پر یقین کرنا چاہتا ہے مگر اس کا دماغ ایسا کرنے سے باز رکھے ہوئے ہے، تم اسے سہارا دے دو۔۔۔ تم اسے سنبھال سکتی ہو وہ تمہاری بات ما۔۔۔"

"بکو اس بند کرو اپنی۔۔۔ پاگل سمجھ رکھا ہے کیا، ایک ایسے شخص کی زندگی میں چلی جاؤں جس کی کسی دوسری لڑکی کیلئے والہانہ محبت اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہوں میں، ہاں"

"اگر تم ایسا نہیں چاہتی تھی تو کیوں کیا تم نے ایسا مجھے بتاؤ عنابیہ ورنہ میں پاگل ہو جاؤں گی" وہ اٹھ کھڑی ہوئی اگر وہ چلی جاتی تو دیکھ لیتی۔۔۔ نغمہ کی آنکھوں میں دیکھ کر ہی پہچان جاتی کہ وہ بھی پہلے ہی سے کسی کی محبت میں گرفتار ہے جسے وہ خود بھی نہیں جانتا۔۔۔"

"خدا کرے سب کی مشکلات جلد ختم ہو جائیں"

دعا کرتی وہ خاموشی سے کمرے سے باہر چلی گئی، عنابیہ کی نظر کوٹلوں پر تھیں۔۔۔ آگ مکمل طور پر بجھ چکی تھی۔۔۔ ہر طرف راکھ ہی راکھ تھی، سیاہ۔۔۔۔۔ ہو اسے بھی ہلکی

Posted on Kitab Nagri

نغمان کی پہلی ترجیحات میں ماہ جبین کا بولنا تھا۔ اس دن کے بعد سے اس نے ایک ڈاکٹر ہائیر کر لی جو گھر آ کر اس کے ساتھ رہتی اور اسکی سپیج تھراپی کرتی۔۔۔ وہ پیٹنگ میں بھی اچھی ہو گئی تھی، رنگوں کا انتخاب بھی وہ اچھے سے کر لیتی تھی، اور نغمان نے نوٹ کیا تھا وہ زیادہ تر گاؤں کا منظر بناتی تھی۔ نغمان کو لگا شاید اسے کچھ یاد آ گیا ہو اس کے پوچھنے پر ماہ جبین نے نفی میں سر ہلادیا۔

اس وقت وہ لاؤنج کی زمین پر رنگ بکھیرے بیٹھی تھی۔ کندھوں سے نیچے آتے سیاہ بال کھلے چھوڑ رکھے تھے آگے سے بینڈ لگا کر پیچھے کیا گیا تھا۔۔۔ کچھ رنگ اسکے گال پر لگا تھا جس سے داغ چھپ گیا تھا۔ نغمان صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا تھا بازو سینے پر لپیٹ رکھے تھے۔ اسکے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی، ہلکی سی مسکراہٹ اور آنکھوں میں چمک لیے پیٹنگ میں مصروف ماہ جبین کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ سوچ رہا تھا

"کیا جب یہ ٹھیک ہو جائے گی، بولنے لگے گی تو میں اسے اسکی اماں کے گھر چھوڑ دوں۔۔۔ اور تو کوئی ہے ہی نہیں۔۔۔ مگر اسکو کچھ یاد بھی تو نہیں"

ماہ جبین نے اسے خود کو دیکھتے پایا تو گردن ہلائی جیسے پوچھ رہی ہو "کیا ہوا؟" نغمان نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا تو وہ اپنے مشغلے میں مصروف ہو گئی۔۔۔ کافی دیر بعد جب سوچوں سے لڑ لڑ کر تھک گیا تو آگے ہو کر بولا

"ماہ جبین کچھ بولو"

اسنے نفی میں سر ہلایا "کوشش تو کرو"

ماہ جبین نے لب واکبے اور بولنے کی بھرپور کوشش کی، اتنی کہ چہرہ سرخ ہو گیا اور گردن کی نسیں ابھر آئیں۔۔۔ اس کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر وہ اس کے پاس جا کر بیٹھ گیا

"گو نگى هو جاؤ" ماضى نے پھر سر اٹھایا تھا

"کچھ نہیں ہوتا۔۔ ایک دن بول لو گی اور پھر اتنا بولو گی کہ میرے کان ہی پک جائیں گے، دیکھ لینا تم"

اپنے ضمیر کو نظر انداز کر کے اس نے شرارتی لہجے میں بولا تو وہ واقعی بچوں کی طرح بہل گئی

"لاؤ دکھاؤ ذرا کیا بنا رہی ہو" وہ اس سے ذرا فاصلے پر بیٹھا تھا اور یہ بات وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ لاشعوری طور پر وہ ماہ جبین سے فاصلہ رکھنے لگا تھا، جب سے وہ خود اپنے کام کرنے لگی تھی، وہ ضرورت پڑنے پر ہی اس کے پاس جاتا ورنہ نہیں، اب بھی وہ اس سے کافی فاصلے پر بیٹھا اسکی بنائی تصویر پر تبصرہ کرنے میں مصروف تھا

ڈاکٹر کی محنت اور ماہ جبین کی کوشش رنگ لائی تھی، وہ بولنے لگی تھی مگر اٹک اٹک کر۔۔۔ زیادہ بولنے پر اسکے گلے میں درد کی ٹیسیں اٹھتی تھیں۔۔۔ نعمان نے بہت کہا کہ وہ اسکی آواز سننا چاہتا ہے مگر اس کے اتنے اثرات پر بھی وہ نہ بولی۔۔۔ اسکا کہنا تھا جب وہ ٹھیک سے بولنے لگے کی تب ہی اس سے بات کرے گی۔ نعمان کو اس وقت کا بے صبری سے انتظار تھا۔ آج اکتیس دسمبر کا دن تھا نعمان کی کمپنی نے سی سائیڈ پر پارٹی رکھی تھی سو وہ ماہ جبین کو بھی اپنے ساتھ لے گیا۔ رات کے وقت وہ ساحل پر موجود تھے۔ ٹھیک بارہ بجے آتش بازی کی گئی تو آسمان مختلف رنگوں سے نہا گیا۔ ماہ جبین نے مسکراتے ہوئے آسمان کی جانب دیکھا اور گہرا سانس لیا۔ پھر گردن موڑ کر نعمان کی جانب دیکھا جو مسکراتے ہوئے آسمان ہی کو تک رہا تھا

"لغ۔۔۔۔مان"

اتنے شور میں اس نے آواز سنی تو حیران رہ گیا، خوشی کی انتہا تھی وہ اسکی طرف مکمل مڑ چلا تھا، نغمان نے اسے مزید بولنے کیلئے حوصلہ افزائی کی

"آپ۔۔۔۔ب، بہت عز۔۔۔۔عزیم ہیں مجھے سڑکوں۔۔۔۔سے اٹھ۔۔۔۔اٹھا کر میرا علاج۔۔۔۔کرایا"

وہ جو آنکھیں بند کیے اسکی آواز کو محسوس کرنا چاہتا تھا، سکتے میں آگیا۔ اسے لگا وہ ہل نہیں پائے گا۔۔۔۔یہ وہ کیا کہہ رہی تھی

"آپ۔۔۔۔نے مجھ پر۔۔۔۔بہت۔۔۔۔احس۔۔۔۔سان کیا"

وہ اس سے زیادہ نہیں سن سکتا تھا، لٹے پاؤں بے یقینی سے چلتا پیچھے جا رہا تھا اور پھر نفی میں سر ہلاتے مڑ کر بھاگنے لگا۔۔۔۔آخر بھاگ بھاگ کر تھک گیا تو سنسان جگہ پر گھٹنوں کے بل گر گیا، اسکا دل چاہا وہ دھاڑے مار کر روئے، چیخے۔۔۔۔اور کچھ بھی سوچے بغیر اس نے اپنی خواہش مکمل کر لی، وہ پاگلوں کی طرح چلانے لگا۔ وہ جو آج تک یہ سب اپنی شرمندگی کے باعث کر رہا تھا، اسے معلوم ہی نہیں تھا ماہ جبین اسے اس طرح لے گی۔۔۔۔وہ تو ماہ جبین کی دھتکار کا حقدار تھا، اسکے غصے کا حقدار تھا۔ اسنے دیوانہ وار زمین پر ہاتھ مارنے شروع کر دیے۔ انہیں ہاتھوں سے اس نے ماہ جبین پر ظلم کیا تھا، کتنا مارا تھا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

"میں عظیم نہیں ہوں۔۔۔ ظالم ہوں میں، ظالم ہوں" وہ دھاڑا، اس جگہ تاریکی نے اسکی روداد سنی، موت کے اس سنائے میں وہ کتنا چلایا تھا، اپنے اندر چھپے سالوں کے شور کو اسنے خاموشی کی نظر کیا تھا۔

صبح وہ کچن میں بیٹھا تھا۔ رات والے کپڑے ہی پہن رکھے تھے ناجانے وہ کب گھر آیا ماہ جبین کو نغمان کی پی اے گھر چھوڑ گئی تھی۔ ماہ جبین انگڑائی لیتی کچن میں آئی تو دیکھ کر ٹھٹکی

"آپ۔۔۔۔ گئے نہ۔۔۔ نہیں" وہ بول لیتی تھی مگر آواز ٹھہر جاتی تھی آواز میں لکنت تھی، وہ کچھ نہیں بولا سامنے پڑے گلاس کو تکتا رہا، نظریں ویران تھیں، خالی۔

"آپ۔۔۔ کے ہاتھ؟" اسکے زخمی ہاتھ دیکھ کر وہ ایڈ باکس لے آئی

"رہنے دو۔۔۔" اسنے اپنا ہاتھ پیچھے کرنا چاہا

"ایسے۔۔۔ ک۔۔۔ کیسے، آپ نے میرا بھ۔۔۔ بھی تو کت۔۔۔ نا خیال رکھا"

"تم چاہتی ہو میں تم سے مارا ض ہو جاؤں ماہ جبین" اس نے تڑپ کر نفی میں سر ہلایا

"تو پھر آئیندہ کے بعد مجھے کبھی یاد مت کرو انا میں نے تمہارے لیے کیا کچھ کیا"

ماہ جبین سمجھی تو نہیں مگر خاموش ہو گئی۔

Posted on Kitab Nagri

مگر نغمان جو سمجھتا تھا ماہِ جبین کے ٹھیک ہو جانے پر اسکی زندگی سے بہت سی پریشانیاں ختم ہو جائیں گی تو وہ غلط تھا، ٹھیک ہو جانے کے بعد وہ اسکے گلٹ میں مزید اضافہ کرنے لگی تھی۔ وہ جو خاموش رہ کر سوچتی تھی انہیں الفاظ دینے لگی تھی۔

"نغمان مجھے تو کچھ یاد ہی نہیں میں کون ہوں، کہاں سے ہوں، مجھے تو اپنا نام بھی یاد نہیں تھا۔۔۔ کیا آپ نے مجھے یہ نام دیا ہے؟"

"آپکو معلوم ہے مجھے ایک کان سے سنائی نہیں دیتا، عجیب سی خاموشی ہے ایک طرف،، شاید یہ خراب ہے"

"یہ میرے ہاتھ پر کیسا داغ ہے نغمان، ایسے جیسے جل گیا ہو، اور پھر میرا پیر۔۔۔ اسکی انگلیاں بھی تو نہیں ہیں"

"مجھے میری زندگی صرف وہیں سے یاد ہے جب میں نے سڑکوں پر اپنے دن رات گزارنے شروع کیے، مجھے کچھ سمجھ ہی نہیں آتا تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔ شروع شروع میں مجھے بہت بھوک لگتی تھی، مٹی بھی بہت بری لگتی تھی مگر پھر میں نے دیکھا کچھ لوگ یو نہی سڑکوں پر سوتے ہیں۔۔۔ آہستہ آہستہ مجھے بھی اس سب کی عادت ہونے لگی۔۔۔"

www.kitabnagri.com

"نغمان میں اتنی اچھی پینٹنگ کیسے کر لیتی ہوں اور پھر میں جب بھی کچھ بنانے بیٹھوں تو ہاتھ خود بخود کسی گاؤں کا منظر بنانے لگتے ہیں۔۔۔ آپکو کیسے معلوم تھا مجھے پینٹنگ آتی ہے؟"

اور اسی طرح کی کئی باتیں اور کئی سوالات وہ اس سے وقتاً فوقتاً کرتی اور اسے شرم سے پانی پانی کر دیتی۔ اسکی باتوں کا جواب وہ صرف ایک ہی جملے میں دیا کرتا

Posted on Kitab Nagri

"ہاں تمہیں میں نے ایک دوبار دیکھا تھا سالوں پہلے، تمہارا نام ماہ جبین ہی تھا"

اس سے زیادہ وہ کچھ نہ بولتا، خاموشی اختیار کر لیتا

اور پھر ایک دن وہ ہوا جس کا وہم و گمان کم از کم نغمان کو تو ہر گز نہیں تھا۔

اتوار کا دن تھا نغمان لاؤنج کے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا تھا۔ گود میں لیپ ٹاپ کھلا پڑا تھا اور وہ مکمل طور پر اس میں غرق تھا۔ ماہ جبین پاس ہی میز کے دوسرے طرف زمین پر بیٹھی ٹی وی پر کوئی شو دیکھ رہی تھی۔ گرمیوں کا افتتاح ہو چکا تھا، لاؤنج میں اے سی کی خنکی ماہ جبین کو سکڑنے پر مجبور کر رہی تھی۔ اماں جنت لاؤنج میں داخل ہوئی

"نغمان صاحب۔۔۔ دو لوگ آئے ہیں، آپ سے ملنے کا کہہ رہے ہیں"

www.kitabnagri.com

"ہوں۔۔۔ کون ہیں؟"

وہ جو کام میں مصروف تھا گردن موڑ کر استفسار کیا

"وہ لڑکی ہے جو اپنا نام ماہ وش بتا رہی ہے اور ساتھ میں ایک آدمی ہے جس کا نام "نسیم" ہے"

سائنس اٹکنا کسے کہتی ہیں نغمان کو اب معلوم ہوا تھا۔ اس نے ماہ جبین کو دیکھا وہ گھٹنوں کے گرد بازو پھیلائے ٹی وی دیکھ رہی تھی۔ اماں جنت جا چکی تھیں۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ماتھا چھوا، اسے پسینہ کب آیا؟

Posted on Kitab Nagri

پیشانی صاف کرتے وہ اٹھا اور لاؤنج کے باہر جاتی راہداری تک ہی پہنچا تھا جب اسے دو نفوس اندر آتے دکھائی دیے۔۔۔ ایک کو تو وہ بخوبی پہچان گیا تھا

"تو آخر کار تم تک پہنچ ہی گئی نعمان ارسلان جاوید خان"

یہ وہ آواز تھی جس نے ماہ جبین کو اپنی طرف متوجہ کیا، اس نے مڑ کر دیکھا نعمان کسی پتھر کے مجسمے کی مانند کھڑا تھا "کون۔۔۔۔ ہے؟" وہ کہتے ہوئے اٹھی اور نعمان کے پیچھے جا کھڑی ہوئی۔ سامنے ماہوش کھڑی تھی اور اس کے ساتھ ایک پکی عمر کا مرد۔ ماہ جبین بت بنی کھڑی رہی

ستارہ کانوں میں ہینڈز فری لگائے آنکھیں موندے میوزک کو بھرپور طریقے سے انجوائے کر رہی تھی، ہاتھ میں چپس کا پیکیٹ تھا کس سے وہ وقتاً فوقتاً کھا رہی تھی۔ وہ چونکی تب جب اسکی وہیل چیئر کو کسی نے دھکیلنا شروع کیا، پیچھے مڑ کر دیکھا تو اسلام تھا

www.kitabnagri.com

"میں نے آپکو مخاطب کیا تھا، آپ کے سامنے تالی چٹکیاں، سیٹی سب بجالیا۔ سوچا آپ تو سننے والی نہیں تو کیوں نہ خود ہی منزل مقصود تک لے جایا جائے" وہ کھج سی ہو گئی

"ہم جا کہاں رہے ہیں؟"

"جا کر خود دیکھ لیجیے گا"

Posted on Kitab Nagri

وہ اسے ہاسٹل کے گارڈن میں لے آیا، جہاں ایک کونے میں کافی رش تھا، لوگوں کے درمیان سے جگہ بناتا وہ ہجوم کے بالکل درمیان میں پہنچ گیا جہاں ایک لڑکی بیٹھی تھی، اور پاس ہی بہت سے مٹی سے بنے نمونے رکھے تھے، گلہ ان صراحی اور ناجانے کیا کیا، یہی نہیں ان پر بہت خوبصورت نقوش بھی بنائے گئے تھے، ستارہ نے لڑکی کو دیکھا تو حیران رہ گئی، اسکے ہاتھ نہیں تھے کلائیوں تک صرف بازو تھے، خوشی سے اسکی آنکھوں میں پانی بھر آیا۔۔۔

اسلام اسے لان کے ایک کونے میں لے آیا جہاں کوئی نہیں تھا وہ ستارہ کے سامنے پڑے ایک پتھر پر بیٹھ گیا "اس نے بہت جلدی ریکور کر لیا ناں۔۔۔۔"

"جی۔۔۔ بہت جلدی۔۔۔ انفیکٹ ہم سے زیادہ اسکی اپنی کوشش تھی۔ جب وہ یہاں پر آئی تھی تو بہت بری حالت میں تھی"

"ہر انسان کی کوئی نہ کوئی کہانی ہوتی ہے، اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا جس پر بتی ہے"

"میری کہانی سنیں گی؟" وہ چونکی

www.kitabnagri.com

"آپکی۔۔۔ کہانی؟"

"کیوں۔۔۔ میں انسان نہیں۔۔۔ کیا میرا ماضی نہیں ہو سکتا؟"

"نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا" وہ شرمندہ ہو گئی

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد وہ اس نے بولنا شروع کیا

Posted on Kitab Nagri

"میرے پاپا دو بھائی تھے، میرے چاچو، چچی کی ایک ہی بیٹی تھی، ایک دن میرے چاچو اور چچی کسی تقریب کیلئے شہر سے باہر گئے ہمیں نہیں معلوم وہاں راستے میں انکے ساتھ کیا ہوا، مگر پولیس کے مطابق غنڈوں نے انکا سامان چھین کر انہیں مار دیا، اسے قسمت کہیں کہ وہ دونوں اپنی اکلوتی بیٹی "آصل" کو اپنے ساتھ نہیں لے کر گئے تھے"

ستارہ الجھی، وہ اپنی کہانی کا کہہ کر اپنے چچا کی کہانی کیوں سنارہا تھا اسلام اسکی الجھن سمجھ چکا تھا مگر بولنا جاری رکھا "میرے ابو آصل کو اپنے ساتھ ہمارے گھر لے آئے، اس وقت میں پانچ سال کا تھا اور وہ دو سال کی، میرا کوئی بہن بھائی نہیں تھا تو میرا زیادہ تر وقت آصل کے ساتھ ہی گزرنے لگا۔۔۔ ابو نے اسی وقت میں فیصلہ کیا کہ بڑے ہو کر وہ ہم دونوں کی شادی کر دیں گے، یہ بات میرے چھوٹے سے ذہن میں بہت پکی طرح بیٹھ گئی۔۔۔ وہ بھی مجھ سے مانوس تھی، یوں کہنا مناسب ہے کہ ہم دونوں کی زندگی ایک دوسرے سے ہی مکمل تھی، بہت خوش رہا کرتے تھے ہم، مل جل کر۔۔۔ (وہ کچھ بے خاموش رہا)

"میرے ابولا ئیر تھے۔ محض ایک کیس ہار جانے کی بنیاد پر ان لوگوں نے امی ابو اور آصل کو مار دیا"

www.kitabnagri.com

ستارہ منہ کھولے سانس روکے اسے دیکھ رہی تھی

"ان دنوں میں زندگی میں پہلی بار کراچی گیا تھا۔ ایک سپیک کمیٹیٹیشن کیلئے، ایک طرف پہلی خوشی تھی کہ میں نے ٹرائی جیتی اور دوسری طرف جب میں واپس آیا تو یہ خبر سننے کو ملی کہ گھر میں گیس لیکج کی بنا پر ان سب کی موت واقع ہو گئی، مگر میں جانتا ہوں کہ وہ لیکج جان بوجھ کر کی گئی تھی۔"

Posted on Kitab Nagri

اتنا کہہ کر اسنے سر جھکا لیا، ستارہ کو حقیقی طور پر اسلام پر ترس آیا۔ ایک ہی لمحے میں دنیا پلٹ جانا کسے کہتے ہیں اسلام کو دیکھ کر بخوبی اندازہ ہو رہا تھا۔۔۔ کتنے ہی پل وہ سر جھکائے گھاس کو دیکھتا رہا جہاں ایک گراس ہو پر چل رہا تھا

ستارہ بولنا چاہتی تھی مگر الفاظ ہی نہیں مل رہے تھے، وہ اسے دلا سے دینا چاہتی تھی اسنے لب واہی کیے تھے کہ اسلام نے دوبارہ بولنا شروع کیا وہ ہمت مجتمع کر چکا تھا، وہ مسکرا رہا تھا، افسردگی سے بھری درد میں لپٹی مسکراہٹ "آصل نالائق نہیں تھی، مگر وہ صرف اتنی ہی محنت کرتی تھی کہ پاس ہو جائے۔۔۔۔۔ اسے ہمیشہ میری پڑھائی ڈسٹرب کرتی تھی کیونکہ میں اسے ٹائم نہیں دے پاتا تھا۔ اس بات پر وہ باقاعدہ مجھ سے روٹھ جایا کرتی تھی۔ ایک بار وہ مجھ سے بولی

"اسلام تم اتنا پڑھتے ہو تم سائیکائیٹر سٹ بن جاؤ تمہارے پاس جو مریض آئے کریں گے تم انکا علاج کرنا اور انکی جو کہانیاں ہوں گی میں انہیں لکھوں گی، دیکھنا ایک دن تم اچھے ڈاکٹر اور میں ٹاپ رائیٹر بن جاؤں گی" وہ ہولے سے ہنس دیا

www.kitabnagri.com

"اسکی وفات کے بعد اسکی اسی خواہش پر میں نے یہ پیشہ چنا، اور آج یہاں تک پہنچا۔۔۔ مگر میرا ماننا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑے گیم چینجر اور پلینر ہیں۔۔۔۔۔ (گہرا سانس لیا) اگر آصل کی وفات نہ ہوتی تو میں کبھی بھی اس فیلڈ کو نہ چنتا اور نہ ہی میرے ہاتھوں سے اتنے لوگوں کی زندگی سنورتی۔۔۔ (پھر چند لمحے ستارہ کو دیکھا جو آنکھیں سیڑے مکمل طور پر اسکی بات سننے میں محو تھی) "اور نہ ہی میں آپ سے ملتا"

ستارہ الجھی

Posted on Kitab Nagri

"اصل کے بعد میں نے کبھی کسی لڑکی کے بارے میں نہیں سوچا، پر اب مجھے لگتا ہے کہ مجھے شادی کر لینی چاہیے" اسکا لہجہ جو کہانی سناتے وقت تھا اب یکسر بدل چکا تھا۔ وہ مسکراتی نظروں سے ستارہ کو دیکھ رہا تھا جو اس وقت جتنا حیران ہو رہی تھی کم تھا

"ستارہ۔۔۔۔ آئی وانٹ ٹو میری یو، ول یو؟"

وہ تو سانس بھی نہیں لے پارہی تھی

"میں۔۔۔۔ (چند گہرے سانس لیے) طلاق یافتہ ہوں"

اسنے کتنے بوجھ سے یہ جملہ ادا کیا تھا بس وہی جانتی تھی

"مجھے کوئی پر اہلم نہیں۔۔۔۔ اصل کے بارے میں آپکو بتانے کا مقصد یہی تھا کہ میں آپکو بتا دوں کہ میں آپ سے اتنی محبت تو نہیں کرتا جتنی اصل سے کی تھی، کیونکہ وہ ایک لاشعوری عمل تھا۔۔۔۔ پر ٹرسٹ می، مجھے آپ زندگی کے ہر مقام پر ساتھ پائیں گی"

"تین دن بعد۔۔۔۔ میرا۔۔۔۔ میرا آپریشن ہے، اگر کامیاب نہ ہوا تو؟"

ایک ڈر سا تھا اسکے دل میں

"ناٹ ایشو آئیٹ آل۔۔۔۔ مجھے اس سے بھی کوئی پر اہلم نہیں، میں نے آپ کا شفاف دل اور اچھا اخلاق دیکھ کر آپکو پسند کیا ہے۔۔۔۔ آپکے باطن کو دیکھا ہے آپکے ظاہر کو نہیں"

چند موتی اسکی آنکھوں سے ٹوٹے تھے، وہ اس وقت خود کو جتنا خوش نصیب تصور کرتی کم تھا

Posted on Kitab Nagri

"کیا میں آپکی خاموشی کو ہاں سمجھوں"

"نہیں۔۔۔"

"نہیں سمجھوں؟"

"ارے نہیں۔۔۔" وہ کھجھل ہو گئی "میرا مطلب ہے، کچھ ٹائم لینا چاہوں گی میں" اس نے لب کاٹتے کہا

"اوکے ٹیک یور ٹائم مگر زیادہ مت لیجیے گا، تھوڑا سا ہی سہی، جلد باز محسوس کر رہا ہوں خود کو"

وہ جو تھوڑی دیر پہلے رونے کے دہانے پر تھا اب کھل کر مسکرا رہا تھا۔۔۔ ستارہ اسکے بلند حوصلے کو داد دیے بنا نہ رہ سکی، خاموشی سے وہ ہیل چیئر گھما کر اندر بڑھ گئی۔ اسلام گہرا سانس لے کر اٹھا اور ایک بچی کے پاس پہنچا جس کی عمر تقریباً بارہ سال تھی، وہ اندھی تھی، کتاب پر انگلی پھیرتے پڑھ رہی تھی

"ارے واہ۔۔۔ اتنے سارے بیج پڑھ لیے ہماری نور نے" اسلام نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا "یہ تو تین دن پہلے شروع کی تھی"

"جی" بچی نے ہنس کر محظوظاتنا کہا تو وہ آگے بڑھ گیا جہاں ایک ادھیڑ عمر عورت ہاتھ میں سلائی دھاگہ لیے کپڑے پر خوبصورت نقوش کاڑھ رہی تھی

"بیٹا میرا دھاگہ ختم ہو گیا ہے کیا تم منگوا دو گے"

"ارے۔۔۔ آنٹی آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا، چلیں بس آدھا گھنٹہ ویٹ کریں"

Posted on Kitab Nagri

وہ ایسا ہی تھا سب کا خیال رکھنے والا، سب پر غور کرنے والا، نیک دل، نیک سیرت خوبصورت مرد۔

وہ اسکے بالکل سامنے کھڑی تھی، پہلے تو چند سیکنڈ خاموشی چھائی رہی پھر ماہوش نسیم کی طرف بے یقینی سے مڑی

"نسیم۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔ ی۔۔۔۔۔ میری آپا۔۔۔۔۔ میری آپا نہیں ہے نسیم"

نسیم نے اسکا کندھا سہلایا حتہ کہ وہ خود بھی حیران تھا مگر اسکا بولنا بنتا نہیں تھا سو وہ خاموش رہا۔ ابھی ماہوش سنبھلی ہی نہ تھی کہ ماہ جبین کی آواز نے اسے ساکت کر دیا

"نعمان یہ کون ہیں...؟"

"آپا۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ تم مجھے نہیں پہچان رہیں؟ مجھے؟۔۔۔۔۔ میں تمہاری بہن ہوں، چھٹکی۔۔۔۔۔ میں تمہیں بھول گئی؟"

وہ تو صدمے سے ہی پاگل ہو گئی تھی اسکی آنکھیں جھلملانے لگیں

"نعمان۔۔۔۔۔ کیا کہہ رہی ہے؟" ماہ جبین نے مڑ کر مورت بنے نعمان کو دیکھا

Posted on Kitab Nagri

"یہ شخص تمہیں یاد ہے جس نے تمہیں اس حال تک پہنچایا وہ شخص تمہیں اچھے سے یاد ہے آپا اور خون سے جڑے رشتے بھول گئیں تم" اس نے زہر خندہ نظروں سے نعمان کو دیکھا پھر پرس میں ہاتھ ڈالتے آگے بڑھی۔ چند تصاویر نکال کر ماہ جبین کے ہاتھ پر بٹخیں

"ان تصویروں کو غور سے دیکھنا اور پھر سمجھنا تم میں اور ان تصویروں میں کیا فرق ہے۔۔۔ اور جب سمجھ آ جائے تو بیٹھ کر سوچنا کہ تم اس حال تک کیسے پہنچی؟" وہ جن نظروں سے نعمان کو دیکھ رہی تھی قریب تھا کہ اسکا گریبان پکڑ لیتی اور دو چار تھپڑ جڑ دیتی۔۔۔ وہ اپنی سوچ کو پایا تکمیل تک پہنچانے کیلئے آگے بڑھی۔ نسیم نے سمجھ کر اسے کندھوں سے پکڑا

"ماہوش چلو، تمہاری حالت خراب ہو رہی ہے"

وہ جانے کیلئے مڑی پھر ایڑھیوں کے بل پلٹی

"یہ مت سمجھنا میں واپس نہیں آؤں گی، کل پھر آؤں گی اور یاد رکھنا نواب نعمان" (انگلی اوپر اٹھائی) اپنی آپا کو تم جیسے درندے کی قید سے نکالوں گی" کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے وہ وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔ چند ثانیے نہ تو نعمان اپنی جگہ سے ہلانہ ہی ماہ جبین۔۔۔۔۔

پھر ماہ جبین کی نظر ہولے سے ان تصاویر پر گئی جن میں وہ سیاہ لمبے بالوں کی چوٹی بنائے، آگے ڈالے، ہنس رہی تھی، اسی طرح اور تصاویر تھیں۔ نعمان اپنے کمرے میں چلا گیا۔ ایک وحشت طاری کر دینے والی خاموشی تھی

Posted on Kitab Nagri

وہاں۔ ماہ جبین کی آنکھوں کے سامنے وہ چہرہ آیا جو وہ آجکل آئینے میں دیکھتی تھی۔ تصویریں زمین بوس ہوئیں
تھیں اور انکے ساتھ ماہ جبین بھی بیٹھتی چلی گئی

رات کا ناجانے کو نسا پہر تھا۔ اسنے کمرے کا دروازہ وا کیا، اندھیرا ہر جگہ تھا سو اے چاند کی روشنی سے جو اس
اندھیر نگری کو روشن کرنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی، بے آواز قدم اٹھاتی بیڈ تک آئی اور زمین پر بیٹھ گئی،
نغمان بیڈ پر آڑھاتر چھا اوندھے منہ لیٹا تھا، بائیاں بازو بیڈ سے نیچے جھول رہا تھا۔ ماہ جبین نے ڈرتے ڈرتے اسکا
جھولتا ہاتھ پکڑا۔ نغمان نے جیسے ہی کسی کا لمس محسوس کیا اپنی آنکھیں کھولیں۔۔۔ وہ اسکے بالکل سامنے تھی،
اسے یہی توقع تھی۔

اس نے بار بار منہ کھول کر بولنے کی کوشش کی الفاظ ادا ہی نہیں ہو پارہے تھے
"ک۔۔۔ کیا وہ۔۔۔۔۔ وہ سچ کہہ۔۔۔۔۔ رہی تھی؟" نغمان نے اپنا ہاتھ چھڑایا جس کے باعث اسکا بازو ہوا میں
جھولنے لگا جسے روکنے کی اسنے کوشش نہیں کی

"ہوں۔۔۔۔۔ وہ سچ کہہ رہی تھی، وہ تمہاری بہن تھی" اسکی آواز سرگوشی سے تھوڑی زیادہ تھی
"اور۔۔۔۔۔ وہ تصویریں؟"

"وہ تمہاری ہی تھیں۔۔۔۔۔ اس نے سچ کہا تھا میں نے ہی تمہیں اس حال تک پہنچایا"

Posted on Kitab Nagri

اندر۔۔۔ بہت اندر کچھ چھنا کے سے ٹوٹا تھا۔ اس نے دل سے اس بات کی تردید کی دعا کی تھی

"تم پر ظلم کیا میں نے" نعمان کا چہرہ بے تاثر تھا اس نے کھڑکی سے نظر آتے چاند کو دیکھتے الف سے بے تک اسے وہ ساری داستان سنا ڈالی جس کی توقع کم از کم ماہ جبین کو ہر گز نہیں تھی۔۔۔ اسنے کیا، کیا کیوں کیا سب بتا دیا اور وہ بت بنی سنتی رہی

"جا کر سو جاؤ، کل صبح تمہاری بہن کے پاس چھوڑ دوں گا" وہ کسی ٹرانس کی کیفیت میں اٹھی اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔ وہ پوری رات ایک ہی پوز میں لیٹا رہا، خالی الذہن، بے آواز، ناجانے کیا ہوا تھا؟

صبح وہ تب اٹھا جب سورج کی کرنوں نے کھڑکی سے اندر آنے کی جرأت کی۔ منہ ہاتھ دھو کر نارمل سال لباس پہن کر کار کی چابی، موبائل اٹھایا اب اسے ماہ جبین کو اس کی بہن کے پاس چھوڑنا تھا۔ انکا ایڈریس وہ گیٹ کیپر کو دے گئے تھے، وہ گھر اسانس لیتا ماہ جبین کے کمرے میں گیا وہ سورہی تھی

"ماہ جبین اٹھو، تمہیں ماہوش کی طرف چھوڑ دوں"

وہ نہ ہلی "ماہ جبین" اس نے دو تین بار اسے آواز دی مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔۔ اس نے اس کا پاؤں ہلایا تو اسے بے سود پا کر وہ ہوا اس باختہ ہو گیا، ہارٹ بیٹ چیک کی تو وہ بہت آہستہ چل رہی تھی

ہو سپٹل کی دیوار سے ٹیک لگتے وہ بے چین سا کھڑا تھا، نسیم کو فون کر کے ماہ جبین کے بارے میں بتا چکا

تھا۔ ڈاکٹرز کے مطابق اسے برین ہیمر تچ ہوا تھا

Posted on Kitab Nagri

"ظالم درندے میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں، مجھے معلوم تھا میری آپا کے ساتھ ایسا ہی ہو گا" وہ کسی وحشی کی طرح اسکا گریبان پکڑے چلانے لگی اسکے منہ پر تھپڑ برسائے لگی، نسیم نے بہت مشکل سے اسے کنٹرول کیا "تم۔۔۔ ابھی کہ ابھی یہاں سے دفع ہو جاؤ ورنہ، قسم کھا کر کہتی ہوں تمہارا قتل کر دوں گی"

وہ نسیم کے بازوؤں میں مچلتے ہوئے چیخی۔ نعمان گہرا سانس لیتے وہاں سے نکل گیا۔۔۔ جانے سے پہلے اسنے بلز جمع کرائے اور گاڑی لے کر وہاں سے چلا گیا، اسنے سوچ لیا تھا اب وہ ماہ جبین کی زندگی سے بہت دور چلا جائے گا۔ اسکا کردار اب ماہ جبین کی زندگی میں تمام ہوا۔ گاڑی وہاں سے دھول اڑاتی چلی گئی اور قسمت اس اڑتی دھول کو دیکھتی رہ گئی۔

نسیم کا شہر میں چھوٹا سادو کمروں کا گھر تھا، وہ گاؤں جا کر انیقہ کو بھی اپنے ساتھ لے آیا۔۔۔ بے شک ماہ جبین کو وہ لوگ یاد نہیں تھے مگر جس والہانا انداز میں انیقہ اور ماہوش اسے پیار کر رہیں تھیں وہ یہ ماننے پر مجبور تھی کہ وہ دونوں اسکی ماں اور بہن ہیں۔۔۔ نسیم البتہ اس سے زیادہ نہیں ملا تھا بس ایک دوبار اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر اسنے طبیعت دریافت کی تھی۔ شروع شروع میں وہ ان سے زیادہ بات نہیں کر رہی تھی مگر دن گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ ان لوگوں کے ساتھ گھلنے ملنے لگی تھی۔ ماہوش کو بہت بار اسنے نعمان کو بدعائیں دیتے، کوستے خاموشی سے سنا تھا، ماہوش نے اسے من و عن وہی کہانی سنائی تھی جو نعمان نے اس طویل خاموش رات میں سنائی تھی۔۔۔ مگر ماہوش کا انداز ایسا تھا کہ کوئی بھی غیر اگر وہ سب سنتا تو اسے "نواب نعمان" سے قطعاً غیر ارادی طور پر نفرت ہو جاتی، نعمان کے اعتراف کرنے کے باوجود دل نہیں مانتا تھا، دوسری طرف انیقہ جب بھی اس

Posted on Kitab Nagri

کے پاس بیٹھتی رونے لگتی، ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنے لگتی اور وہ چپ چاپ کبھی اس بڑھی عورت کا چہرہ دیکھتی کبھی اسکے ہاتھ

"جب مجھے کچھ یاد ہی نہیں تو معافی مانگنے کا کیا فائدہ، چھوڑ دیں جو گزر گیا سو گزر گیا" وہ ہمیشہ ہی یہ کہہ کر پاس سے اٹھ جایا کرتی۔۔۔ وقت ہمیشہ کی طرح اپنی اڑان بھرتا رہا جو کہ اسکا کام ہے، جب سے وقت تخلیق ہوا۔



مہرباں ہو کہ بلا لو مجھے، چاہو جس وقت

میں گزرا وقت نہیں کہ پھر آ بھی نہ سکوں

زہر ملتا ہی نہیں مجھ کو ستمگر، ورنہ

www.kitabnagri.com

کیا قسم ہے تیرے ملنے کی کہ کھا بھی نہ سکوں

عنابیہ نے کمرے میں قدم رکھا تو دیکھا نعمان ہمیشہ کی طرح ڈائری کھولے اس پر الفاظ رقم کرنے کے بعد گھنٹوں دیکھنے کے مشغلے میں مصروف تھا

"نغمان۔۔۔"

"ہوں۔۔۔" وہ جیسے کسی خوب سے جاگا، اسنے مڑ کر اپنے پیچھے کھڑی عنابیہ کو دیکھا۔ اسنے دیکھا نغمان کے بال چاندی ہو چکے تھے آنکھوں کے نیچے ہلکے دور سے ہی دکھائی دیتے تھے

"کھانا کھالیں" وہ بہت آہستہ آواز میں بولی

"کیا پکا ہے؟"

"دال چاول"

"دال چاول؟" وہ زیر لب بڑبڑایا پھر کرسی ہر بیٹھے بیٹھے مکمل طور پر مڑ گیا

"تمہیں معلوم ہے ناں ماہ جبین کو دال نہیں پسند پھر کیوں پکالی، اب وہ آئے گی تو کتنا شور مچائے گی"

عنابیہ کے گلے میں پھندا سالگ گیا، ماہ جبین کے کردار کو ان کی زندگیوں سے گئے دس برس ہونے کو آئے تھے، مگو نغمان ابھی بھی دس برس پہلے کے کسی کنارے پر کھڑا اسکی راہ تک رہا تھا، انتظار کی اس سولی پر لٹکا تھا جو کبھی ختم ہی نہ ہوئی تھی۔۔۔

ہو سپٹل سے واپسی پر اسنے یہی ارادہ کیا تھا کہ اب وہ ماہ جبین والا چیپٹر ہمیشہ کیلئے کلوز کر دے گا مگر افسوس، بے انتہا افسوس کے جو چیپٹر قسمت کھولے اسے انسان بند نہیں کر سکتا۔۔۔ کچھ دن تو وہ سکون میں رہا مگر اسکا یہ سکون آہستہ آہستہ غارت ہونے لگا، وہ ہر وقت بے چین رہنے لگا، بات بات پر وحشت زدہ ہو جاتا۔ وہ ایک چین سمو کر بن گیا، ہر وقت خود کو کمرے میں بند کیے سگریٹ نوشی کرتا رہتا، وقتاً فوقتاً اسکے کمرے سے

Posted on Kitab Nagri

چیننے چلانے کی، چیزیں توڑنے کی آوازیں آتیں، کبھی وہ رونے لگتا کبھی خود کو مارنے لگتا۔ ماہ جبین کے دور جانے کے بعد اسے معلوم ہوا کہ وہ اس سے محبت نہیں عشق کرتا تھا اور یہ عشق بہت پرانا تھا، جب اس نے ماہ جبین کو پہلے جوڑے میں ڈوپٹا سنبھالتے دیکھا تھا۔ مگر اسکی انا، جنون اور پاگل پن نے اسکے عشق کو اس پر کبھی ظاہر ہی نہ ہونے دیا۔ ان دنوں اسکی دنیا کمرے تک ہی محدود ہو گئی تھی، پھر دیکھتے ہی دیکھتے اسکا سالوں سے کھڑا بزنس امپائر تباہ و برباد ہو گیا، گھر والوں کو ملازموں کے ذریعے سے جب اسکی حالت معلوم ہوئی تو وہ لوگ اسے گاؤں لے آئے۔ وہاں جا کر اس نے خود پر تھوڑا قابو پانا شروع کیا مگر اسکی ہر تاریک رات بے چین گزرتی، کمرہ سگریٹ کی بو سے بھر جاتا اور اسکے جسم میں بھی۔ انہیں مہینوں میں ستارہ نے اپنے پاؤں پر چلنا شروع کیا۔ مگر یہ پہلی خوشی تھی جس پر نعمان نے کسی قسم کے رد عمل کا اظہار نہ کیا۔ پھر ستارہ کی اسلام سے شادی پر بھی وہ اپنے کمرے سے باہر نہ نکلا، گھر والے اسکی حالت دیکھ کر سوائے کڑھنے کے اور کچھ نہیں کر سکتے تھے۔

پھر ہوا کچھ یوں کہ نعمان نے کسی بھی کام میں دلچسپی لینا چھوڑ دی، وہ پتھر بنتا جا رہا تھا۔۔۔ پتھر؟؟؟ ہاں ویسا ہی پتھر جیسا اسنے ماہ جبین کو بنا دیا تھا۔ پورا پورا دن ایک ہی جگہ پر بیٹھنا جانے کیا سوچتا رہتا تھا۔۔۔ گھر والے اسے ہر وقت آس پاس رکھتے اس سے باتیں کرتے تاکہ وہ بھی ان سے بات کرے۔۔۔ ایک دن وہ پتھر بول پڑا۔۔۔ مگر وہ جو بھی بولتا گھر والوں کیلئے ناقابل برداشت ہی ہوتا، ہر وقت بولتا ماہ جبین گھر آئے گی تو میرے لیے تحفے لائے گی، وہ مجھ سے وعدہ کر کے گئی ہے وہ آئے گی۔

عناویہ نے آنکھوں میں آتے آنسوؤں کو بے دردی سے واپس دھکیلا

"نہیں مچائے گی وہ شور"

Posted on Kitab Nagri

"ایسے ہی نہیں مچائے گی۔۔۔ ابھی یاد نہیں چار دن پہلے اسنے کھانا نہیں کھایا تھا سالن ٹھیک نہیں بناتھا "

پھر کچھ سوچ کر بولا

"تم اس کیلئے ناں کوئی الگ سے اچھی سی چیز بنو دو۔۔۔ میں اسکی ناراضگی ہر گز افرڈ نہیں کر سکتا، میرا دل اداس ہو جاتا ہے "

عنابہ تو بس یہی سوچتے اپنی زندگی گزار رہی تھی کہ اسکا کردار کیا تھا، وہ زندگی جی ہی کیوں رہی تھی
نعمان نے گاؤں واپسی کے چند دن بعد ہی اسے طلاق دے دی تھی یہ کہہ کر کہ وہ اسکی حق تلفی نہیں کرنا چاہتا اسکا بھی حق ہے اچھی زندگی گزارنے کا جو وہ نعمان کے ساتھ رہتے بالکل نہیں گزار سکتی "عنابہ بہت روئی تھی بہت منتیں کیں پھر آخر کار وہ اسے چھوڑ کر چلی گئی، اسکی ماں نے اسکی دوبارہ شادی کر دی۔ اسکا شوہر عامر ایک اچھا انسان تھا۔ مگر آخری سانس کی بددعا نے اسکا پیچھا نہیں چھوڑا تھا۔ شادی کو ابھی تین سال ہی ہوئے تھے کہ عامر اسے اور اسکے کے ایک سال کے بیٹے فائق کو چھوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔ بیٹی کی قسمت پہلے تو اسکی ماں سہہ گئی تھی مگر بھری جوانی میں پہلے طلاق اور پھر بیوگی کا ٹیکا عنابہ کے ماتھے پر وہ برداشت نہ کر سکی اور وہ بھی اس دنیا سے چلی گئی، فضیلہ بیگم جو ان گزرے ماہ و سال میں، اور کچھ محبوب بیٹے کے غم میں کچھ زیادہ ہی بوڑھی ہو گئی تھی، انہوں نے بھرپور سماجت کے بعد عنابہ کو ایک بار پھر سے نعمان کیلئے منالیا، انکا کہنا تھا کہ عنابہ اس عمر میں اکیلی اپنے چھوٹے سے بچے کے ساتھ اس ظالم دنیا میں کہاں دھکے کھاتی پھرے گی۔ اور حویلی میں ایسے ہی رہے گی تو لوگ طرح طرح کی باتیں بنائیں گے، کردار کو مشکوک کریں

Posted on Kitab Nagri

گے۔ سو اسکا حل یہی ہے کہ نعمان سے شادی کر دی جائے۔۔۔ نعمان تو ہر معاملے سے بے نیاز تھا اسے شادی کا کہا تو کچھ نہ بولا چپ چاپ شادی کر لی۔۔۔

اور یہی وقت تھا جب نعمان کی ذہنی حت بگڑنے لگی، ڈاکٹر کے مطابق یہ مرض لاعلاج تھا کیونکہ نعمان خود ہی اس سے جان نہیں چھڑانا چاہتا تھا۔ وہ زبردستی اس بات کو خود پر مسلط کرتا تھا کہ ماہ جبین ایک دن اسکے پاس واپس ضرور آئے گی۔ عنابیہ نے ڈاکٹر کے کہنے پر اسے سمجھانے کی کوشش کی کہ ماہ جبین کا کردار ان کی زندگی میں موجود نہیں، اور یہ کہ اب وہ کبھی واپس نہیں آئے گی "

اس بات نے نعمان پر اتنی وحشت طاری کی کہ اسے خود کشی کی کوشش میں چھت سے چھلانگ لگادی، جسکی قسمت میں زندگی ہو وہ مر کیسے سکتا ہے۔ ابھی اسکی اذیت باقی تھی۔

گھر والوں نے ڈر کے مارے ایسی بات ہی کرنا چھوڑ دی، وہ کسی کو تنگ نہیں کرتا تھا، ہر وقت اپنے کمرے میں بیٹھا رہتا۔۔۔ گھنٹوں خود سے باتیں کرتا رہتا، کبھی کبھی ہنس بھی دیتا مگر جب کوئی اسکے سامنے آتا تو فوراً خاموش ہو جاتا، اسکا چہرہ سیاٹ ہو جاتا

www.kitabnagri.com

عنابیہ کی آنکھوں میں پانی اترتا تھا جسے بے بسی سے واپس دھکیل دیا

"اچھا ٹھیک ہے میں اسکے لیے الگ سے کھانا بنوا دیتی ہوں۔ ابھی آپ تو چلیں "

وہ "اچھا" کہتا اٹھا اور عنابیہ سے پہلے کمرے سے نکل گیا

خواہشوں کے آنگن میں رات دن بسیرے تھے !

تنتلیاں تمہاری ہیں اور پھول میرے تھے

چاند آسمانوں پر سے جب زمین پر اترا

دیکھنے میں راتیں تھیں، اصل میں سویرے تھے

تیرے پاس بسنے کی کھائی تھی قسم لیکن

شہر بھی پرایا تھا، لوگ بھی لٹیرے تھے

لٹ گئے جب ہم دونوں تو یہ قصور کس کا تھا؟

خواہش بھی تیری تھی، فیصلے بھی تیرے تھے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ ایک بہت ہی عجیب سادہ تھا۔ اداس، خاموش، ویران سا۔۔۔ شاید آج فیصلے کی گھڑی تھی۔ عنابہ بیڈ پر بیٹھی
چٹیا میں بندھے بالوں کو پونی ڈال رہی تھی جب سویا ہوا نغمان بے چینی سے اٹھ بیٹھا

"مجھے جانا ہے"

اسنے بوکھلا کر نغمان کا بازو پکڑا "کہاں جانا ہے؟"

Posted on Kitab Nagri

"مجھے کہاں جانا ہے؟" وہ چند ثانیے یہی سوچتا رہا کہ اسے کہاں جانا ہے۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔۔ ہاں مجھے جانا ہے، مجھے شہر جانا ہے"

عنابہ تو وہیں سکتے میں آگئی تھی

اس نے اپنا پورا زور لگا کر آواز نکالی جو سرگوشی سے زیادہ نہ تھی "کیوں؟"

"نہیں پتا" وہ بے چینی سے کبھی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا کبھی چہرے پر، وہ اپنے آپ میں نہیں لگ رہا تھا

"تم لے کر چلو گی ناں مجھے؟" ایک آس سے پوچھا گیا

وہ اس شہر جانے کی بات کر رہا تھا جہاں اسکی زندگی کا بھیانک باب شروع ہو کر ختم ہوا تھا

"میں؟"

وہ آگے ہوا اور عنابہ کا ہاتھ کسی بچے کی مانند اپنے ہاتھوں میں لے لیا "دیکھو منع مت

کرنا۔۔۔ میں۔۔۔ مجھے۔۔۔ مجھے لگ رہا ہے جیسے مجھے کوئی کھینچ رہا ہے، میں نہیں گیا تو۔۔۔ تو مر جاؤں گا"

اسکی حالت دیکھ کر عنابہ کو خوف آیا۔ عنابہ کی آخری حد تھی کہ جہاں نغمان نے اسکے سامنے ہاتھ جوڑ دیے،

یہی وجہ تھی کہ وہ گھر میں کسی کو بتائے بغیر اسے شہر کیلئے لے کر نکل پڑی، پورے راستے وہ کبھی دل کے مقام کو

مسلتا تو کبھی بالوں کو مٹھیوں میں جکڑ لیتا، شہر کی حدود میں آتے ہی اسکی سانس کچھ بحال ہوئی، ایسے جیسے جلتے پر

ٹھنڈی پھوار پڑ جائے، جیسے صحرا میں بہار آجائے۔۔۔ وہ آنکھیں موند کر ٹیک لگا گیا

Posted on Kitab Nagri

"کہاں جانا ہے نغمان آپکو؟" عنابیہ نے اسے سکون میں دیکھ کر شکر ادا کیا۔ وہ زیر لب کچھ بول رہا تھا عنابیہ کان قریب لے کر گئی تو معلوم ہوا وہ "دربار" کہہ رہا ہے

"احمد چاچا، کسی دربار پر لے چلیں"

"بہو بیگم۔۔۔ ایک دربار تو پیچھے رہ گیا ہے، اسی کیلئے موڑ دوں یا آگے کیلئے چلوں؟"

"آگے کا دربار کتنے فاصلے پر ہے؟"

"کافی دور ہے بہو بیگم تقریباً ایک گھنٹے کی دوری پر"

"اچھا۔۔۔ چلیں پھر ایسا کریں کہ واپس موڑ لیں، پیچھے جو گزر گیا ہے وہیں چلیں گے ہم"

ڈرائیور نے تابع داری سے یوٹرن لے لیا۔ عنابیہ نے دیکھا کہ نغمان مسلسل منہ میں کچھ بڑبڑا رہا تھا، اسنے سننے کی کوشش کی مگر بے سود

وہ بس دربار سے ہو کر اٹے پاؤں گھر واپس جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔

www.kitabnagri.com

دربار کا احاطہ عبور کرنے پر انکے کانوں میں قوالی کی آواز پڑی

معاف کریں تو مولا معاف کریں تو مولا

عدل کریں نہ انصاف کریں

بس معاف کریں تو مولا معاف کریں

نغمان کافی دیر دربار میں موجود رہا پھر وہ لوگ وہاں سے نکل کر برآمدے میں آئے جب نغمان کی نظریں اٹھیں، اسی وقت کسی اور کی بھی نظریں اٹھی تھیں، ٹھیک وہیں۔۔۔ چاروں آنکھیں منجمد ہو گئیں، نغمان کے لبوں نے محظ ایک لفظ ہی ادا کیا

"ماہ جبین"

وہیں دور کھڑی ماہ جبین کا سانس بھی رکا تھا، وہ ہولے سے چلتی اسکے پاس آئی، نغمان کی نظریں اسکے گال پر گئیں جہاں گول نشان تھا۔۔۔ اسنے اپنا کانپتا ہاتھ بڑھا کر اس نشان کو چھوا تو جیسے اس پر کیا گیا ہر ظلم اسکی آنکھوں کے سامنے کسی فلم کی مانند چلنے لگا۔ نغمان نے اپنا ہاتھ ایسے کھینچا جیسے کرنٹ لگ گیا ہو۔ نغمان پر ریشہ طاری ہو گیا۔۔۔ کانپتے ہاتھ اسنے ماہ جبین کے سامنے جوڑ لیے

"ماہ۔۔۔ ماہ جوں میں مجھے معاف۔۔۔ کر دو"

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں نغمان" آنسو ماہ جبین کے گال بھگو گئے۔ وہ دونوں ہی فراموش کر چکے تھے کہ وہ دربار میں لوگوں کی بھیڑ میں کھڑے ہیں۔ یہ بھی کہ وہاں عنابیہ اور نسیم بھی ہیں۔ نغمان اسکے پیروں میں گر گیا اور

بلک بلک کر رونے لگا۔ پورا دربار اس بوڑھے کا تماشا دیکھ رہا تھا جو ایک عورت کے پاؤں میں گرا اس سے معافی رہا تھا، رو رہا تھا۔

"بس ایک بار کہہ دو میں نے تمہیں معاف کیا نعمان، ایک بار بس۔۔۔ مجھے سکون دے دو ماہ جبین۔۔۔ میں نے اپنی ساری زندگی تمہاری معافی کے انتظار میں گزار دی۔۔۔ تم نہیں آئیں۔۔۔ آج کہہ دو۔۔۔ کہہ دو ایک بار کہ تم نے معاف کر دیا۔۔۔ (اسنے ہاتھ پھیلائے) یہ۔۔۔ یہ دیکھو۔۔۔ میرے ہاتھ خالی ہیں ماہ جبین۔۔۔ مجھے بھیک دے دو تمہیں اللہ کا واسطہ ہے" وہ رو رہا تھا، بھیک مانگ رہا تھا

"میں نے آپکو معاف۔۔۔۔ کیا نعمان" اور یہ وہ الفاظ سے جس پر اسکے آنسو تھے، اسکی کپکپاہٹ رک گئی۔ اس نے مسکراتے ہوئے دھیرے سے گردن اٹھائی

"ہمیشہ۔۔۔ خوش رہنا۔۔۔ میرے۔۔۔ میرے دیے ہوئے زخموں کو۔۔۔ بھول جانا اور۔۔۔۔۔ دعا کر۔۔۔ کرنا کی اللہ بھی مجھے۔۔۔ معاف کر دے"

اسکی مسکراہٹ تھمی تھی، شاید دل بھی۔۔۔ بس چند لمحوں کا کھیل تھا وہ ڈھیر ہو چکا تھا، وہ ایک "مرد" سے "مردہ" بن چکا تھا۔ ماہ جبین دھڑام سے نیچے بیٹھی، بے یقینی سے اسکی آنکھیں بہت زیادہ پھیل گئیں۔ پھر اسکا سکتہ ٹوٹا۔ اسنے پاگلوں کی طرح نعمان کے وجود کو جھنجھوڑنا شروع کر دیا۔ کبھی اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر ہلاتی کبھی اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھام لیتی

"اٹھیں نعمان۔۔۔ مذاق بند کریں۔۔۔ نعمان"

Posted on Kitab Nagri

درباریوں کا رش ارد گرد جمع ہونے لگا وہ دیوانہ وار اسے ہلارہی تھی دھاڑے مار رہی تھی۔ نسیم نے اسے کندھوں سے پکڑ کر اٹھانا چاہا

"دیکھیں نسیم بھائی۔۔۔ یہ۔۔۔ میں نے تو ہمیشہ ان کے خوش رہنے کی دعا کی تھی۔۔۔ انہیں کہیں ناں یہ اٹھیں۔۔۔ نعمان۔۔۔ میں آپ سے اس لیے دور نہیں گئی تھی، اٹھیں۔۔۔" وہ چلا رہی تھی

اور عنابیہ؟۔۔۔ وہ تو اپنے شوہر کے بے جان وجود کے پاس بیٹھ کر سامنے اس لڑکی کو دیکھ رہی تھی جو اس وقت پاگل لگ رہی تھی خوش و خور سے بیگانہ ایک آنسو نکل کر دامن میں کہیں کھو گیا تھا۔ اسکی سزا پوری ہوئی، وہ آخری سانس کی بد دعا سے اپنا دامن پاک کر چکی۔۔۔۔

"اٹھیں نعمان۔۔۔ دیکھیں میری طرف، ایسے مت کریں میرے ساتھ"

نعمان نے اس سے سکون مانگا تھا اسنے دے دیا، اب کیا رہ گیا تھا؟ اسے معلوم نہیں تھا اسکی چادر سر سے سرک کر کندھوں سے بھی نیچے چلی گئی تھی، بال جو ڈھیلے جوڑے میں بندھے تھے اب کھل کر لٹیں آنسوؤں سے تر چہرے کے ساتھ چپک رہیں تھیں اور وہ پاگل ہو رہی تھی۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

دوپہر سے رات ڈھل گئی مگر دربار کا منظر نہ بدلا، ایک وجود زمین پر پڑا برف ہو چکا تھا ایک وجود سکتے کے عالم میں بیٹھا سامنے پاگل ہوئے وجود کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

نسیم کب سے اسے چپ کرانے کی کوشش میں تھا۔ ماہوش بھی اپنے ایک سالہ بیٹے کے ساتھ وہاں پہنچ چکی تھی مگر وہ تھی کہ آنسو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے، آخر کار وہ روتے روتے وہ ارد گرد سے بیگانہ ہو گئی تو نسیم اور ماہوش اسے اٹھا کر ہو سپٹل کی جانب دوڑے۔ پھر دربار کے اس حصے میں خاموشی چھا گئی۔۔۔۔۔ ماتم تھم گیا، عنابہ ابھی بھی دوپہر والے پوز میں بیٹھی بے تاثر، خالی آنکھوں سے اسی جگہ کو دیکھ رہی تھی جہاں ماہ جبین بیٹھی تھی

"کیا اب ٹھیک ہے فروا۔۔۔۔۔؟"

اسے ہوش تب آیا جب اسکے سر پر کسی نے ہاتھ رکھا، وہ نغمان کا بڑا بھائی شمعان تھا جو بھیگی آنکھیں لیے اسے کہہ رہا تھا

"اللہ کی مرضی ہے بیٹا۔۔۔۔۔ چلو اٹھو گاؤں چلنا ہے"

وہ دربار سے اٹے پاؤں واپس جانے کا ارادہ رکھتی تھی، اور وہ ایسا ہی کر رہی تھی۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

دراصل یہ نغمان کی موت تھی جو اسے اتنی دور کھینچ کر لے آئی تھی۔ اسکی آخری سانسیں اسی فرش پر لکھی گئی تھیں، پھر وہ کیسے نہ یہاں چلا آتا۔

Posted on Kitab Nagri

یہ دستور ہے ازل سے ابد تک کہ زندگی کی کوئی بھی کہانی خوشیوں پر ختم نہیں ہوتی، ہر آنکھ کا پر خم ہونا لازم ہے اور ہر کہانی کا ختم ہونا مظلوم۔۔۔۔۔

سنو۔۔۔۔۔!

زندگی اور موت کے درمیان

محظ ایک لکیر

جسے کہتے ہیں سانس

پر یہ لکیر درد بھی ہے اور راحت بھی

منحصر تم پر ہے،

اور اسکے بعد کا فیصلہ قسمت پر

جو کھیلے پھر اپنے داؤ،

سنو۔۔۔۔۔! اس لکیر کا کچھ بھروسا نہیں

اسے تاریک مت کرنا، اسے اندھیر مت کرنا

اسے سپنجو تم اپنی مسکراہٹ سے

کہ ہر زری روح تمہیں اپنا مانے



Posted on Kitab Nagri

در ردینے والا نہیں درد سمیٹنے والا جانے

سنو۔۔۔! ہراک کے پاس ہے اپنی لکیر

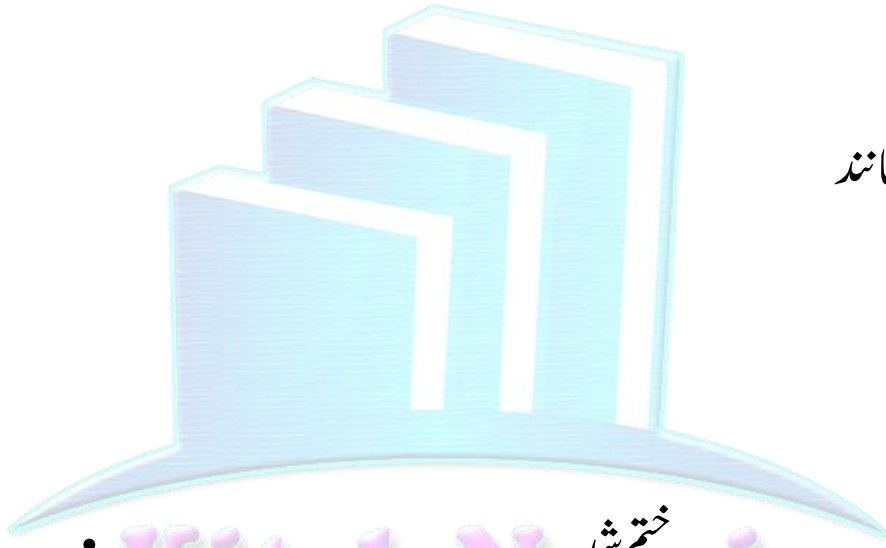
جب تمہاری ختم ہو جائے تو لوگ یاد رکھیں تمہیں

اچھائی کے پیکر کی مانند

نہ کہ۔۔۔

برائی کے بھیڑیے کی مانند

(خود ساختہ)



• ختم شد •
Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977